تذکرہ

شیخ المشائخ

شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ

ترتیب و تحقیق

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی

Marfat.com

Marfat.com

حضرت شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ کے حالات زندگی پر انمول کتاب

تذکرہ

شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

مزار مبارک

ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین پنجاب ۔ پاکستان

تالیف

حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ بن شیخ حامد مفتی چیمہ چٹھہ

مترجم

علامہ سعید زیدی

ترتیب و تحقیق

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی

Marfat.com

"اے رب! میرے علم میں اضافہ فرما"

جملہ حقوق اشاعت بحق ڈاکٹر سید رضوان شاہ گیلانی محفوظ

اشاعت	2016ء / ۱۴۳۷ھ
تالیف	حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ بن شیخ حامد مفتی چیمہ چٹھہ
مترجم	علامہ سعید زیدی
ترتیب وتحقیق	ڈاکٹر سید رضوان گیلانی
ڈیزائن	میاں محمد ندیم

297.692
ش 620 ح
۱۴۵۳۵۵
2016-04-28

التماس

اللہ کے فضل و کرم اور مہربانی سے انسانی کوشش اور بساط کے مطابق کمپوزنگ طباعت، پروف ریڈنگ اور جلد بندی میں ہر قسم کی احتیاط کی گئی ہے۔ انسان ہونے کے ناطے اگر کوئی سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات والفاظ درست نہ ہوں تو براہ کرم مہربانی فرما کر مطلع کریں۔

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی
علی چلڈرن ہسپتال جلالپور جٹاں ضلع گجرات
فون: 03458421417
ای میل: rizwanshah7597@yahoo.com

Marfat.com

شروع اللہ کے نام سے

جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے۔

Marfat.com

PANJAB
UNIVERSITY
LIBRARY

Marfat.com

انتساب

میں اس کتاب کو اپنے والد محترم

حاجی سید بہار شاہ (مرحوم)

کے نام منسوب کرتا ہوں۔

جن کو بزرگان دین سے بے پناہ محبت تھی
اور جنہوں نے کمال شفقت سے میری پرورش
کو پرداخت کیا اور مجھے اس قابل بنایا کہ میں
آج یہ کتاب ضبط تحریر لا سکا۔

Marfat.com

علم تاریخ ایک معزز و بلند پایہ،
بہت فائدوں والا اور نیک غرض و
غایت والا فن ہے کیونکہ یہ ہمیں
گذشتہ لوگوں کے اخلاق و احوال
بتاتا ہے۔

ابن خلدون

Marfat.com

حضرت شیخ داؤد بندگی رحمۃ اللہ علیہ

پیر و مرشد حضرت شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

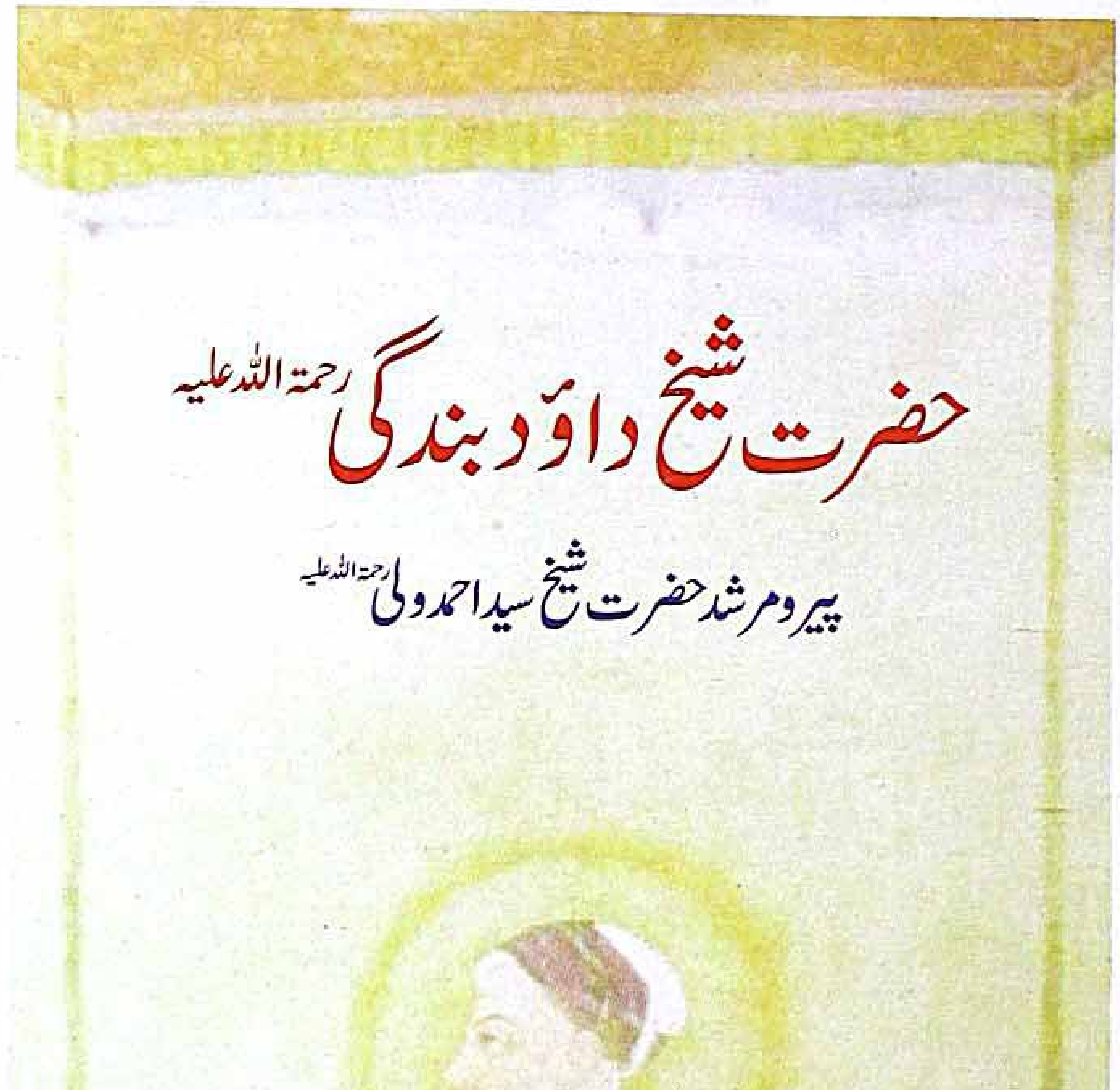

916 ہجری/1514 عیسوی - 982 ہجری/1573 عیسوی

Marfat.com

حسنِ ترتیب

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
1	دنیا میں حاجت روا کون ہے سید نصیر الدین نصیر گولڑوی	01
2	صلِ علیٰ کیا ہے سید نصیر الدین نصیر گولڑوی	02
3	نعت رسول مقبول ﷺ	03
4	دیباچہ ڈاکٹر پروفیسر جاوید حیدر رسید	07
5	پیش لفظ لیفٹیننٹ کرنل (ر) الطاف محمود ہاشمی	09
6	ابتدایہ ڈاکٹر سید رضوان شاہ گیلانی	12
7	مقدمہ پروفیسر محمد اقبال مجددی	20
8	تقدیم پیر محمد طاہر حسین قادری	27
9	شیخ احمد ملکوالی کا تذکرہ ڈاکٹر پروفیسر عارف نوشاہی	40
	باب اول	
10	احوال غوث الاعظم سبحانی فتح محمد علوی سیالوی	52
	باب دوئم	
11	احوال و مقامات شیخ داؤد کرمانی قادری محمد عمر منگا	59
	باب سوئم	
12	ملکوال کی تاریخ	85
13	منڈی بہاؤالدین کی حدود بندی	88
14	بھیرہ کی تاریخ	92
15	ملکوال اور مقبرہ شیخ سید احمد	96
	باب چہارم	
16	اولاد و اخلاف شیخ سید احمد قادری	100
17	سلسلہ فقرا المعروف شجرہ طریقت	103
18	اولاد و اخلاف شیخ سید احمد قادری	109
19	سید شیخ احمد کی تعلیمات	114
20	سید شیخ احمد کے ملفوظات	117

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	صفحہ نمبر
21	اوصاف سید شیخ احمد ولی	118
22	حضرت سید شیخ احمد ولی کے حلیہ و عادات کا بیان	119
23	سید کا مطلب	121
24	شیخ کا مطلب	121
25	اولیاءاللہ	122
26	شیخ سید احمد قادری کی نسبت	124
27	کیا شیخ احمد ولی قادری سید تھے	128
	باب پنجم	
28	مناقب و کرامات شیخ سید احمد ولی	131
	باب ششم	
29	ترجمہ کتاب، مناقب و کرامات حضرت شیخ سید احمد ولی	173
	باب ہفتم	
30	تذکرۃ السادات گیلانی	215
	باب ہشتم	
31	منقبت	273
32	بیان خرقہ	275
33	دربار شریف کے انتظامی امور اور محکمہ اوقاف	276
34	حوالہ جات	278
35	تصاویر کے آئینے میں	279

Marfat.com

سید شیخ احمد ولیؒ کے حالات واحوال پر یہ کتاب آخری نہیں بلکہ یہ تو ابھی آغاز ہے اور اس سلسلہ کی پہلی کڑی ہے۔ کسی بھی شخص کے پاس اگر سید شیخ احمد ولیؒ کے حوالے سے کوئی بھی معلومات یعنی نسب، خاندان، اولاد واخلاف، کرامات، زندگی نامہ، احوال و مقامات، مریدین خلفاء، اساتذہ اور معمولات وغیرہ کسی بھی صورت میں جیسے کتاب، رسالہ، بیاض، اوراق، مطبوعہ یا غیر مطبوعہ حالت میں ہوں۔ تو وہ برائے مہربانی ہم تک پہنچائیں تاکہ ہم اس کو شائع کر کے سید شیخ احمد ولیؒ کے احوال اور تعلیمات کو عام کر سکیں۔

Marfat.com

دینا میں حاجت روا کون ھے

کس سے مانگیں، کہاں جائیں، کس سے کہیں اور دنیا میں حاجت روا کون ہے
سب کا داتا ہے تو، سب کو دیتا ہے تو، تیرے بندوں کا تیرے سوا کون ہے
کون مقبول ہے، کون مردود ہے، بے خبر! کیا خبر تجھ کو، کیا کون ہے
جب تُلیں گے عمل سب کے میزان پر، تب کھلے گا کہ کھوٹا کھرا کون ہے
کون سنتا ہے فریاد مظلوم کی، کس کے ہاتھوں میں کنجی ہے مقسوم کی
رزق پر کس کے پلتے ہیں شاہ و گدا، مسند آرائے بزمِ عطا کون ہے
اولیا تیرے محتاج اے ربِ کُل! تیرے بندے ہیں سب انبیاورُسل
ان کی عزت کا باعث ہے نسبت تیری، ان کی پہچان تیرے سوا کون ہے
میرا مالک میری سن رہا ہے فُغاں، جانتا ہے وہ خاموشیوں کی زباں
اب میری راہ میں کوئی حائل نہ ہو، نامہ بر کیا بلا ہے، صبا کون ہے
ابتدا بھی وہی، انتہا بھی وہی، ناخدا بھی وہی ہے خدا بھی وہی
جو ہے سارے جہانوں میں جلوہ نما، اس احد کے سوا دوسرا کون ہے
وہ حقائق ہوں اشیا کے یا خشک و تر، فہم و ادراک کی زد میں ہیں سب، مگر
ماسوا ایک اس ذات بے رنگ کے، فہم و ادراک سے ماورٰی کون ہے
انبیا، اولیا، اہل بیت نبی، تابعین و صحابہ پہ جب آ بنی
گر کے سجدے میں سب نے یہی عرض کی، تو نہیں ہے تو مشکل کشا کون ہے
اہل فکر و نظر جانتے ہی تجھے کچھ نہ ہونے پہ بھی مانتے ہیں تجھے
اے نصیر! اِس کو تو فضلِ باری سمجھ، ورنہ تیری طرف دیکھتا کون ہے

سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

Marfat.com

صلِ علیٰ کیا ہے

ہوا ظاہر یہ ان کے نور سے نورِ خدا کیا ہے
محمد کا جمال پاک بھی صلِ علیٰ کیا ہے

حبیب کبریا کے دم قدم سے یہ ہوا روشن
فنا کیا ہے، بقا کیا ہے، خودی کیا ہے، خدا کیا ہے

جہاں وہ تھے ،فرشتے تھے نہ جبریلِ امیں حاضر
شب معراج وہ جانیں کہا کیا ہے سنا، کیا ہے

بلال و بوذر ومسلماں کے جذب و شوق سے پوچھو
رسول اللہ ﷺ پر قربان ہونے کی ادا کیا ہے

سراسیمہ نہ ہو اے چارہ گر! کیفیت غم پر
یہ اہل دل سمجھتے ہیں ، دل درد آشنا کیا ہے

مدینے کی گزر گاہوں میں چل پھر کر شرف پایا
یہ ورنہ اک ہوا کی لہر ہے، بادصبا کیا ہے

غلامانِ ہوس یہ ، تیرا آقا ساقیِ کوثر
نظر بھر کر نہ دیکھ ! ان کج کلاہوں میں دھرا کیا ہے

خدا کی رحمتیں ہیں اور جلوے ہیں محمد کے
زہے قسمت ، زہے عزت! مرے دامن میں کیا کیا ہے

رموزِ کائنات اللہ جانے، مصطفٰے جانیں
فرشتہ کیا سمجھ پائے ورا کیا ماورا ، کیا ہے

کلیم اللہ سے پوچھو نصیر اسرار جلووں کے
وہ سمجھے ہیں چراغ طور کی دلکش ضیا کیا ہے

سید نصیر الدین نصیر گولڑوی

Marfat.com

نعت رسول مقبول ﷺ

عالم ظہور نور کمال محمد است

(تمام عالم نور محمدی کا مظہر ہے)

آدم مثال حسن جمال محمد است

(آدم حسن جمال محمدی کا نمونہ ہیں)

از آفتاب روز قیامت چہ غم بود

(قیامت کے دن اسکو سورج سے کیا غم ہوگا)

آں وا کہ در پناہ ظلال محمد است

(جو کہ سایہ محمدی کی پناہ میں ہو)

اے غرقہ گناہ ز طوفان غم مترس

(اے غریق گناہ طوفان غم سے نہ ڈر)

کشتی نوح عصمت آل محمد است

(کیونکہ عصمت آل محمد تیرے لیے کشتی نوح ثابت ہوگی)

کتاب تذکرہ اولیائے راجستان، جلد اول، صفحہ ۵

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر کس کہ کمال اولیاء را نہ شناخت
ایں نعمت خاص بے بہا را نہ شناخت
پس شکر نہ گفت و حُب ایشاں نہ گزید
می داں بہ یقین کہ او خدا را نہ شناخت

ترجمہ

جس نے اولیائے کرام کے مقام کو نہیں پہچانا
اس نے صفت کی خاص نعمت کی قدر نہ جانی
اس نے نہ تو شکر ادا کیا اور نہ ہی ان کی صحبت کو اپنایا
یقین جانو کہ اس نے خدا کو بھی نہیں پہچانا

شیخ عبدالحق محدث دہلوی

Marfat.com

Preface

Sufism is the mystical aspect of religion. It is not something different or new phenomenon in Islam. The tradition and origin of this feature can be traced back since the life of the Holy Prophet Muhammad (S.A.A.W) which is the role model of all the sufis. Sufi spread and preached Islam through their various mystical exercises of meditations (Mujahidah) and riyazat and great sufi centers were established throughout the world i.e. Syria, Egypt, Khurasan, Iran and central Asia which contributed a lot in the social, economical and cultural development of the far off areas.

In the Indian sub-continent sufism comes with the advent of the Muslim rule in the (Eighth) eleventh century A.D Many Sufis came in the Punjab during this period of time and propagated Islam. The religion of Islam was not spread through sword or by the excursions of the Muslim invaders. It was all through the efforts of these Sufis that the light of Islam spread in this part of land through the exemplary efforts of these pious persons.

Such was the case of Syed Sheikh Haji Ahmad who converted the shrewd people of Malikwal into law-abiding and peace loving people. The area could not be separated from the influence of this pious saint. He not only changed the destiny of this area in case of their religion and culture. He spread islam and promoted Islamic culture in the area. He transformed the whole area through his own examples due to his own contribution and miracles. He is still alive in the hearts of the people of the Malikwal and the surrounding areas. His shrine is the center of visitation. People have been influenced by him and they have strong belief on his blessings. The people visit his shrine frequently and perform many virtuals in order to get

Marfat.com

divine blessings to manage their everyday tensions and for spiritual healing.

The living miracles of this Sufi is his successors who have adopted profession of trading and did not opt to become a parasite in the society. This family is highly reverend. Such is the case of Dr Syed Rizwan who has adopted the prophetic profession of medication. As far I have seen throughout my short association of three years he is a Darvaish and a selfless person, ever ready to help the needy persons at any time of day and night. And the feature of his curious nature on his research aptitude as a historian. He has complied the history of his mentor with painstaking efforts. Even a full time historian could not have performed this tedious job efficiently as Dr Syed Rizwan has completed it.

Hats off to him, he is the real successor of Syed Sheikh Haji Ahmad Wali R.A

Dr Prof Javaid Haider Syed
Head Department of HIstory, University of Gujrat

Marfat.com

دیباچہ

صوفی ازم مذہب کا ایک پوشیدہ پہلو ہے یہ اسلام میں کچھ الگ یا کوئی نیا مظہر نہیں ہے۔ اس پہلو کی روایت اور آغاز نبی کریم ﷺ کی زندگی میں بھی پایا جاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ صوفیا کے رول ماڈل ہیں۔ صوفیا نے اسلام کی اشاعت اور ترویج اپنی مختلف صوفیانہ مجاہدے کی مشقوں اور ریاضت سے کی۔ پوری دنیا میں صوفیا کے عظیم مراکز ہیں جیسا کہ شام، مصر، خراسان، ایران اور وسطی ایشیا۔

ان مراکز نے ان دور دراز علاقوں کی سماجی، معاشی اور ثقافتی ترقی میں حصہ لیا۔ برصغیر پاک و ہند میں صوفی ازم مسلمانوں کے عہد حکومت کے ساتھ گیارہویں (آٹھویں) صدی عیسوی میں آیا۔ اس عرصہ میں بہت سے صوفیا پنجاب میں آئے اور اسلام کی ترویج کی۔ اسلام تلوار کے مسلمان حملہ آوروں کی مہم جوئی سے نہیں پھیلا۔ یہ سب ان صوفیا کی محنت کی وجہ سے تھا کہ اسلام کی روشنی اس خطہ عرضی پر ان نیک لوگوں کی بے نظیر کوششوں کے ذریعے پھیلی۔

کچھ ایسا ہی حال سید شیخ حاجی احمد کا تھا۔ جنہوں نے ملکوال کے تیر طرار لوگوں کو قانون کی پیروی کرنے والے اور امن سے محبت کرنے والے لوگوں میں تبدیل کر دیا۔ اس علاقے کو اس نیک بزرگ کے اثرات سے کبھی بھی الگ نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے نہ صرف مذہب اور ثقافت کے حوالے سے علاقے کی تقدیر بدل دی بلکہ انہوں نے علاقے میں اسلام اور اسلامی ثقافت کو پروان چڑھایا۔ انہوں نے اپنی مثال سے پورے علاقے کو تبدیل کر کے رکھ دیا۔

اسلام کے لئے اپنی خدمات اور اپنی بکثرت کرامات کی وجہ سے وہ ملکوال اور اس کے

Marfat.com

گردونواح کے علاقے کے لوگوں کے دلوں میں آج بھی زندہ ہیں۔ ان کا مزار زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ لوگ ان سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور ان کی عنایات پر گہرا اعتقاد رکھتے ہیں۔ لوگ کثرت سے ان کی درگاہ پر حاضری دیتے ہیں اور اپنی روزمرہ زندگی کے تناؤ سے روحانی صحت پانے کیلئے اور اللہ کی عنایات حاصل کرنے کیلئے مختلف رسومات ادا کرتے ہیں۔ اس صوفی کی زندہ کرامت ان کے جانشین ہیں ۔جنہوں نے تجارت کو اپنایا اور معاشرے کا طفیلیہ بننا پسند نہ کیا۔ ان کا خاندان نہایت قابلِ احترام ہے۔

ڈاکٹر سید رضوان بھی انہی میں سے ہیں جنہوں نے انبیاء کے پیشے ڈاکٹری کو منتخب کیا۔ جہاں تک میں نے ان سے اپنے تین سال کے تعلق میں دیکھا ہے کہ وہ ایک درویش اور بے غرض انسان ہیں۔ جو ہمیشہ غریبوں کی مدد کرنے کے لئے دن اور رات کے کسی بھی وقت تیار رہتے ہیں۔

ان کی ذات کا ایک اور دلچسپ پہلو ان کی متجسسانہ تحقیق کرنے والی فطرت ہے اور ان کا ایک کردار بطور ایک تاریخ دان کے ہے۔ انہوں نے اپنے روحانی مرشد (روحانی پیشوا) کی تاریخ انتھک کوششوں کے ساتھ مرتب کی ہے۔ جس طرح ڈاکٹر سید رضوان نے اس اجیرن کام کو قابلیت سے مرتب کیا کہ اس طرح کوئی کل وقتی کوئی تاریخ دان بھی نہیں کر سکتا۔

ان کے لئے خراج تحسین ہے۔ وہ واقعی سید شیخ حاجی احمد ولی کے حقیقی جانشین ہیں۔

ڈاکٹر پروفیسر جاوید حیدر سید
ہیڈ ہسٹری ڈیپارٹمنٹ، یونیورسٹی آف گجرات

Marfat.com

پیش لفظ

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی سے پہلا رابطہ فون پر ہوانہیں معلوم انہوں نے مجھے کہاں سے ڈھونڈا۔ اپنے جدامجد جناب سید احمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق معلومات اکھٹی کرنے کے سلسلے میں کاوشوں کا ذکر کیا۔انہوں نے اس بارے میں مجھ سے رہنمائی چاہی۔ میں نے عرض کیا کیا پدی کیا پدی کا شوربہ رہنمائی کے لئے بھٹکنے والا کسی کو کیا رہنمائی دے سکتا ہے۔ رابطہ بڑھا اور ہماری پہلی ملاقات عزیز القدر جناب ملک اظہار احمد جو کہ سٹار کوفین کے مالک ہیں کے گھر پر ہوئی۔

ڈاکٹر صاحب نے گھٹڑی کھولی میرا خیال تھا ڈاکٹری کے نچوڑ پر مشتمل دوائیاں ہوں گی۔لیکن اس میں سے ڈھیر ساری کتابیں برآمد ہوئیں۔ڈاکٹر صاحب نے وہ کتابیں کھولیں اور اس کے اکتسابات فرفر بتانے شروع کر دیئے۔ گویا یہ کتابیں فقط گھر کی زینت نہ تھیں بلکہ ان کے قلب وروح کا نور بن چکی تھیں۔ ان میں قلمی کتابیں اور شجرہ ہائے خاندان بھی موجود تھے ان کی تفصیل ڈاکٹر صاحب کی زبانی سنی۔

ایک سپیشلسٹ ڈاکٹر جس کی پریکٹس عروج پر ہو اس کے ہاتھ میں میڈیکل کی کتابوں کے ساتھ ساتھ یہ کتابیں دیکھ کر میری عقل کا گم ہو جانا ایک فطری بات تھی۔

ڈاکٹر صاحب نے ایک بھاری ذمہ داری اپنے کندھوں پر ڈال لی تھی اس وقت وہ ایک نقطہ پر پھنسے ہوئے تھے کہ ان کے بزرگ کس عرصہ میں ملکوال تشریف لائے۔ ان کی کتابوں کی مدد سے انٹرنیٹ استعمال کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹہ کے بعد ہم وہ مسئلہ حل

Marfat.com

کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ بعد میں اس کتاب کے متعلق گاہے بگاہے بات چیت چلتی رہی۔

حضرت احمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ سن کر شوق پیدا ہوا کہ ان کے مزار اقدس پر حاضری دی جائے۔ ڈاکٹر صاحب نے مہربانی فرمائی ان کے برادرِ اکبر سید مسعود گیلانی صاحب کی ہمرائی میں حاضر ہوا۔ سبحان اللہ کیا انوارات تھے جن کا احاطہ بھی ناممکن اور تذکرہ بھی حاضر ہوتے ہی ایسا سکون وارد ہوا کہ دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گیا۔ کاش یہ کیفیت مستقل طور پر زندگی کا حصہ بن جاتی۔

ایک نور تھا جو آنکھوں میں داخل ہوا اور جسم کے روئیں روئیں میں سرایت کر گیا۔ حاضری کا لطف آ گیا۔ وہیں مجھے خیال آیا کہ اس شخصیت کے احوال و آثار پر کام کرنے سے چشم پوشی کر کے بہت بڑا خلا پیدا کر دیا گیا تھا۔ مجھے تو آج بھی ڈاکٹر سید رضوان شاہ صاحب کا اس کام کے لئے خیال ان کے جد امجد سید احمد گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف معلوم ہو رہا ہے۔ ورنہ کہاں ڈاکٹری اور کہاں کسی کے احوال و آثار پر مشتمل تحریر اور وہ بھی علم الانساب جیسے مشکل علم پر قلم اٹھانا۔ ڈاکٹر سید رضوان صاحب نے اس سلسلے میں زیادہ تر معلومات ثقہ باحوالہ اور روایتی انداز سے ہٹ کر جمع کر کے حضرت سید احمد شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے تذکرہ کو زبان بخش دی ہے۔ انہیں اسکا جو اجر عظیم عطا فرمایا جائے گا وہ یقیناً ابھی ان کے وہم میں بھی نہ ہو گا۔

کسی شخصیت کی وفات کے صدیوں بعد اس کے متعلق معلومات پر قلم اٹھانا کوئی آسان کام نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کام کیا گیا ہے یہ اس کام کا نکتہ آغاز ہے نکتہ تکمیل نہیں۔

میں نے ان سے گزارش کی ہے اس وقت جلدی کے ناشتہ کے طور پر یہ کاوش عوام تک پہنچا دی جائے اور بعد میں اس پر مزید کاوش جاری رکھی جائے۔ ڈاکٹر صاحب کے ذوق کے پیش نظر مجھے یقین ہے کہ اگلی کاوش بھی کچھ عرصہ میں ہمارے سامنے ہو گی۔ (انشاللہ)

Marfat.com

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ڈاکٹر سید رضوان صاحب کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرما کر ان کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔

(آمین) بحرمت سید المرسلین ﷺ

ڈاکٹر صاحب کے بزرگوں کے ساتھ لگاؤ کو مدنظر رکھتے ہوئے میں نے ان سے درخواست کی ہے کہ مستقبل میں اپنی مصروفیات سے کچھ وقت نکال کر تصوف پر توجہ دیں۔ تا کہ ان کے آباؤ اجداد کے انوارات کو صحیح معنوں میں پیاسی اور ضرورت مند عوام تک پہنچائیں۔

لیفٹیننٹ کرنل (ر) الطاف محمود ہاشمی
آستانہ عالیہ سیدا شریف
تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

Marfat.com

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین

والصلوۃ والسلام علی رسولہٖ محمد والہ واصحابہ اجمعین

حضرت شیخ سید احمد ولی قادری پر تحقیقی کتاب مرتب کرنا میرے لیے ایک کٹھن مرحلہ بن گیا۔ میں نے فارسی کے جس مسودہ کو اس کتاب کی ترتیب کے ضمن میں بنیاد بنایا وہ اِن کی شخصی اور ذاتی زندگی کی رنگ آمیزی سے خالی نہ تھا۔ دقت یہ تھی کہ اس مسودہ میں ربط اور تسلسل کا جوہر موجود نہ تھا۔

بایں ہمہ بڑے خلوص کے ساتھ یہ کوشش کی گئی کہ صوفیا کی تحریروں میں سے وہ تاریخی مواد حاصل کیا جائے، جو سید شیخ احمد ولی قادری سے تعلق رکھتا ہو۔ جہاں جہاں ممکن ہوا اِس منتخب مواد کی تصدیق مستند معاصر تواریخ سے کر لی گئی۔ اِس معاملے میں قاضی حافظ شکر اللہ کا احسان مند ہوں۔

حضرت سید شیخ احمد ولی کا شمار دنیا کے عظیم اولیاء اکرام میں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے عہد میں خلق خدا کو ہدایت کا راستہ دکھلایا۔ انہوں نے اپنی زندگی کی ایک ساعت ترزیدہ

Marfat.com

اور نایاب کو بھی امر کر دیا اور لمحہ شاداب کو ہمیشگی بخشی۔ آپ نے اپنی تعلیمات سے خلق کو ایک نیا اعتبار اور آہنگ عطاء کیا۔ یہ کہنا تو کسر بیانی ہوگی کہ وہ اپنے عہد کے ایک مؤثر شخصیت کے حامل تھے آپ کی تعلیمات کی گونج دور دور تک رہتی دنیا تک سنائی دے گی۔ آپ کا عہد آپ کی تعلیمات سے پہچانا جائے گا۔

آپ اپنے وقت کے قطب اور صاحب کشفِ کرامت بزرگ تھے۔ آپ فقیری پر عمل کر کے ہمیشہ بخشش و ایثار سے کام لیتے تھے۔ جو طالبان حق آتے ان کو تلقین وارشاد فرماتے اور جو شخص بھی حضرت کی صحبت میں پہنچ جاتا وہ آپ کے فیض روحانی سے مستفید ہو کر لوٹتا۔ آپ سے کرامتیں اس بے تکلفی سے صادر ہوتی رہتی تھیں جیسے روزمرہ کی ضروریات۔ آپ اپنی محفل میں طریقت و حقیقت کے باب میں ایسی گہری باتیں بتایا کرتے تھے کہ عوام تو عوام خواص بھی ان کا احاطہ نہیں کر سکتے تھے۔ آپ ظاہری اور باطنی کاملات کا مظہر تھے۔

اگر طالب کی اہلیت اور مناسبت کمتر ہوتی تو شیخ سید احمد ولی کی کشش بہت جلد ان کو آگے بڑھا دیتی۔ اور وہ بے اختیار خدمت گزاری پر مائل ہو جاتے۔ جب آپ دینی علوم کا درس دیتے تو ان کا روح افزا کلام پریشان دلوں کی راحت بن جاتا۔ اور ان کے معجز بیان زبان بے قرار جانوں کے لئے مرہم کا کام کرتی۔ حسن صورت اور حسن سیرت دونوں میں وہ اپنے عہد میں ممتاز تھے۔ آداب طریقت میں وہ حضرت شیخ داؤد کرمانی کے پیرو تھے۔ آپ دنیا کے پھیر سے بے نیاز رہے اور آپ سے ملنے والوں کے دلوں میں خدا طلبی کا جذبہ جاگ جاتا تھا۔

اس کتاب کی ترتیب تدوین میں گیلانی حضرات کے بیش قیمت مخطوطات سے براہ راست استفادہ کیا گیا ہے۔ اوچ کے قدیمی خلفائے خاندان لنگاہ جن کے پاس قلمی شجرہ جات کے مسوادات ہیں ان سے بھی مدد لی گئی ہے۔ اس کے علاوہ دیگر نادر و نایاب تاریخی مطبوعات بھی

Marfat.com

میرے پیش نظر آئے۔ کتاب میں بعض رنگین تصاویر کو بھی شامل اشاعت کیا گیا ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی ہے۔ قاضی حافظ شکر اللہ بن شیخ نعمت اللہ جو کہ حضرت کی اولاد سے ہیں کے اپنے جد حضرت سید شیخ احمد ولی کے احوال و مناقب پر تحریر کردہ رسالہ جو کہ غیر مطبوعہ ہے اس کا مکمل عکس بھی اس کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔

آپ کے پیر و مرشد حضرت شیخ داؤد بندگی کے بارے میں یہ بات شہرت کی حامل ہے کہ آپ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو خواب میں دیکھا اور انہوں نے آپ کو سورۃ فاتحہ کی چند آیات سکھلائیں۔ حضرت شیخ داؤد حضرت فریدالدین گنج شکر کے مزار پر تشریف لے جاتے اور وہاں ان کو باطنی اشارے ملتے اور بشارتیں سنائی دیتی اور صاحب مزار سے تکیہ کلام ہوتے جسکی تفصیلات نغماتِ داؤدی میں درج ہیں جو کہ شاہ ابوالمعالی بن شیخ رحمت اللہ کی تصنیف ہے۔ حضرت داؤد بندگی کو روحانی طور پر حضرت غوث اعظم نے رہنمائی کی کہ آپ سلسلہ طریقت کے لئے شیخ حامد قادری ولد شیخ سید عبدالقادر ثانی کے ہاتھ پر بیعت کریں۔

حضرت شیخ سید احمد ولی نہایت کفایت شعار، پیشہ شناس اور فیاض دست تھے۔ آپ اپنا سارا مال جو نذرانوں اور ہدیوں کے طور پر ملتا راہِ خدا میں لٹا دیتے اور خیرات کرتے۔ اس دریا دلی اور کشادہ دستی کے باوجود حضرت غوث اعظم کے یوم ولادت اور عرس کے موقع پر ان کی خانقاہ کے لنگر سے ہزاروں زائرین اپنا پیٹ بھرتے۔

حضرت شیخ سید احمد ولی کے جمال مبارک میں ایسا حسن تھا کہ کسی صاحب حسن کو اس سے نسبت نہیں دی جا سکتی گفتگو کرتے اور مسکراتے ہوئے آپ کے دانتوں سے نور برستا ہوا

Marfat.com

معلوم ہوتا تھا جس سے دل کی تاریکی کے بادل چھٹ جاتے۔ بہت سے ہندو گھرانوں نے آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔آپ کی تعلیمات اور آپ کی شخصیت کی وجہ سے ملکوال کے درودیوار اور شجر و حجر تک تسبیح و ذکر کرتے ہوئے معلوم ہوئے۔

تاریخی مواد کی دستیابی میرے لیے کچھ حوصلہ افزا نہ تھی مواد قلیل تھا اور مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ کہیں میں اس کام کو پایہ تکمیل تک نہ پہنچا سکوں۔مگر جب میں نے کام شروع کیا، تو دورانِ تحقیق کچھ ایسی چیزیں دریافت ہوئیں جو میرے لیے تسلی اور تسکین کا باعث بن گئیں۔ مجھے بعض ایسی باتیں بھی معلوم ہوئیں جن سے لوگ قبل ازیں آشناس نہ تھے۔

حضرت شیخ سید احمد ولی قادری نے خود کسی طرح کی کوئی ذاتی تحریر نہیں چھوڑی۔ان کی یہ بے اعتنائی اور بے نیازی بھی میرے لیے خاصی پریشان کن ثابت ہوئی۔اگر میرے شیخ بھی دیگر صوفیہ اکرام کی روش اختیار فرماتے اور ملفوظات کی صورت میں کچھ نہ کچھ چھوڑ جاتے تو میرے لیے تحقیقی کام نسبتاً سہل اور زیادہ دلچسپی کا باعث ہوتا۔

حضرت شیخ سید احمد ولی قادری بغداد سے نکلے اور چوٹ دھیراں جو ملکوال (تحصیل ضلع منڈی بہاؤالدین) کے قرب میں واقع ہے آبسے۔شیخ سید احمد ولی قادری نے یہیں رشد و ہدایت کا سلسلہ قائم کیا اور ملکوال میں ان کا مدفن ہے۔

حضرت شیخ سید احمد ولی کے اسلاف عربی النسل تھے۔ وہ سب کے سب علم و فضل کا مجسمہ تھے۔درس و تدریس اور تربیتِ عوام اِن کی زندگی کا اوڑنا بچھونا تھا۔وہ بڑے متورع، متقی اور راسخ العقیدہ لوگ تھے۔نفس کشی کے عادی تھے۔ولایت کے جس تحفہ کے ساتھ شیخ سید احمد ولی قادری کو نوازا گیا وہ ان کے عالیشان اسلاف کے عرفان ہی کا فیضان تھا اور سلسلہ قادریہ میں ان کی شمولیت اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے۔

Marfat.com

نغمات داؤدی کی بے حد تلاش کی جس کا ذکر بدایونی نے منتخب التواریخ میں کیا لیکن افسوس دن رات کی تگ و دو کے باوجود کوشش مؤثر ثابت نہ ہوئی۔ حضرت شیخ سید احمد ولی قادری نے سولہویں صدی عیسوی میں پنجاب کے متعدد قبائل جن میں بلوچ، تارڑ، گوندل اور مرزا وغیرہ شامل ہیں کو مشرف بہ اسلام کیا۔ اس کے اثرات آج بھی حق اور اہمیت کے حامل ہیں۔

شیخ سید احمد ولی قادری ایک باکمال بزرگ تھے جن سے مخدوم الملک عبد اللہ سلطان پوری بن شمس الدین انصاری جو اپنے وقت کے معروف عالم گزرے ہیں اور اپنے سرخ لباس کی وجہ سے مشائخین میں ممتاز تھے (منتخب اللباب ج ۲ ص ۲۵۲)، ان کی تصانیف میں منہاج الدین، عفیفتہ الانبیاء اور کشف الغمہ مشہور کتب ہیں۔ عربیت اور فقہ وغیرہ علوم وفنون جو کہ علمائے اسلام کے لیے لوازمات سے ہیں ان میں یگانہ تھے۔ شہنشاہ اکبر نے ان کو "مخدوم الملک" اور ہمایوں نے "شیخ الاسلام" کا خطاب دیا تھا، نے بھی سید احمد قادری سے ملاقات کی تھی۔ اور آپ کے اوصاف کا گرویدہ ہوا۔

آپ کے زمانے میں کسی بھی فاضل اور قریب العہد صاحب بلاغت نے آپ کے ملفوظات قلمبند کرنے کی طرف توجہ نہ دی۔ گویا حضرت شیخ سید احمد کی طرف سے اس کام کی اجازت نہ تھی اور نہ آپ اسے جائز سمجھتے تھے۔ حضرت افعال کے اخفا اور پوشیدگی کے بارے میں حد سے زیادہ کوشش فرماتے۔ بلکہ خانقاہ کے فقراء اور اس کے معارف آگاہ، درگاہ کے اہل رشد و ہدایت کو تاکید فرماتے کہ اگر کوئی بھی اجنبی آجائے جو تمھیں نہ جانتا ہو تو اسے یہ مت بتاؤ کہ تم فلاں کے دوست ہو، کیونکہ یہ بات بھی پیر فروشی اور خودنمائی کے ضمن میں آتی ہے۔ جو کوئی دنیاوی فائدے کی خواہش میں اپنے معنوی نام و نسبت کا اظہار کرتا ہے وہ گویا اسے معمولی سے نفع پر بیچ ڈالتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اس کی آبروے صحبت خاک وذلت میں مل جاتی ہے۔ اس

Marfat.com

بناء پر ولایت مآب اصحاب اس امر کو بڑی حد تک ملحوظ و محفوظ رکھ رہے تھے کہ کسی بھی صورت میں حضرت کا نام ظاہر نہ ہو۔ اگر ضرورت پڑ جاتی تو رمز و اشارہ کے انداز میں بلکہ جمل کے حساب سے بتاتے۔ پھر اس صورت میں بھلا مناقب کا تحریر کرنا کیونکر ممکن تھا۔ اور اس میں بیان احوال اور قیل و قال کی مجال کی کہاں گنجائش۔

یہ تو قاضی حافظ شکر اللہ جو حضرت کے اخلاف میں سے تھے، نے خود اپنے فیض دل میں یہ ارادہ کیا کہ وہ حضرت کے بارے میں کتاب مرتب کریں۔ جو کچھ بھی انہوں نے قصبہ سیدا (نزد پھالیہ) ضلع منڈی بہاؤالدین کے ایک عمر رسیدہ شخص شیخ یعقوب سے واقعات سماعت کئے، انہیں کتابت کی لڑی میں پرو کر ایک مجموعہ تیار کیا۔ صوفیہ میں اکثر بلند مرتبہ حضرات کا یہ خیال ہے کہ جس طرح پیغمبروں (علیہم السلام) پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنے معجزے اور نشانیاں ظاہر کریں، اسی طرح اولیاء پر یہ عائد ہوتا ہے کہ وہ کرامات اور خارق عادات کو مخفی رکھیں، تا کہ عوام الناس کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ یہ ہی وجہ ہے حضرت کی حیات میں کوئی بھی آپ کے ملفوظات اور سوانح کی تالیف میں کامیاب اور معمور نہ ہوا۔

اس روشن قول کے تقاضے کے مطابق کہ علم حقیقت ہے کوئی درس نہیں۔ یہ تو سینے کا درس ہے اور ضروری ہے کہ کتاب خانہ سینے میں ہو۔ خزینہ حقائق اور گنجینہء وقائق کو سینہ بہ سینہ ایک دوسرے کے سپرد کرتے رہے جس کے نتیجے میں یہ خزانہ دفتر کی صورت اختیار کر گیا۔ مدت ہو چلی کہ تحریر و تقریر کی لیاقت سے عاری ہونے کے باوجود حضرت شیخ سید احمد ولی کے مقامات دل پذیر کی تحریر کا سودا اس احقر کے ضمیر شکستہ سے سر اٹھا رہا تھا۔ لیکن زمانے کے علائق کی کثرت کے باعث جن کا ہجوم ارباب دانش سے مخفی و پوشیدہ نہیں ہے رکاوٹیں پیش آئیں۔ جن کے نتیجے میں اس صورت کے ظہور اور اس آراستگی کے میسر آنے کا معاملہ التوا میں پڑا رہا۔ کوئی

Marfat.com

بھی کام پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے دل جمعی کی ضرورت ہوتی ہے اور کوئی بھی پریشان دل کے ساتھ ایک گرہ تک نہیں کھول سکتا۔

ولی اللہ بننے کے لیے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مکمل رضا حاصل کرنا پڑتی ہے۔ اور اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے خالصتاً اللہ تعالیٰ اس کے رسول ﷺ کا ہونا پڑتا ہے۔ ولی کا ہونا آسان نہیں۔ یہ بوریا نشین دنیا کی ہر نعمت کو ٹھکرا دیتے ہیں۔ یہ ایسے فقیر ہوتے ہیں جن کی خانقاہوں میں بادشاہ فقط برہنہ پا حاضر ہوتے ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ ان کی دعاؤں سے حاجت مندوں کی جھولیاں مرادوں سے بھر دیتے ہیں۔ یہ اپنے لیے کچھ نہیں مانگتے ان کے ہاتھ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور دوسروں کے لیے اٹھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو شکر کی ایسی کیفیت کو جانتے ہیں جو نعمتوں کو دوام بخشتی ہے۔ یہ شکر اور صبر جیسی نعمتوں سے بہرور ہوتے ہیں۔ یہ زندگی کی کسی منزل اور ماحول کی کسی کشمکش میں بھی اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی شاہراہ سے ہٹنے نہیں دیتے۔ انہیں کوئی نعمت دی جاتی ہے تو اللہ کے احسانات کا شکر ادا کرتے ہیں اور کوئی آزمائش آتی ہے تو صبر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں صبر اور شکر کرنے والا بنائے۔

اس سلسلہ کے بانی غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی سے اِن کو والہانہ عقیدت تھی۔ شیخ سید احمد کے متعلق مشہور تھا کہ انہیں غوث الاعظم کے ساتھ ایسا توسل وتقرب کہ وہ خواب میں آ کر اِن کی رہنمائی فرماتے تھے اور اِن کی مشکلات کو حل کرتے تھے۔ شیخ احمد کو کشفِ باطن یعنی کشفِ قلوب کا ملکہ حاصل تھا۔ شیخ احمد کی اصل شہرت تو انکی درویشی اور کمالات معنوی کی وجہ سے ہے۔

Marfat.com

اس کتاب کی تدوین کے دوران ان جملہ دشواریوں سے نبٹنے میں ان کرم فرماؤں نے میری بڑی حوصلہ افزائی فرمائی اور اعانت سے نوازا۔ پروفیسر اقبال مجددی صاحب، پروفیسر عارف نوشاہی، پیر طاہر حسین قادری آف منگانی شریف، کرنل الطاف محمود ہاشمی، پروفیسر جاوید سید (سربراہ شعبہ تاریخ، یونیورسٹی آف گجرات) میں ان حضرات کا بے حد ممنون ہوں۔ ان کے علاوہ محترمہ ڈاکٹر طاہرہ سید (جلالپور جٹاں)، محترم سید اظہر حسین شاہ (جلالپور جٹاں)، سید مسعود گیلانی، محمد عمر منگا گجرات، خلیفہ غلام محمد (اوچ شریف)، سید محمد عمر بن سید بشیر شاہ، ایڈیشنل سیشن جج لاہور، سید تنویر شاہ (اسلام آباد) کا بھی ممنون ہوں جنہوں نے میری بیش قیمت رہنمائی کی۔ میں علامہ سعید زیدی کا بھی تہہ دل سے بہت مشکور ہوں جنہوں نے اس فارسی مخطوطے کا اردو ترجمہ کیا۔

اللہ بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ جب قارئین حضرت شیخ سید احمد ولیؒ کے پاکیزہ انفاس اور مقدس روح کے فیض سے مسرور و محظوظ ہوں تو سلسلہ تصنیف کے محرک اور اس کتاب (تذکرہ شیخ سید احمد ولیؒ) کی ترتیب و تدوین کے مہتمم کو اپنے گوشۂ خاطر سے فراموش نہ کریں۔
اور بارگاہِ ایزدی میں حرف دعا مہتمم کے لئے بھی بلند فرمائیں

ڈاکٹر سید رضوان شاہ گیلانی
نومبر ۱۸، ۲۰۱۵

Marfat.com

مقدمہ

سید شیخ احمد قادریؒ کے حالات متعارف تذکروں میں نہیں ملتے، آپ کے ایک نبیرہ حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ بن بندگی شیخ حامد نے آپ کے مناقب وکرامات پر ایک رسالہ لکھا تھا جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ آپ کے وصال کو اس وقت ایک سو ساٹھ سال گزر چکے ہیں ظاہر ہے کہ حضرت سے براہ راست ملنے والے تمام حضرات اس دنیا سے جا چکے ہونگے صرف ایک معمر بزرگ شیخ یعقوب (ساکن قصبہ سیدا (من مضافات جاگوتارڑاں) آپ کی دعا سے حیات اور سو سال کے تھے مصنف نے ان سے سید شیخ احمد قادری کے متعلق کچھ معلومات حاصل کیں اور بعض کرامات دیگر اصحاب سے سنی اور رسالہ مرتب کر دیا۔

مؤلف کے جد اعلیٰ بندگی شیخ حامد پرگنہ چیمہ چٹھہ (مضافات گجرات پنجاب) کے مفتی تھے مؤلف نے بتایا ہے کہ وہ سید شیخ احمد قادری کے نبیروں میں سے تھے (رسالہ مذکور ص ۴، ۲۶) اس لیے اس رسالہ میں درج روایات خاندانی اصحاب کی بیان کردہ ہیں اگرچہ مصروف زمانہ سے اس میں کئی تصرف ہو گئے ہوں گے، تاہم غنیمت ہے کہ انہوں نے مناقب کی طرز پر کچھ واقعات جمع کر لیے ورنہ آج یہ بھی نہ ملتے۔ اس رسالہ کی بنیاد پر ہم حضرت سید شیخ احمد قادری کے بارے میں چند امور کی تشریح یہاں کر رہے ہیں

Marfat.com

حضرت سید شیخ احمد قادری نے ۱۲ سال تک بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم سید شیخ عبد القادر جیلانی کے مزار مبارک پر جاروب کشی کرتے رہے اور خانقاہ کے لیے لکڑیاں بھی لاتے رہے جس سے ان کے سر پر زخم ہو گئے (ص ۵) اسی دوران حضرت غوث اعظم کے مزار سے انہیں یہ اشارہ ملا کہ تمہیں پنجاب کی خلافت دی جاتی ہے، میرا عذر قبول نہ فرمایا تو میں وہاں سے روانہ ہو گیا۔ اس وقت پنجاب میں سلسلہ قادریہ کے مشہور بزرگ شیخ داؤد کرمانی (ف ۹۸۲ھ/ ۱۵۷۴ء) بقیہ حیات تھے۔ شیخ کا آستانہ شیر گڑھ میں تھا میں وہاں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کرنے کے بعد مجھے بیعت کر لیا (ص ۵) میں شیخ قاری عبد اللہ کی خدمت میں سوہدرہ بھی گیا لیکن انہیں دہلی جانا پڑا جس کے باعث میں ان کے ایک شاگرد کے ساتھ رہنے لگا۔

سید شیخ احمد قادری کا نکاح موضع چوٹ گوندلاں کے متقی شخص شیخ شمائل کی دختر سے ہو گیا جہاں آپ کی بہت سی کرامات کا ظہور ہوا تو وہاں کے امراء آپ کے معتقد ہو گئے مریدین کے اصرار پر آپ نے وہیں قیام کر لیا (ص ۱۱)۔

آپ کی زوجہ محترمہ کا نام بی بی سائرہ تھا جس کے بطن سے آپ کے ہاں ۳ تین فرزند تولد ہوئے (ص ۱۵)۔ علاقہ ملکوال کا چوہدری ملک ہست خان آپ کا معتقد ہو گیا یہاں تک کہ اس نے دنیا ترک کر کے آپ کے ساتھ اعتکاف کر لیا (ص ۱۵، ۱۶) وہاں کے چوہدریوں نے آپ کی اولاد کے لیے ملکوال میں حویلیاں تعمیر کروا دیں (ص ۱۶)

چوہدری ہست خان نے آپ سے درخواست کی کہ ملکوال میں بہت سی زمین ہے حکم ہو تو وہاں آپ کے لیے عمارت بنوادی جائے آپ خود وہاں تشریف لے گئے وہ جگہ آپ کو پسند آئی

Marfat.com

لیکن اپنے لیے اس کے سامنے والی زمین منتخب کی وہاں آپ کے خوانزادہ کے لیے ایک سو مکانات تعمیر کیے گئے، چوہدریوں کی استدعا پر آپ نے اپنے مزار کے لیے بھی مقام کی نشاندہی کر دی چنانچہ آپ قصبہ چوٹ سے ملکوال تشریف لے آئے یہ جگہ دس بیگھا تھی ۔ یہیں آپ کی اولاد کے لیے مزارات ہیں (ص ۱۶)

سید شیخ احمد قادری کے تین فرزند صاحب استعداد تھے یعنی شیخ سید تاج محمود، شیخ سید محمد اور شیخ سید جلال، ان میں سے شیخ سید محمد پر تو حرمین شریفین کی محبت کا غلبہ تھا وہ حج کے لیے چلے گئے تو ان کے بڑے بھائی شیخ سید تاج محمود آپ کے جانشین ہوئے (ص ۱۹) جن کی اولاد میں رسالہ کی تحریر تک ''ریاست وسجادگی'' موجود تھی (ص ۱۹)

سید شیخ احمد قادری کے بہت سے خلفاء تھے ان میں سے شیخ نعمت اللہ گجر زیادہ معروف تھے، جن کا تعلق راولپنڈی لہتر اڑ پوٹھوہار سے تھا آپ کے وصال کے بعد وہ اپنے علاقہ میں چلے گئے جہاں انہیں قبول عام ہوا (ص ۲۰) ان کا مدفن آپ کے قدموں میں ملکوال میں ہے (ص ۲۳)

ان ایام میں گکھڑوں کا سردار جلال خان تھا وہ ایک موذی مرض میں مبتلا ہوا تو اس نے شیخ نعمت اللہ سے دعا کی درخواست کی وہ ان کی دعا سے صحت یاب ہوا تو اس نے دعدہ کیا کہ وہ سید شیخ احمد قادری کی اولاد کے لیے ہر سال ایک لاکھ روپیہ بھیجا کرے گا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا (ص ۲۱) جب اسے کامل صحت نصیب ہوئی تو اس نے ایک عراقی گھوڑا اور دیگر تحائف شیخ نعمت اللہ کو بھیجے (ص ۲۱) اسی جلال خان نے سید شیخ احمد قادری کا روضہ ملکوال میں تعمیر کروانا

۱۲۵۳۵۵

Marfat.com

شروع کیا ابھی چونہ گچ کا کام جاری تھا تو اس کی وفات ہوگئی جس سے کام رک گیا (ص ۲۱) اس روضہ کی تعمیر کے لیے جلال خان کا لکھا ہوا حکم نامہ ابھی تک آپ کی اولاد کے پاس ہے (ص ۲۲) یہ روضہ دریائے بہت (موجودہ دریائے جہلم) کے کنارے ہے (ص ۲۲)

گویا جلال خان کا سال وفات اس روضہ کا سال تعمیر ہے یعنی جلال خان بن محمد خان بن سلطان آدم نے ۱۰۲۹ ہجری بمطابق ۱۶۲۰ء کو اس مقبرہ کو تعمیر کیا (تذکرۃ الامراء مؤلفہ کیول رام ص ۱۲۲، ۱۲۳) بندگی شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھی سید شیخ احمد قادری کے مرشد تھے ۔ موصوف بڑے عالم و عارف بزرگ تھے جن کے کئی خلفاء نامور ہوئے ان میں سے شیخ کمال، شیخ عبدالوہاب، شیخ ابواسحاق مزنگ لاہوری اور شاہ ابوالمعالی لاہوری (*) ان میں مؤخر الذکر سب سے زیادہ مشہور تھے جو کئی کتابوں کے مؤلف، شاعر اور بہت ہی فعال صوفی تھے موصوف فارسی کے شاعر تھے غربتی، مسلمی اور عارفی تخلص کرتے تھے ان کے فارسی دیوان کا قلمی نسخہ پنجاب یونیورسٹی لائبریری لاہور میں ہے۔ انہوں نے حضرت غوث اعظم شیخ عبدلقادر جیلانی کے مناقب پر ایک کتاب تحفۃ القادریہ کے نام سے لکھی تھی اور اپنے شیخ حضرت داؤد بندگی کے احوال پر بھی ایک اہم کتاب نغمات داؤدی کے نام سے تالیف کی تھی جس کے کسی خطی نسخے کے وجود کا ہمیں تاحال علم نہیں ہے ۔ معاصر مورخ عبدالقادر بدایونی نے منتخب التواریخ (ص ۱۸۸) میں اس کتاب کا ذکر کیا ہے۔

شیخ داؤد کرمانی کے احوال پر ایک اور کتاب مقامات داؤدی کے نام سے عبدالباقی جمجی قادری نے ۱۰۵۶ھ کو تالیف کی تھی جس کے قلمی نسخے عام ملتے ہیں (**) اس کے اردو ترجمے بھی

Marfat.com

طبع ہو چکے ہیں لیکن افسوس کے اس کے مؤلف نے شیخ داؤد کرمانی کے خلفاء میں سید شیخ احمد قادری کا ذکر نہیں کیا البتہ ایک شیخ احمد قادری کا نام لکھا ہے (مقامات ص ۲۵۵) لیکن ان کا سید شیخ احمد قادری (مدفون ملکوال) سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ وہ تو ایک عرصہ تک ملک کے صدر رہے جو کہ ایک بہت بڑا عہدہ ہے ہمارے سید شیخ احمد قادری ملکوالی تو برسوں بغداد شریف میں حضرت غوث اعظم کی درگاہ شریف کی خاکروبی کرتے رہے انہیں صدارت سے کیا مناسبت تھی؟ ہمیں گمان گزرا کہ ممکن ہے سید شیخ احمد قادری شیخ داؤد کرمانی کے خلیفۂ خاص و داماد شاہ ابو المعالی لاہوری کے حلقہ سے بھی تعلق رکھتے ہوں اور ان کی مجالس میں بھی جاتے رہے ہوں تو اس معاملے میں ہم نے ان کے ملفوظات کے ایک مجموعہ ہشت محفل (***) کی طرف رجوع کیا تو وہاں بھی سید شیخ احمد قادری نام کی شخصیت کا نام نہ ملا اس کی وجہ شاید یہ تھی کہ وہ کم سن تھے۔ اس رسالہ سے بعض تاریخی نوعیت کا مواد بھی ملتا ہے۔

سید شیخ احمد قادری گجرات (پنجاب) کے موضع آدم ٹوپہ میں مقیم تھے کہ سپاہی آئے اور درویشوں سے جبراً رقم طلب کی (ص ۱۶ اصل مخطوطہ) اسی طرح شیخ لاہور میں تھے کہ ایک قصبہ کے رئیس کا غرباء سے زبردستی مال لینے کا علم ہوا (ص ۱۰) کہ ملکوال کے مسلمان اور خود خوانقاہ کے سجادگان بھی ایک ہندو بنیہ دہیچہ سے قرض لیتے تھے (ص ۲۹، ۳۰)

سید شیخ احمد قادری کے نبیرہ سید شیخ عبدالقادر کی سجادگی کے زمانہ میں حاکم بھیرہ کا ملکوال آ کر نروغہ زمینوں کی پیمائش کروا کر خراج لینا، اس نے حضرت کی زمین کی ضبطی کے احکام بھی صادر کیے لیکن ایک کرامت کے ظہور سے وہ اس دست درازی سے باز آ گیا (ص ۲۵) سید شیخ احمد

Marfat.com

قادری نے اپنے زمانے کو ''دور آخر کے زمان ابتر و ناخوشتر و محدث عصیان وافر۔۔مغل زبوں از دردی وزنا وریا'' قرار دیا ہے (ص ۲۲، ۲۳)

کئی اکابر سید شیخ احمد قادری کی خدمت میں ملاقات کے لیے بھی آتے تھے ان میں سے مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری، (ف ۹۹۰ھ/ ۱۵۸۲ء) نے جب حاجی حامد (ساکن مضافات ملکوال) سے سید شیخ احمد قادری کے اوصاف سنے تو وہ اپنے قیام لاہور کے زمانہ میں آپ سے ملنے کے خواہشمند ہوئے، چنانچہ مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری شیخ سے مل کر بہت خوش ہوئے (ص ۱۷) مخدوم الملک عبد اللہ انصاری اکبر بادشاہ (۹۶۴-۱۰۱۴ھ /۱۵۵۶-۱۶۰۵ء) کے عہد کے سب سے مقتدر عالم، مفتی اور وزیر مذہبی امور تھے یہ واقع ان کی معزولی و محضر نامہ کے اجراء ۹۸۷ھ/ ۱۵۷۹ء سے پہلے کا معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس کے بعد تو اس قسم کے علماء معزول کر دیے گئے تھے۔

سال وصال

حضرت شیخ احمد قادری کا سال ولادت تو دور کی بات ہے زیر نظر رسالہ میں آپ کا سال وصال تک نہیں لکھا گیا۔ مناقب کے ایک اندراج سے اندازہ ہوتا ہے کہ مولف نے یہ رسالہ مناقب حضرت کے وصال کے ایک سو ساٹھ سال بعد ۱۱۲۳ھ کو مؤلف حضرت کے مزار شریف ملکوال گئے (*****) اب اگر اس مذکورہ سنہ میں سے یہ زمانہ یعنی ۱۱۲۳-۱۶۰ = ۹۶۳ رہ جاتے ہیں گویا یہی قیاسی سال وفات ہوسکتا ہے اور اگر آپ کی عمر مبارک سنت مطہرہ کے مطابق ۶۳ سال

Marfat.com

تصور کی جائے تو ولادت حدود ۹۰۰ھ قرار پائے گی۔تاہم اس رسالہ مناقب و کرامات کو تنقید کا نشانہ بنانا درست نہیں ہے کیونکہ اس زمانہ میں صوفیاء کے تذکرے اسی اسلوب سے لکھے جاتے تھے عوام بھی صوفیاء کی محض کرامات سننے کے لیے تیار رہتے تھے انہیں بھلا سال وسنن سے کیا مناسبت۔مؤلف نے اسی تقاضا کے تحت حضرت کی کرامات یکجا کردی ہیں تاہم اس خانوادہ کے ایک ہونہار جوان ڈاکٹر سید رضوان شاہ (علی ہسپتال جلالپور جٹاں، ضلع گجرات) جو حضرت کی اولاد سے ہیں اس امر جلیل کے درپئے ہیں امید ہے کہ انہیں مزید مواد ملے گا اور موصوف اس کام کو جاری رکھیں گے احباب سے علمی تعاون کی استدعا ہے۔

دارالمورخین

پروفیسر محمد اقبال مجددی

۱۹۶ بی سبزہ زار، لاہور

۱۲۶ کتوبر ۲۰۱۵

(٥) عبدالباقی جمجی۔مقامات داؤدی اردو ترجمہ از خواجہ حمید یزدانی ۳۲۵—۳۲۴

(٥٥) غلام سرور لاہوری، حدیقۃ الاولیاء،۳۶—۳۷

(٥٥٥) محمد باقر بن شاہ ابوالمعالی: ہشت محفل (ملفوظات شاہ ابوالمعالی مرتبہ ظہور الدین احمد لاہور ۱۹۸۰)

(٥٥٥٥) خواجہ کلاں: زادالمعادا / ۲۲—۲۶

(٥٥٥٥٥) یہ سنہ اس رسالہ کی جدید نقل میں درج ہوا ہے قدیم نسخہ جو ۱۳۰۲ کا مکتوبہ ہے اس میں یہ سنہ نہیں ہے تاہم مولف نے لکھا ہے بعد وفات حضرت شیخ صاحب یک صد و شصت سال مرور شدہ بود کہ عہد تخت نشینی و جہانداری بنام نامی بادشاہ دولت پناہ ومشروح صدر کہ فقیر بہ قصد زیارت مقبرہ۔۔۔ درموضع ملکوال رختم''ص ۴۰

یہاں نہ تو مولف نے سنہ دیا ہے اور نہ ہی بادشاہ کا نام لکھا ہے تاہم عبارت سے یہ قیاس ہوتا ہے کہ اس مغل بادشاہ جہاندار شاہ (۱۱۲۳—۱۱۲۵ھ /۱۷۱۱—۱۷۱۳ء) مراد ہے جبکہ جدید نقل میں وہاں سنہ و تاریخ ۱۹ ربیع الثانی ۱۱۲۳ھ دی گئی ہے ص ۴۲

Marfat.com

تقدیم

چھٹی صدی ہجری میں اسلام کا کلچر اپنی بنیادوں سے سرک گیا تھا۔ مسلم معاشرہ عقیدہ اور عمل کے تضاد میں مبتلا تھا۔ گمراہ عقل پرست کتاب اللہ اور سنتِ رسول ﷺ کے بارے میں لوگوں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کررہے تھے۔ ان حالات میں سلسلہ عالیہ قادریہ کے مؤسس پیرانِ پیر حضرت سیدنا غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز نے مسلم سوسائٹی کو کفر و زندقہ سے بچانے اور اسلام کی اقدار کو بحال کرنے کیلئے اصلاحِ احوال کی زبردست جدوجہد شروع کی جس کے نتیجے میں ایک منظم تحریک کی صورت میں تمام مسلمان ممالک میں اسلامی مراکز قائم ہوئے جو بعد میں مسند ارشاد قادریہ کی صورت میں سرگرم عمل رہے۔ سیدنا غوثِ الاعظمؒ کی اس دینی اور اصلاحی تحریک نے اسلام کو حیاتِ نوبخشی اور آپ عالم اسلام میں ''محی الدین'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔ سیدنا غوثِ الاعظمؒ ''مجتہد فی المذہب'' تھے۔ آپ نے مسلسل اصلاح وتربیت کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے کامیاب وموثر طریقہ بیعت اختیار فرمایا اور سلسلہ قادریہ کے ذریعے سے اسلام کو پھر سے مستحکم بنیادیں فراہم کردیں۔ امام ابنِ تیمیہؒ کا قول ہے ''حضرت غوثِ اعظمؒ کی کرامات حدِ تواتر کو پہنچ گئی ہیں۔ سب سے بڑی کرامت مردہ دلوں کی مسیحائی ہے۔''(۱)

بعد ازاں آپ کی باعظمت اولاد وخلفاء اور وابستگانِ سلسلہ قادریہ نے تمام ممالکِ اسلامیہ میں دعوتِ الی اللہ اور تجدیدِ ایمان کا یہ سلسلہ جاری وساری رکھا الغرض لاہوتی گرج اور

Marfat.com

کڑک کے ساتھ اسلامی ایمانیات کے گھنگھور بادل جو بغداد کے باب الازاج سے اُٹھے وہ آج بھی مراکش سے چین تک کو سیراب کرتے چلے جا رہے ہیں۔

برصغیر پاکِ و ہند میں تبلیغ و اشاعت اسلام کیلئے سیدنا غوثِ الاعظمؒ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں حضرت عون قطب شاہ علوی بغدادیؒ (المتوفیٰ ۵۵۶ ہجری) کو بھیجا جو آپ کے خلیفۂ مجاز اور ہند میں پہلے قادری مبلغ تھے۔ (۲) پھر وقتاً فوقتاً کئی بزرگانِ قادریہ یہاں تشریف لاتے رہے مثلاً سید عرب بخاری بدایونی (المتولی، ۶۱۸ ہجری) (۳)، شیخ قطب الدین مدنی (المتوفیٰ، ۶۷۷ ہجری) (۴)، اور شاہ نعمت اللہ دکنی (المتوفیٰ، ۸۳۴ ہجری) (۵) وغیرہا۔ اِن بزرگوں نے سرزمین ہند پر سلسلہ قادریہ کو روشناس کروایا۔ لیکن بھرپور نشر و اشاعت اور مقامِ عروج اسے یہاں نویں صدی ہجری میں حاصل ہوا۔ جس کی تفصیل کچھ اسطرح ہے۔ برصغیر کی تاریخ میں نویں صدی ہجری اس لئے بھی اہم ہے کہ اس میں انتظامی و سیاسی عدم استحکام اور مذہبی و روحانی انتشار سے فکر و نظر کے پُرانے رویوں میں تبدیلی شروع ہو گئی اور مسلم سوسائٹی میں نئی اقدار اور نئے رویوں نے جنم لینا شروع کر دیا۔ ہندو اکثریتی مخلوط معاشرے کے اندر اسلام کے کلچر کو اپنے احیائے جدید کیلئے ایک منظم روحانی تحریک کی ضرورت تھی۔ ایسے عالم میں خالقِ کائنات نے عنایتِ خاص فرمائی اور اشاعتِ اسلام اور اصلاحِ احوال کیلئے سلسلہ قادریہ برصغیر میں بھرپور طریقہ سے متحرک ہوا۔ صاحبِ رُودِ کوثر لکھتے ہیں۔

"زمان، وسطیٰ کے ہندوستان میں مرکزی حکومت کی کمزوری کا آخری زمانہ مذہبی انتشار کا زمانہ بھی تھا۔ لیکن سیاسی استحکام اور علومِ اسلامی کی اشاعت کے ساتھ حالات سدھر گئے۔ اس اصلاح حالت میں ایک نئے صوفیانہ سلسلے سے بھی مدد ملی۔ جس نے شمالی ہندوستان، بالخصوص پنجاب اور سندھ میں بڑا اقتدار حاصل کیا اور جس کا اثر آج کسی دوسرے خانوادے کے اثر سے کم

Marfat.com

نہیں۔ یہ سلسلہ حضرت پیرانِ پیر غوثِ الاعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی قدس سرہ سے شروع ہوا جو 1165ء کے بغداد میں واصل بحق ہوئے اور انہی کے نام پر یہ سلسلہ قادریہ کہلاتا ہے۔ اس وقت ہندوستان میں چشتیہ اور سہروردیہ سلسلوں کا زور کم ہو گیا تھا'' (۶)

کتاب المصطفیٰ و المرتضیٰ کے مصنف بھی اس حقیقت کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ شیخ الاسلام خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر کی اولاد اور خلفاء کے بعد سلسلہ چشتیہ کا زور کم ہو گیا تھا۔ سندھ، بہار شریف، بہاول پور، ملتان اور نواح میں سلسلہ عالیہ قادریہ اور سلسلہ عالیہ سہروردیہ کا حلقہ اثر پوری طرح چھا گیا۔ ان دونوں سلاسل کے اولیائے کرام نے ان علاقوں میں بڑا کام کیا ۔مگر اس عرصہ میں سلسلہ چشتیہ کی درگاہیں خاموش رہیں۔ (۷)

برصغیر میں قادریہ سلسلہ کی اس اصلاحِ احوال کی تحریک کا سہرا، خانوادۂ غوث الاعظم کے ایک نامور چشم و چراغ حضرت بندگی سید محمد غوث گیلانی (المتوفیٰ، ۹۲۳ ہجری) کے سرِ انور پر سجا ہے۔ جو حلب (ملکِ شام) سے براستہ خراسان، لاہور و ملتان سے ہوتے ہوئے آخر اوچ میں اقامت پذیر ہوئے (۸) آپ کے ملفوظات شریفہ میں اقامتِ اوچ کی تاریخ ۱۱ شوال المکرم ۸۶۲ ہجری درج ہے۔ (۹) اگرچہ آپ کی آمد سے قبل بھی کئی بزرگانِ قادریہ یہاں پر تشریف لا چکے تھے۔ اور سرزمینِ ہند پر سلسلہ قادریہ متعارف ہو چکا تھا مگر جو عروج حضرت بندگی سید غوث کے ورودِ مسعود سے ملا وہ پہلے نصیب نہ تھا۔ آپ کی ذات ستودہ صفات سے ہندوستان میں قادریت کی ایسی شمع روشن ہوئی جس کی روشنی سے دور دور تک اجالا پھیل گیا۔ مرزا محمد اختر دہلوی تذکرہ اولیائے برصغیر میں آپ کے فضائل و کمالات اور خدمات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

سید محمد غوث گیلانی اہل علم اور خداترس بزرگ تھے سخاوت اور بہادری ان کی ذات میں

Marfat.com

نمایاں تھی آپ نے باضابطہ مخلوق کی ہدایت کا اہم فریضہ انجام دیا۔ بڑے بڑے امراء اور علماء وفضلا، آپ کے دامن سے وابستہ ہو گئے۔ سلطان سکندر لودھی نے بھی آپ سے بیعت کی۔ اس طرح عقیدت مندوں کا ایک لمبا تانتا بندھ گیا اور ہندوستان میں سلسلہ قادریہ کا فیضان جاری ہوا۔ (۱۰) الغرض حضرت بندگی سید محمد غوث نے اپنے جد امجد حضور غوث الاعظمؒ کی مذہبی وروحانی تحریک کے ذریعے برصغیر میں اصلاح احوال کیلئے تصوف و عرفان کو اسلام کے زریں اصولوں کی نشر واشاعت کا ایک مرتبہ پھر قابل ذکر ذریعہ بنا دیا اور قادریہ سلسلہ کی دینی و اصلاحی تحریک کے ذریعے اسلام کو برصغیر میں لازوال استحکام حاصل ہو گیا جس کے ثمرات بعد میں شمالی، مغربی ہندوستان میں ایک آزاد اسلامی ریاست ''پاکستان'' کی صورت میں ظاہر ہوئے۔

اکثر مؤرخین اور تذکرہ نگاروں نے اس حقیقت کا برملا اعتراف کیا ہے کہ سرزمین ہند میں قادریت کا فروغ حضرت بندگی سید محمد غوث کی ذات والا صفات سے ہوا۔ بعد ازاں آپ کی اولاد امجاد اور خلفائے سلسلہ نے مسلسل جد وجہد سے اسے مقام عروج تک پہنچایا لہذا فیضان قادریہ آج تک اس سرزمین پر عظمت وشان کے ساتھ جاری وساری ہے۔ آپ کے فرزندِ اکبر اور جانشین صادق حضرت مخدوم سید عبد القادر ثانیؒ بھی اپنے عہد کے بڑے باکمال بزرگ ہوئے اُن کے فضائل و کمالات سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ ان کا ذکر خیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں ''وے در ولایت وارث حقیقی حضرت غوث الثقلین است و در کمالات تابع آں حضرت ولہذا او را شیخ عبدلقادر ثانی و مخدوم ثانی گویندہ ہر چند کہ آں حضرت ثانی ندارد و کدام درجہ عالی ترازاں باسد کہ کسے ملقب بایں لقب باشد'' (۱۱) (آپ حضرت غوث الثقلین کے حقیقی وارث و جانشین اور کمالات میں انہی کے تابع تھے۔ اس لیے آپ کو شیخ عبد القادر ثانی اور مخدوم ثانی کہا جاتا ہے۔ آپ اپنا ثانی نہ رکھتے تھے اسی اس لقب سے مشہور ہوئے)

Marfat.com

مؤرخین کی تصریحات کے مطابق حضرت مخدوم ثانی کے عہدِ سجادگی میں سلسلہء قادریہ کو نہ صرف پنجاب اور سندھ میں عروج حاصل تھا (۱۲) بلکہ صاحبِ حیات الامیر لکھتے ہیں۔ ''حضرت مخدوم سید عبدالقادر ثانی کے عہد سجادگی میں سلسلہء قادریہ کی تبلیغ اور پھیلاؤ بیکانیر، مارواڑ، جیسلمیر، جے پور، جودھ پور اور اجمیر تک پہنچ چکا تھا۔'' (۱۳) ''عین التصوف'' میں ہے ''بہت سے کافروں نے آپ (حضرت مخدوم ثانی) کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور نافرمانوں نے توبہ کی'' (۱۴)

حضرت مخدوم ثانی کے دو فرزند تھے سید عبدالرزاق اور سید زین العابدین۔ مؤخر الذکر اپنے والدِ ماجد کی حیات میں ہی مرتبہ شہادت پر فائز ہوئے۔ میر علی شیر قانع ٹھٹوی اُن کا تعارف ان الفاظ میں رقم کرتے ہیں۔ ''بندگانِ (خدا) کی زینت اور اہلِ ارشاد کی تزئین شیخ زین العابدین'' (۱۵) جبکہ اول الذکر کے بارے شہزادہ محمد داراشکوہ کا بیان ہے ''شیخ زماں عبدالرزاق جو اپنے زمانہ کے بڑے عارفِ کامل گزرے ہیں'' (۱۶) قائداعظم محمد علی جناح کے آباؤ اجداد حضرت سید عبدالرزاق کے ہی دستِ مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوئے تھے۔ (۱۷)

حضرت مخدوم ثانی کے دو پوتے سید محمد غوث بالا پیر بن سید زین العابدین اور سید حامد گنج بخش کلاں بن سید عبدالرزاق اپنے عہد میں مرجع خلائق رہے، اور سلسلہ قادریہ کی اشاعت میں انہوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا۔

اول الذکر کے بارے مفتی غلام سرور لاہوری لکھتے ہیں ''مشائخ قادریہ میں صاحبِ ارشاد بزرگ ہوئے ہیں۔ علم و فضل اور عبادت دریافت میں بے نظیر تھے۔ (۱۸) ''تاریخ ملتان'' میں ہے ''میر چاکر خاں اور ستگھرہ کے دوسرے سینکڑوں بلوچ کردار، مخدوم سید محمد غوث بالا پیر کے مرید تھے انہیں میر چاکر خاں منت سماجت کرکے ستگھرہ لے گئے تھے'' (۱۹)

Marfat.com

جبکہ ثانی الذکر کے بارے مفتی غلام سرور لاہوری کا بیان ہے " سلسلہ قادریہ میں اپنے زمانے کے ممتاز بزرگ تھے۔ ایک خلق کثیر نے آپ کے علمی و روحانی فیوض و برکات سے استفادہ کیا۔ شاہانِ وقت بھی آپ کی عقیدت مندی کو باعثِ فخر و مباہات جانتے تھے"(۲۰)

حضرت سید حامد گنج بخش کلاں کے خلفاء میں سے آپ کے فرزند و جانشین حضرت سید موسیٰ پاک شہید اور حضرت سید داؤد بندگی کرمانی نہایت معروف ہوئے۔ نہ صرف بعد کے مئورخین بلکہ ان کے ہم عصروں نے بھی انکے فضائل و کمالات کا اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

حضرت موسیٰ پاک شہید عہد اکبری میں احیائے اسلام کے سرگرم ترجمان تھے۔ آپ کچھ عرصہ بادشاہ کے دربار سے بھی وابستہ رہے۔ ملا عبدالقادر بدایونی کا بیان ہے کہ مذہبی معاملات میں وہ بادشاہ کی بھی پرواہ نہ کرتے تھے۔ اگر وہ بادشاہ کے حضور میں ہوتے اور نماز کا وقت ہو جاتا تو دیوان خانہ میں خود اذان دے کر نماز باجماعت شروع کر دیتے تھے اور کسی کو ان کو روکنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ (۲۱) حالانکہ بقول بدایونی یہ وہ زمانہ تھا جب "دیوان شاہی میں اعلانیہ اذان و نماز کی پابندی تھی۔" آپ کے وجود مسعود سے لوگوں کو دارالسلطنت میں روحانی تازگی اور استقامتِ دین نصیب ہوئی۔ "رُودِ کوثر" میں ہے "شیخ موسیٰ ایک عرصہ تک لشکر شاہی اور دارالسلطنت میں اسلام کا بول بالا کرتے رہے اور کئی شہر نشینوں کو اس بادیہ پیما کی بدولت روحانی تازگی اور استقامت نصیب ہوئی۔(۲۲)

"تاریخ ملتان ذیشان" میں ہے "حضرت موسیٰ پاک شہید کا حلقہ مریدین کافی وسیع ہوا اور بلخ، بخارا، توران، ایران اور افغانستان ہندوستان تک پہنچ گیا"(۲۳) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی بھی آپ کے تربیت یافتہ خلفاء میں سے تھے۔ انہوں نے "زبدۃ الآثار" اور اخبار الاخیار میں نہایت والہانہ انداز میں آپ کا ذکر خیر کیا ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں

Marfat.com

آں نور کہ از مشرق جیلاں تابید
بس عالم و آدم ہمہ روشن گروید
زو مشرق و مغرب شدہ روشن آخر
از اوچہ و ملتان ہمہ گشت است پدید

ترجمہ: وہ نور جو مشرقِ جیلان سے چمکا۔ اُسی نور نے دنیا کو اور انسانوں کو منور وتاباں کر دیا۔ اسی سے آخر مشرق اور مغرب روشن ہو گئے اور اسی سے اوچ اور ملتان کو بھی شہرہ آفاق ملا۔

(۲۴)

حضرت سید داؤد بندگی کرمانی (۹۸۲ ہجری) کے فضائل مناقب کا تذکرہ کرتے ہوئے مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں ''شیر شاہی وسلیم شاہی عہد کے اکابر اور اولیاء اللہ میں سے ایک بزرگ حضرت شیخ داؤد تھے۔ انہوں نے اپنی پاک نفسی اور قوتِ ربانی کے جذبہ سے ہزاروں لاکھوں طالبانِ حق کے دلوں کو کھینچ لیا۔ یہ اس عہد پر فتن وفساد کے ان مخصوص بزرگانِ حق میں سے ہیں جو مدت العمر اپنی بوریائے فقر پر قانع رہے۔ اور دنیائے فانی کی دلفریبیاں کبھی ان کی جمعیتِ خاطر کو پراگندہ نہ کرسکیں۔ منتخب التواریخ، اخبار الاخیاء، تذکرۃ الواصلین، طبقاتِ اکبری، روضۃ العلماء وغیرہ میں ان کے مفصل حالات درج ہیں اور سب یک زبان ہو کر لکھتے ہیں کہ اعلانِ حق اور امر بالمعروف میں تیغِ بے نیام تھے۔ اور کسی حال میں اپنے تئیں وعظ ونصیحت

Marfat.com

اور تذکیر وار شادِ حق سے معاف نہیں رکھتے تھے۔علی الخصوص ان عالمانِ بے عمل اور صوفیانِ ریا کار سے سخت بیزار تھے جو حُبِ جاہ اور عشقِ مال و متاع دنیوی میں سر گزشتہ و ہلاک ہو گئے اور ادعاو علم و مشیخت کو اپنی دکان آرائی اور دُنیا طلبی کا وسیلہ بنالیا۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ جن علماء نے بادشاہوں اور امیروں کو اپنا قبلہ و کعبہ بنالیا ہے ان سے وہ مکھی ہزار درجہ افضل ہے جو نجاست پر بیٹھتی ہے۔"(۲۵)

ملا عبدالقادر بدایونی آپ سے ملاقات وزیارت کا تذکرہ ان الفاظ میں قلمبند کرتے ہیں "میں نے حضرت کے جمال مبارک میں ایسا حُسن پایا کہ کسی صاحب حسن کو اس سے نسبت نہیں دی جا سکتی۔گفتگو کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے آپ کے دانتوں سے نور برستا ہوا معلوم ہوتا تھا۔جس سے دل کی تاریکی چھٹ جاتی تھی۔ میں وہاں چند دن مقیم رہا۔اس دوران میں کوئی دن ایسا نہیں جاتا تھا جس میں کہ سو، سو، پچاس، پچاس ہندو اپنے گھرانوں سمیت آ کر اسلام قبول نہ کرتے ہوں۔آپ کی شخصیت کی وجہ سے مجھے تو اس شہر کے درود یوار، شجر و حجر تک تسبیح و ذکر کرتے معلوم ہوتے تھے۔(۲۶) حضرت سید داؤد بندگی کرمانی اپنے عہد کے مرجع خلائق بزرگ تھے، آپ کے وجود شریف سے ہزاروں لوگ نسبت قادریہ سے فیض یاب ہوئے آپ کے خلفاء و متوسلین میں کئی نامور اصحابِ طریقت لوگ ہوئے ہیں۔سب سے زیادہ شہرت آپ کے بھتیجے اور جانشین حضرت شاہ ابو المعالی لاہوری کو میسر آئی۔مُلا عبدالقادر بدایونی آپ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں "شیخ داؤد کے بھتیجے، داماد اور جانشین ہیں۔احوال و مقامات میں نہایت تیز رس اور بلند پائیگاہ ہیں۔اپنے ہم عصروں میں ممتاز بلکہ بزرگوں سے بھی آگے ہیں۔اپنے پیر کی محبت میں انہوں نے خود کو بالکل ہی مٹا دیا اور ہمیشہ پیر کی اتباع میں مصروف رہے"(۲۷)

Marfat.com

آپ قادر الکلام شاعر بھی تھے۔ایک فارسی دیوان اور نثر میں کئی رسائل یادگار چھوڑے قادریہ سلسلہ کی نشرواشاعت کیلئے انہوں نے مسلسل اور ان تھک کوششیں کی تھیں۔ ہمہ وقت ارشاد و تلقین میں مصروف رہتے تھے۔حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کو آپ سے بڑی عقیدت تھی۔شرح فتوح الغیب کے خاتمہ پر آپ کا ذکر کرتے ہوئے اسطرح لکھتے ہیں۔ "شیر بیشہ جلالت، سرہنگِ دیوان قدرت بارگاہِ قادریہ سے عاشق صادق اسدالدین حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری کا پیغام پہنچا جس میں مقامِ جہد و یقین کے متعلق دیگر اشارات بھی تھے جن کا یہاں ذکر نہیں کر سکتا اور کتاب "فتوح الغیب شریف" کا ترجمہ اور شرح کرنے کا حکم تھا کہ تمام کام چھوڑ کر اس طرف متوجہ ہو جانے کی تاکید تھی۔حضرت شاہ ابوالمعالی جو کچھ فرمائیں میرے اعتقاد میں وہ بلا واسطہ یا بالواسطہ حضرت غوث الاعظمؒ تک منتہی ہوتا ہے کیونکہ آپ میرے نزدیک صاحبِ حال، حضرت غوث الاعظمؒ کے جمال با کمال کے عاشق ہیں" (۲۸)

شاہ ابوالمعالی اپنے عہد کے واقعی نابغہء روزگار شخصیت تھے، حضرت سید داؤد کرمانی کے دیگر خلفاء میں سے شیخ کمال، شیخ عبدالوہاب، شیخ ابواسحاق، شیخ احمد، شیخ مبارک، شیخ بہاؤالدین، شیخ عمر، شیخ خضر، شیخ عبداللہ اور شیخ رکن الدین کھوکھر کا ذکر "مقاماتِ داؤدی" میں ملتا ہے۔ اِن میں سے بعض کے احوال بھی درج ہیں۔ بقیہ کے اسماء پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

اس کتاب میں ایک جگہ تحریر ہے "شیخ احمد چھچھر (چھجر ؟) جسے محبت و ارادت میں اکثر خلفا پر سبقت حاصل تھی" (۲۹) اغلب گمان ہے صاحب تذکرہ یہی بزرگ ہیں۔حضرت شیخ سید احمد قادری کے تفصیلی حالات ہمیں صرف اسی مخطوطہ سے دستیاب ہوئے ہیں جو حافظ شکر اللہ نے آپ کے احوال و مناقب پر قلمبند فرمایا ہے۔حضرت اپنے عہد کے مرجعٔ خلائق بزرگ تھے ہزار ہا لوگ آپ کے دامن کرم سے وابستہ ہو کر منزل مراد کو پہنچے۔کئی غیر مسلم آپ کی نگاہِ ولایت

Marfat.com

سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔آپ کے سن وصال کا اندازہ مصنف کتاب حافظ شکر اللہ کے اس بیان سے لگایا جا سکتا ہے کہ یہ رسالہ آپ کے وصال سے ایک سو ساٹھ سال بعد ۱۱۲۳ ہجری میں تحریر کیا گیا۔اس لحاظ سے آپ کا سنِ وصال ۹۶۳ ہجری قرار پاتا ہے۔آپ کے حالات و کرامات کا واحد ماخذ تاحال یہی رسالہ ہے۔آپ کی اولادِ امجاد میں سے میرے مخلص کرم فرما محترم ڈاکٹر سید رضوان شاہ صاحب مبارکباد کے مستحق ہیں جنہوں نے اس نایاب رسالہ کو نہ صرف دریافت کیا بلکہ اس کا فارسی سے اردو ترجمہ بھی کروایا۔اور اب اشاعت کے مراحل میں ہے۔ اللہ کریم انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور انکی توفیقات عالیہ میں مزید برکتیں ہوں۔حقیقت یہ ہے اگر محترم ڈاکٹر صاحب اس سلسلہ میں سعی بلیغ نہ فرماتے تو حضرت کے حالات ہمیشہ پردۂ اخفاء میں رہتے۔

۱۔ تاریخ دعوت وعزیمت (جلد اول) ۲۵۸
مصنف مولانا ابوالحسن علی ندوی

۲۔ انوار السادت فی آثار السعادت، ۲۲۰ (بحوالہ تاریخ مخزن ہند، فصل پنجم،
مصنف منشی ہنومان برشاد کائستھ قنوجی

۳۔ مردانِ خدا، ۱۳۵، مصنف ضیاء علی (بحوالہ کشف الغطا فی اصحاب الصفا،
مصنف مُلا عبد القادر بدایونی)

۴۔ علماء العرب فی شبہۃ القارہ، ۳۵،
مصنف شیخ ابراہیم السامرائی، مطبوعہ بغداد ۱۹۸۶ء

۵۔ خزینۃ الاصفیاء (جلد اول۔مخزن قادریہ) ۱۸۹،
مصنف مفتی غلام سرور لاہوری مطبوعہ مکتبہ نبویہ، لاہور

۶۔ رُود کوثر، ۶۳،
مصنف شیخ محمد اکرام، مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور

Marfat.com

۷۔ المصطفیٰ والمرتضیٰ المعروف تذکرہ چشتیہ، شمیسہ، ۴۷۴۔
مصنف سید ذاکر حسین شاہ مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

۸۔ عین التصوف (خطی)
مصنف حضرت سید مجتبیٰ گیلانی نبیرہ حضرت شاہ چراغ لاہوریؒ

۹۔ سفینۃ الاولیاء، ۱۰۰،
مصنف شہزادہ محمد دارا شکوہ۔ مطبوعہ نفیس اکیڈمی کراچی

۱۰۔ حدیقۃ الاولیاء، ۲۸،
مصنف مفتی غلام سرور لاہوری۔ مطبوعہ تصوف فاؤنڈیشن لاہور

۱۱۔ بحر العجمان، ۱۷۹،
مصنف سید محبوب حسین گیلانی مطبوعہ بجنور ۱۳۳۶ھ

۱۲۔ ملفوظاتِ غوثیہ (خطی) ۶،
مرتب۔ سید جمال الدین احمد قادری۔ مملوکہ کتابخانہ ابن کرم
خانقاہ منگانی شریف ضلع جھنگ

۱۳۔ تذکرہ اولیائے برصغیر (پاک و ہند) ۱۶۔ ۴۱۵۔
مصنف مرزا محمد اختر دہلوی۔ مطبوعہ ملک اینڈ کمپنی رحمان مارکیٹ لاہور

۱۴۔ اخبار الاخیار (فارسی) ۱۹۴ (مطبع محمدی دہلی ۱۲۸۳ ہجری)

۱۵۔ تاریخ ملتان (جلد دوم) ۴۶
مصنف، مولانا نور احمد خاں فریدی، مطبوعہ۔ قصر الادب، رائیٹرز کالونی ملتان ۱۹۸۳ء

۱۶۔ جدید تاریخ اوچ شریف (حصہ اول) ۲۳۴۔
مصنف علامہ دین محمد عباسی، مطبوعہ۔ ادارہ معارف اولیاء اوچ شریف
ضلع بہاولپور

۱۷۔ حیات الامیر (جلد اول) ۹۴،
مصنف پیر سید افضال حسین شاہ، مطبوعہ ادارہ صوت ہادی شیخو شریف ضلع
اوکاڑہ ۲۰۰۶ء

Marfat.com

۱۸۔ عین التصوف (خطی)

مصنف حضرت سید مجتبیٰ گیلانی۔مملوکہ کتابخانہ ابن کرم خانقاہ منگانی شریف ضلع جھنگ

۱۹۔ تحفہ الکرام، ۳۶۶۔

مصنف میر علی شیر قانع ٹھٹوی

۲۰۔ سفینۃ الاولیاء ۱۰۱،

مصنف شہزادہ محمد دارالشکوہ۔مطبوعہ نفیس اکیڈمی۔کراچی ۱۹۸۶ء

۲۱۔ بے تیغ سپاہی۔۵۵،

مصنف نواب صدیق علی خان

۲۲۔ خزینۃ الاصفیاء (جلد اول) ۱۹۸،

مصنف مفتی غلام سرور لاہوری

۲۳۔ تاریخ ملتان (جلد دوم) ۵۲،

مصنف مولانا نور احمد خاں فریدی

۲۴۔ خزینۃ الاصفیاء (جلد اول) ۲۰۱۔

مصنف مفتی غلام سرور لاہوری

۲۵۔ منتخب التواریخ، ۶۱۳

مصنف ملا عبدالقادر بدایونی، مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور

۲۶۔ رُود کوثر۔۳۵۰

مصنف شیخ محمد اکرام۔مطبوعہ ادارہ ثقافت اسلامیہ لاہور ۱۹۹۲ء

۲۷۔ تاریخ ملتان ذیشان، ۱۹۹،

مصنف منشی عبدالرحمن۔مطبوعہ عالمی ادارہ اشاعت علوم اسلامیہ ۱۹۸۵ء

۲۸۔ تاریخ ملتان (جلد دوم) ۱۱۳

مصنف۔مولانا نور احمد خاں فریدی

۲۹۔ تذکرہ، ۳۸۔۳۷،

مصنف مولانا ابوالکلام آزاد مطبوعہ جواد برادر۔گنپت روڈ لاہور

Marfat.com

۳۰۔ منتخب التواریخ، ۵۸۰،
مصنف ملا عبدالقادر بدایونی

۳۱۔ منتخب التواریخ، ۶۱۸،
مصنف ملا عبدالقادر بدایونی

۳۲۔ شرح فتوح الغیب، ۸۹۴،
تصنیف، شاہ عبدالحق محدث دہلوی، مطبوعہ صُفہ اکیڈمی لاہور ۲۰۰۰ء

۳۳۔ مقامات داؤدی، ۱۸۶،
مصنف۔ عبدالباقی بن جان محمد، مطبوعہ مکتبہ جدید پریس لاہور ۲۰۰۳ء

پیر محمد طاہر حسین قادری
قادریہ آرگنائزیشن
خانقاہ منگانی شریف، ضلع جھنگ

Marfat.com

شیخ احمد ملکوالی کا تذکرہ

تین چار سال پہلے کی بات ہے، ایک جواں سال، جنھوں نے اپنا نام ڈاکٹر سید رضوان شاہ اور وطن ملکوال (ضلع منڈی بہاؤالدین) بتایا، مجھے فون کیا اور ایک پرانے بزرگ شیخ احمد ملکوالی کے بارے میں استفسار کیا کہ ان کے حالات کہاں سے ملیں گے؟ میں نے لاعلمی ظاہر کی۔ پھر خود ہی کہا کہ ان کے پاس اس بزرگ کے حالات پر ایک فارسی قلمی رسالہ موجود ہے۔ میں نے اشتیاق ظاہر کیا کہ مجھے بھی دکھائیے۔ چنانچہ، چند روز کے بعد، پُرساں پُرساں وہ میرے مکان (اسلام آباد) پر پہنچ گئے۔ ان کے ہاتھ میں کچھ کاغذات تھے جوان کے بقول اسی قلمی رسالے کا عکس تھا۔ میں نے پوچھا اصل نسخہ کہاں ہے؟ بتایا کہ ان کے خاندان کے ایک فرد سید لطیف شاہ بن سید محمد شفیع شاہ کے پاس، ملکوال میں ہے۔ میں نے کہا کاغذات چھوڑ جائیے، پڑھ کر کچھ عرض کروں گا۔

سید لطیف کے مملوکہ نسخے کے ترقیمہ کی عبارت یہ ہے:

"تمام شد عبارت متضمن مناقب و کرامات شیخ حاجی احمد ملکوالیه، رحمة الله علیه، از دست فقیر پر تقصیر جلال الدین ساکن موضع چھموں۔"

اس ترقیمہ کے حاشیے پر ایک اور یادداشت تحریر ہے جو جلدسازی کے دوران کٹائی میں، قدرے ضائع ہوگئی ہے۔ جو عبارت باقی بچی ہے، اس طرح ہے:

Marfat.com

"واین کتاب مستطاب، برای پاس خاطر کامل اکمل...مکمّل حضرت شیخ محمد مزمّل، از جلال الدین نقل کنانیده،خود فرصت تحریری نبود. امّا حرف به حرف به چشم خود دیدم و صحیح نمودم. و نیز کاغذ مرسولۂ حضرت، نہایت باریك و ضعیف بود و خود کاغذ قوی خرج کردم. قبول فرمایند و به عاجز یاد و شاد فرمایند. و اگر در خوشخطی و ...کاغذ قصوری است، معاف فرمایند. الراقم فقیر قطب الدین بھلڑ واله،بتاریخ سیوم ربیع الاول ۱۳۳[۱؟]"

اس تاریخ کے دائیں طرف والے تین عدد موجود ہیں، چوتھا کٹ چکا ہے۔

اس یادداشت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت شیخ محمد مزمل نے قطب الدین بلھڑ والہ سے اس تذکرہ کی ایک نقل تیار کرنے کے لیے کہا۔ لیکن قطب الدین عدیم الفرصتی کی وجہ سے خود نقل تیار نہ کرسکا بلکہ جلال الدین نامی کاتب سے نقل تیار کروائی۔ شیخ مزمل نے اس نسخہ کی کتابت کے لیے جو کاغذ قطب الدین کو فراہم کیا تھا وہ نہایت باریک اور کمزور تھا، چنانچہ قطب الدین نے اپنی گرہ سے کتابت کے لیے موٹا کاغذ استعمال کیا اور نسخہ شیخ کو پیش کر دیا۔ ساتھ ہی شیخ سے بدخطی اور کاغذ کی کوتاہی کی معذرت چاہی۔ قطب الدین نے اس یادداشت میں ایک اور بات بھی لکھی ہے۔ وہ یہ کہ اس نے جلال الدین کے کتابت کردہ نسخے کا، منقول عنہ نسخے سے حرف بحرف تقابل کیا ہے اور درستی کی ہے۔ چنانچہ قطب الدین کا یہ اہتمام مجھے اپنے پیش نظر نسخے میں جا بجا نظر آتا ہے۔ قطب الدین نے نہ صرف قلم سے چھوٹ جانے والی عبارتوں یا الفاظ کا اضافہ کیا ہے اور سہو القلم کی درستی کی ہے، بلکہ بعض عبارتوں یا نکات کی وضاحت بھی کی ہے۔ جیسا کہ

Marfat.com

نسخے کے صفحات ۱۶، ۲۴، ۲۷، ۳۴، ۳۵ پر دیکھا جاسکتا ہے۔اس یادداشت سے ایک اور بات بھی واضح ہوتی ہے کہ ۱۱۳۳ھ میں اس تذکرہ کا مادر نسخہ موجود تھالیکن اب اس نسخے کی موجودگی کا علم نہیں ہے۔جلال الدین کا کتابت کردہ نسخہ اب ناقص حالت میں پایا جاتا ہے۔یہ صفحہ شمار ۳ سے شروع ہوتا ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ مقدمے کا وہ حصہ مفقود ہے جس میں مصنف کا نام ہوسکتا تھا۔نیز صفحات ۲۵، ۲۶، ۴۱ بھی غائب ہیں۔

ڈاکٹر رضوان نے کچھ روز بعد مجھے اس تذکرہ کی ایک دوسری نقل بھی فراہم کی جو جلال الدین کے کتابت کردہ نسخے سے ۵ ذی الحجہ ۱۳۶۹ ہجری مطابق ۲۰ ستمبر ۱۹۵۰ء کو تیار ہوئی۔ اس کا کاتب عباس احمد ہے اور اسے پیر کرم الٰہی سجادہ نشین دربار حاجی شیخ احمد، کوٹلی سیداں، ملکوال نے تیار کروایا ہے۔ڈاکٹر رضوان شاہ کے اہتمام سے شائع ہونے والی زیر نظر کتاب کی بنیاد یہی نسخے ہیں۔

۱۹۵۰ء میں تیار ہونے والی نقل، مکمل ہے اور اس میں وہ صفحات بھی شامل ہیں جو جلال الدین کے کتابت کردہ نسخے میں اب نہیں ہیں۔اس کے مقدمے میں مصنف کا نام "شُکر اللہ بن نعمت اللہ بن افضل الفضلا و افقہ الفقہا بندگی شیخ حامد مفتی پرگنہ چیمہ چٹھہ متعلقہ صوبہ لاھور"(ص ۲)۔اس نسخے کے ص ۴۲ پر ایک روایت بعد میں داخلِ متن کی گئی ہے جو اس رسالہ کے مصنف — شکر اللہ — سے متعلق ہے۔روایت یہ ہے:

"مناقب دیگر من جامع کمالات نقلاً من لسانی الثانی و فی الحقیقۃ منہ : کہ چون جامع این اخبار حافظ شکر اللہ درینجا یعنی بہ موضع خود رسیدند، اتفاقاً بہ روز پنجشنبہ، بہ تاریخ

Marfat.com

نوزدهم ربیع الثانی ۱۱۳۳ محمد امین زمیندار که ازمشاهیر مردمان و از مقربان حافظ شکر اللہ بود، فوت شد و حافظ شکر اللہ بر جنازۂ او رفت۔"

ترجمہ: جب ان واقعات کے جامع حافظ شکر اللہ یہاں یعنی اپنے گاؤں پہنچے تو اتفاق سے بروز جمعرات، ۱۹ ربیع الثانی ۱۱۳۳ کو محمد امین زمیندار جو مشہور لوگوں اور حافظ شکر اللہ کے مقربوں میں سے تھا، فوت ہو گیا اور حافظ شکر اللہ اس کے جنازہ پر گئے۔

اس واقعہ کے متصل ہی حافظ شکر اللہ کی وفات کا واقعہ بھی درج ہوا ہے جو ایک دن بعد، بروز جمعہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۱۳۳ھ کو پیش آیا۔ (ص ۴۲)

حافظ شکر اللہ کے واقعۂ وفات سے ایک بات مسلم ہے کہ یہ رسالہ ۲۰ ربیع الثانی ۱۱۳۳ھ سے پہلے کی تالیف ہے۔

مولف اپنے آپ کو صاحبِ تذکرہ کا "نبیرہ" (پوتا/ پڑپوتا) بتاتے ہیں:

"این احقر هر چند در نظر مردم، نسبتِ نبیر گی به آنجناب ارشاد مآب دارد۔" (ص ۳) [لوگوں کی نظروں میں ہر چند یہ احقر آنجناب ارشاد مآب کا پوتا ہے۔]

"قاضی عزیز اللہ مرحوم نسبت نبیر گی -چون بندۂ راقم السطور- به جناب مشیخت مآب داشت۔" (ص ۳۲) [قاضی عزیز اللہ مرحوم بھی راقم السطور کی طرح جناب مشیخت مآب کے پوتے تھے۔]

"رجوع قلب به خدمت فیض درجت جدّ بزرگوار من یعنی شیخ

Marfat.com

صاحب آورد"(ص ۳۲)؛[اس نے اپنے قلب کو میرے فیض درجت جدّ بزرگوار شیخ صاحب کی طرف متوجہ کیا۔]

-"جامع این اخبار گوید کہ بعد وفات حضرت شیخ صاحب، یک صد و شصت سال مرور شدہ بود کہ در عہد تخت نشینی و جہانداری بہ نام نامی پادشاہ معدلت پناہ و مشروح صدر [؟] فقیر بہ قصد زیارت مقبرۂ منور و ملاقات برادران کہ بہ آن خاندان قرابت داشتم، بہ موضع ملکوال رفتم۔"(ص ۴۰)[ان واقعات کا جامع کہتا ہے کہ حضرت شیخ کی وفات کو ۱۶۰ سال گذر چکے تھے کہ یہ فقیر مذکورہ بالا (؟) عادل بادشاہ کی تخت نشینی اور حکمرانی کے زمانے میں، شیخ کے مقبرے کی زیارت کرنے اور شیخ کے خاندان سے قرابت رکھنے کی وجہ سے اپنے بھائیوں سے ملاقات کرنے ملکوال گیا۔]

مندرجہ بالا تمام اقتباسات سے دو باتیں واضح ہیں، ایک مصنف کا صاحبِ تذکرہ کی اولاد سے ہونا اور دوسرا یہ کہ وہ خود ملکوال کی بجائے کہیں اور رہتے تھے۔

مولف نے یہاں یہ اطلاع بھی دی ہے کہ وہ صاحبِ تذکرہ کی وفات سے ایک سو ساٹھ سال بعد اپنے جدّ کی قبر کی زیارت کرنے ملکوال گئے۔ اس تذکرہ کے مؤلف، حافظ شکر اللہ مفتی بُچھ چٹھہ کی وفات ۱۱۳۳ھ میں ہوئی۔ اگر اس رسالہ کی تالیف کا سال، ان کی زندگی کا آخری سال قرار دیا جائے تو اس حساب سے شیخ احمد ملکوالی کا سال وفات [۱۱۳۳--=۱۶۰] ۹۷۳ھ (مطابق ۱۵۶۶ - ۱۵۶۵ عیسوی) بنتا ہے۔ افسوس ہے کہ مؤلف نے اپنی زیارت کا سال صراحت سے نہیں لکھا، محض اپنے عہد کے بادشاہ کے القابات درج کیے ہیں اور لفظ "مشروح صدر" لکھنے کا جواز جب تھا اگر اس سے پہلے مصنف نے بادشاہ کا صراحت سے ذکر کیا ہوتا۔

Marfat.com

پیش نظر رسالہ، شیخ حاجی احمد ،مدفون ملک وال، ضلع منڈی بہاء الدین ، پنجاب، پاکستان کے مناقب اور کرامات پر مبنی ہے۔ان شیخ کا نام رسالے میں کہیں "شیخ احمد" اور کہیں "شیخ حامد" درج ہوا ہے، جیسے:

"قطب زمانه، حاجی حرمین الشریفین، شیخ المشایخ حضرت شیخ حاجی احمد نور الله مضجعه" (ص ۳)؛

شیخ حامد (ص ٦)؛

اوصاف حضرت شیخ صاحب حاجی حامد (۲۰)؛

"شخص از اولاد حاجی حامد است۔" (ص ۳۷)

معلوم ہوتا ہے شیخ دوناموں سے معروف اور متعارف تھے۔اگر "شیخ حامد" نام پیش نظر رکھا جائے تو ان کے بارے میں ایک شہادت، پنجاب کے اسی علاقے میں موجود روحانی اور علمی خاندان، نوشاہیہ کے تذکروں میں بھی موجود ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ شیخ حامد ملکوالی، سرسلسلۂ نوشاہیہ، حضرت حاجی محمد نوشہ گنج بخش (۹۵۹ - ۱۰۶۴ھ) کے نہ صرف معاصر تھے بلکہ رشتہ دار بھی تھے۔میرزا احمد بیگ لاہوری احوال و مقامات نوشہ گنج بخش (سنہ تصنیف ۱۱۰۷ھ) میں رقم طراز ہیں:

"از زبان صاحبزادۂ والا گوهر منقول است که در موضع ملکوال حضرت شیخ حامد، یکی از بزرگان وقت خود بودند، وصال ایشان شده بود، و چهار پسر از ایشان مانده، اگرچه فاضل بودندلیکن به چاشنی فقر آشنا نبودند۔اتفاقاً نسبت کسی از خویشان حضرت شاه به خانۂ عبدالقادر -پسر کلان شیخ معز الیه- شده بود و به آن تکلیف

Marfat.com

نمودند که به طوی، حضرت شاه را هم همراه بیارند۔ حضرت قبول نمودند۔۔۔ همراه تشریف بردند۔" (ص ۴۳)

یعنی صاحبزادہ محمد ہاشم دریادل بن حضرت نوشہ سے منقول ہے کہ ملکوال میں اپنے وقت کے ایک بزرگ، حضرت شیخ حامد رہتے تھے جن کا وصال ہو چکا تھا اور ان کے چار بیٹے تھے۔ اگرچہ سب بیٹے فاضل (صاحب علم) تھے لیکن فقر کی چاشنی سے نا آشنا تھے۔ اتفاق سے حضرت نوشہ کے رشتہ داروں میں سے کسی کا رشتہ، شیخ حامد کے بڑے بیٹے عبدالقادر کے گھر طے پایا تھا۔ اس وجہ سے ان لوگوں نے اصرار کیا کہ شادی پر حضرت نوشہ بھی ملکوال آئیں۔ حضرت نوشہ نے یہ بات مان لی اور [بارات کے] ساتھ تشریف لے گئے۔

یہی واقعہ حافظ محمد حیات نوشاہی (وفات ۱۱۷۳ھ/ ۱۷۶۹ء) نے تذکرۂ نوشاہیہ، ص ۵۷ پر لکھا ہے۔

پیش نظر رسالے میں عبدالقادر کا نام شیخ احمد/ شیخ حامد کے پوتے کے طور پر درج ہوا ہے (ص ۲۹) لیکن ہمیں میرزا احمد بیگ کی روایت کو ترجیح دینا چاہیے کیونکہ وہ اقدم ہے۔ شیخ حامد کے بیٹوں کو فقر کی چاشنی سے نا آشنا اس لیے لکھا ہے کہ انھوں نے اس شادی کے موقع پر خود حضرت نوشہ اور ان کے ساتھ آئے ان کے ایک مرید کے وجد و حال کا تمسخر اڑایا تھا جو ان کی فقر سے نا آشنائی کی دلیل ہے۔ پورا واقعہ جزئیات کے ساتھ میرزا احمد بیگ اور حافظ محمد حیات کے ہاں موجود ہے۔

شیخ احمد یا حامد ملکوالی کے خاندان کے ساتھ، خاندان نوشاہیہ کی قرابت آگے چل کر بھی قائم رہی۔ حضرت نوشہ گنج بخش کے پوتے حافظ جمال اللہ بن حافظ محمد برخوردار نوشاہی (وفات: ۱۱۴۲ھ/ ۱۷۲۹ء) حافظ شکر اللہ — مصنف رسالہ — کے داماد تھے۔ جیسا کہ میرزا احمد بیگ

Marfat.com

لاہوری حافظ جمال اللہ کے حالات میں لکھتے ہیں:

"نسبت ایشان [یعنی جمال اللہ نوشاهی] در خانۂ حافظ شکر اللہ مفتی بُچه چٹھه مقرر شد۔فضایل پناه محمد صدیق برادر مفتی مذکور ایشان راهمراه خود بردند۔" (ص ۷۲)

یعنی جمال اللہ نوشاہی کا رشتہ حافظ شکر اللہ مفتی بچہ چٹھہ کے گھر طے ہوا اور مفتی صاحب کے بھائی فضایل پناہ محمد صدیق، جمال اللہ نوشاہی کو اپنے ساتھ بچہ چٹھہ لے گئے۔

یہی واقعہ جمال اللہ نوشاہی کے فرزند حافظ محمد حیات نوشاہی نے تذکرۂ نوشاہیہ (ص ۱۴۱) میں بھی نقل کیا ہے۔ زیر بحث رسالہ میں بھی حافظ شکر اللہ کے بھائی محمد صدیق کا نام درج ہوا ہے (ص ۴۲ – ۴۳) اس طرح نوشاہی اور ملکوالی ماخذ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔

پیش نظر رسالے میں بتایا گیا ہے کہ شیخ احمد ابتدائی عمر میں بارہ سال بغداد میں شیخ عبدالقادر گیلانی کے مزار کے جاروب کش رہے اور لنگر خانہ کے لیے ایندھن سر پر ڈھو کر لاتے رہے۔ تب ایک غیبی آواز سے انھیں پنجاب میں خلافتِ قادریہ سونپی گئی لیکن شیخ احمد نے کہا کہ وہ بارِ خلافت اٹھانے کی ہمت نہیں رکھتے۔ چنانچہ یہ خلافت شیخ داؤد کرمانی شیر گڑھی (وفات ۹۸۲ھ) کو دے دی گئی۔ اس سے بھی قیاس کرنا چاہیے کہ شیخ احمد اور شیخ داؤد کا زمانۂ حیات ایک ہے۔

شیخ احمد، "افضل الفضلا شیخ مخدوم الملک" کے معاصر تھے جو لاہور میں شہرت رکھتے تھے اور شیخ احمد سے ملاقات کے لیے آئے تھے (ص ۲۰)۔ پروفیسر محمد اقبال مجددی نے پیش نظر رسالہ پر مقدمہ لکھتے ہوئے اس شخصیت کو اکبر کے وزیر امور مذہبی مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری (وفات ۹۹۰ھ) پر منطبق کیا ہے۔ اس قرینے سے بھی شیخ احمد ملکوالی کا زمانۂ حیات

Marfat.com

دسویں صدی ہجری متعین ہوتا ہے۔

شیخ احمد کی وفات موضع چوٹ گوندلاں میں ہوئی لیکن نعش ملکوال میں لائی گئی اور انھیں اس جگہ دفن کیا گیا جو انھوں نے اپنی زندگی ہی میں مقرر کر دی تھی (ص ۲۷)۔

زیر نظر رسالے کی روایت کے مطابق شیخ احمد نے بی بی سائرہ دختر شیخ سمائل/ شیخ شمائل سے نکاح کیا جن کے بطن سے تین بیٹے محمود، محمد، جلال پیدا ہوئے۔ محمود کا نام تاج محمود یا پیر محمود بھی لکھا گیا ہے اور وہی اپنے والد کے جانشین ہوئے (ص ۲۳)۔ شیخ احمد کے دو نبیرے (پوتے) بھی تھے۔ ایک کا نام شیخ عبد الغنی (ص ۳۷) اور دوسرے کا نام شیخ عبدالقادر تھا (ص ۲۹)۔ جیسا کہ ذکر ہوا، میرزا احمد بیگ لاہوری نے عبدالقادر کو شیخ احمد/ حامد کا بیٹا لکھا ہے۔

شیخ احمد کی ساری اولاد کوٹلی حضرت شیخ حاجی حامد میں سکونت رکھتی تھی جو ملکوال سے ملحق ایک نئی آبادی تھی اور اس میں سو گھر آباد تھے (ص ۲۰)۔ شیخ احمد کی اولاد کے ذریعۂ معاش کے بارے میں رسالے کے مصنف نے دل چسپ بات لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ ان کا کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے اور ان کی گذران محض نذر و نیاز پر ہے۔ کچھ لوگوں نے زمین داری اور کاشت کاری کا پیشہ اختیار کیا ہے۔ ان لوگوں سے کبھی چوری، زنا، ریا جیسا کوئی بُرا فعل سرزد نہیں ہوا۔ شیخ کی اولاد میں کلام اللہ کے بہت سے حفاظ اور طالب علم ہوئے ہیں (ص ۲۸)۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ شیخ احمد کا خاندان علما اور متقیوں کا خاندان تھا۔ مرزا احمد بیگ نے بھی اس کی شہادت دی ہے شیخ احمد کے بیٹے عالم فاضل تھے، جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

اس مختصر تذکرے کی ایک ذیلی افادیت یہ ہے کہ اس میں کئی مقامی لوگوں اور مقامی

Marfat.com

بستیوں کے نام آ گئے ہیں جو پنجاب، بالخصوص اضلاع منڈی بہاؤالدین و گجرات کی عمرانی تاریخ کے لیے مفید ہو سکتے ہیں۔

افراد میں سے : ہست خان بھکر رئیس ملکوال (ص ۱۸)، نعمت اللہ گجر پوٹھوہاری، جلال خان، قاضی عبدالوہاب قاضی پوٹھوہار (ص ۳۴)، قاضی عبدالعزیز قاضی پرگنہ پنڈی شاہ چراغ (ص ۳۲)

بستیوں میں سے : آدم ٹوپہ عملہ پرگنہ گجرات (ص ۷)، بار گوندلاں (ص ۱۳)، پنڈی شاہ چراغ (ص ۳۴)، جا گوتارڑاں (ص ۴، اس بستی کا نام خاندان نوشاہیہ کے تذکروں میں بھی موجود ہے۔ حضرت نوشہ گنج بخش نے قرآن مجید کی قرأت وہاں کے ایک قاری استاد سے سیکھی تھی)، چاہ لاکھہ (ص ۱۳)، چوٹ گوندلاں پرگنہ بھرہ [بھیرہ کا قدیم املا] (ص ۱۳)، سودھرا (ص ۹)، ملکوال عملہ پرگنہ بھرہ (ص ۱۸)

زیر نظر رسالہ کو اگر اصول تذکرہ نویسی پر پرکھا جائے تو یہ ایک کمزور تالیف ہے، کیوں کہ اس میں مولف نے تاریخوں کا قطعاً کوئی التزام نہیں رکھا اور نہ ہی صاحب تذکرہ کے ذاتی حالات پر زیادہ توجہ دی ہے۔ مصنف کا مقصد شیخ احمد کے مناقب اور کرامات بیان کرنا تھا جو اُس دور میں قارئین کے لیے ایک پرکشش موضوع تھا۔ مصنف نے اس رسالے میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ سب سماعی ہے۔ ان سماعی روایتوں کے ایک راوی شیخ یعقوب ساکن جا گوتارڑاں ہیں، جن کی عمر سو سال تھی اور وہ شیخ احمد کی خدمت میں شرف یاب ہو چکے تھے۔ دیگر روایات کے راوی کچھ دوسرے معتبر لوگ ہیں (ص ۴)۔ مؤلف کا دعویٰ ہے کہ اس نے ان روایات کی تحقیق کی ہے۔ اصول روایت کی رو سے یہاں کچھ سوالات اٹھتے ہیں۔ اگر شیخ احمد کا سال وفات ۹۷۳ھ قرار دیا جائے اور یہ قیاس کیا جائے کہ شیخ یعقوب بیس سال کی عمر میں شیخ احمد کی وفات کے

Marfat.com

سال ۹۷۳ھ میں ان کی خدمت میں گئے تھے تو شیخ یعقوب کی ولادت ۱۰۵۳ھ کے لگ بھگ ہوئی ہوگی اور ان کی سو سال عمر ۱۱۵۲ھ میں ہوتی ہے جب کہ اس رسالے کے مصنف حافظ شکر اللہ کی وفات ۱۱۳۳ھ میں بتائی گئی ہے۔ زمانے کا یہ بُعد اور عدم تطابق بہت سے شکوک پیدا کرتا ہے۔ یہی ہمارے ہاں تذکرہ نویسی کی کمزوریاں ہیں کہ ان میں درج بعض روایات نہ اصول روایت پر اور نہ اصول درایت پر پورا اترتی ہیں۔

اس تذکرہ کے ناشر سید رضوان شاہ، پیشے کے اعتبار سے میڈیکل ڈاکٹر ہیں یعنی ان کا تعلق علم الابدان سے ہے۔ لیکن انھیں علم الانسان سے بھی دل چسپی ہے۔ وہ اپنے خاندان اور پنجاب کے ایک گم نام شیخ طریقت کا زندگی نامہ ڈھونڈ نکالنے میں کامیاب ہوئے ہیں اور اس فارسی تذکرے کو اردو میں منتقل کروا کر علمی مقدموں کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ان کا یہ قدم نہ صرف ان کے خاندان کے لیے، بلکہ پورے پنجاب کے لیے مستحسن ہے۔ میں ان کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

عارف نوشاہی
ادارۂ معارف نوشاہیہ
۶۹ ماڈل ٹاؤن، ہمک، اسلام آباد
arifnaushahi@gmail.com

۱۹ مئی ۲۰۱۶ء

Marfat.com

مآخذ:

احمد بیگ لاہوری، میرزا: احوال و مقامات نوشہ گنج بخش، بہ تصحیح و مقابلہ و مقدمہ عارف نوشاہی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۱ء

شکر اللہ، حافظ: مناقب و کرامات شیخ احمد ملکوالی، قلمی، مکتوبہ جلال الدین و عباس احمد، مملوکہ سید لطیف شاہ بن سید محمد شفیع شاہ، ملکوال؛ اسی کی عکسی نقول راقم السطور کے پاس ہیں۔

محمد حیات نوشاہی: تذکرۂ نوشاہیہ، تصحیح و تدوین، مقدمہ و تعلیقات عارف نوشاہی، ادارۂ معارف نوشاہیہ، اسلام آباد، ۲۰۱۰ء

Marfat.com

باب اول

احوال غوثِ الاعظم سبحانی

حضرت شیخ عبد القادر جیلانیؒ

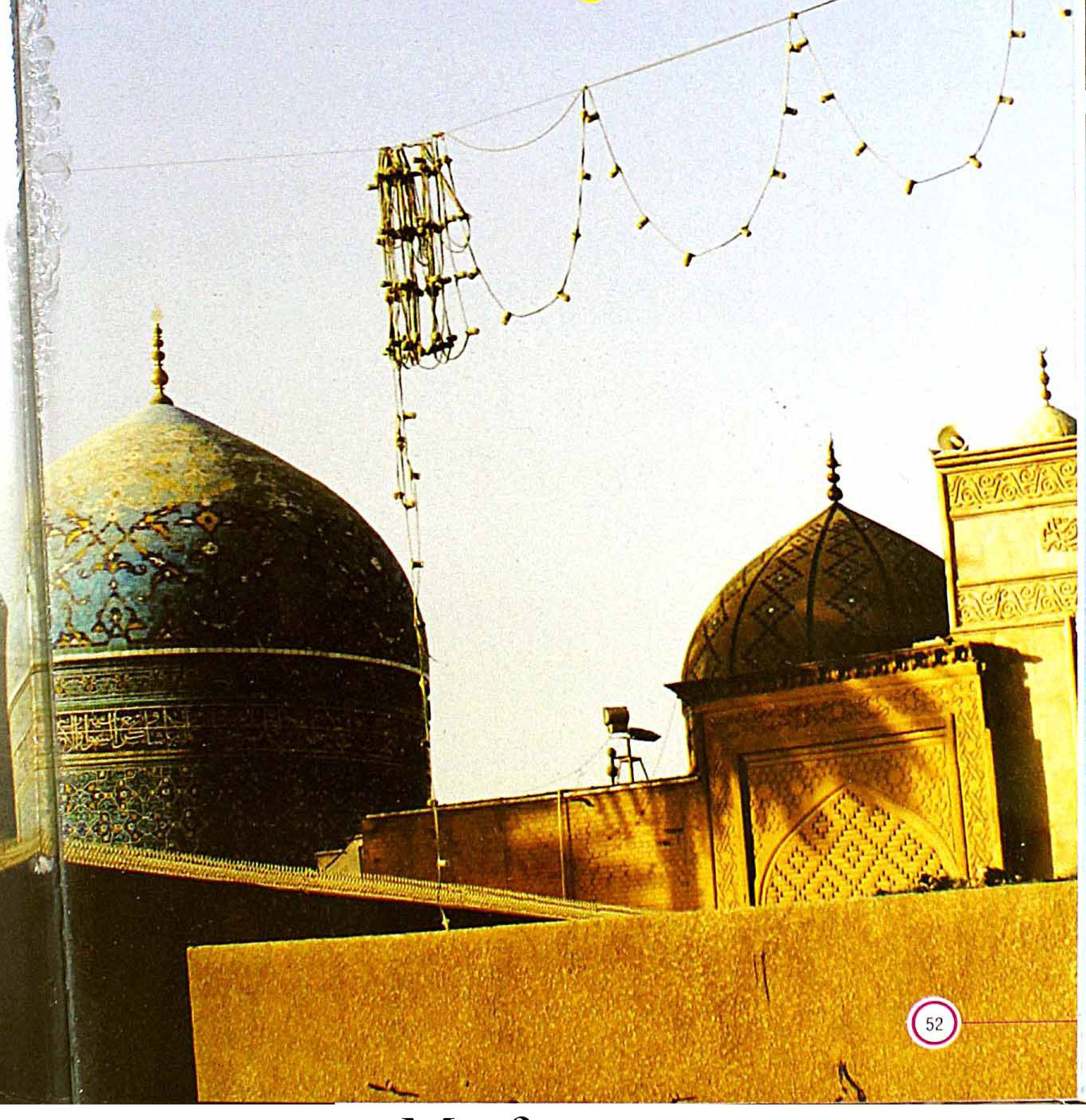

Marfat.com

غوثِ اعظم بہ من بے سروساماں مددے

اے غوثِ اعظم میں بے سروساماں ہوں میری مدد کیجیے

قبلہ دیں مددے کعبہ ایماں مددے

دین کے قبلہ میری مدد کیجیے، ایمان کے کعبہ میری مدد کیجیے

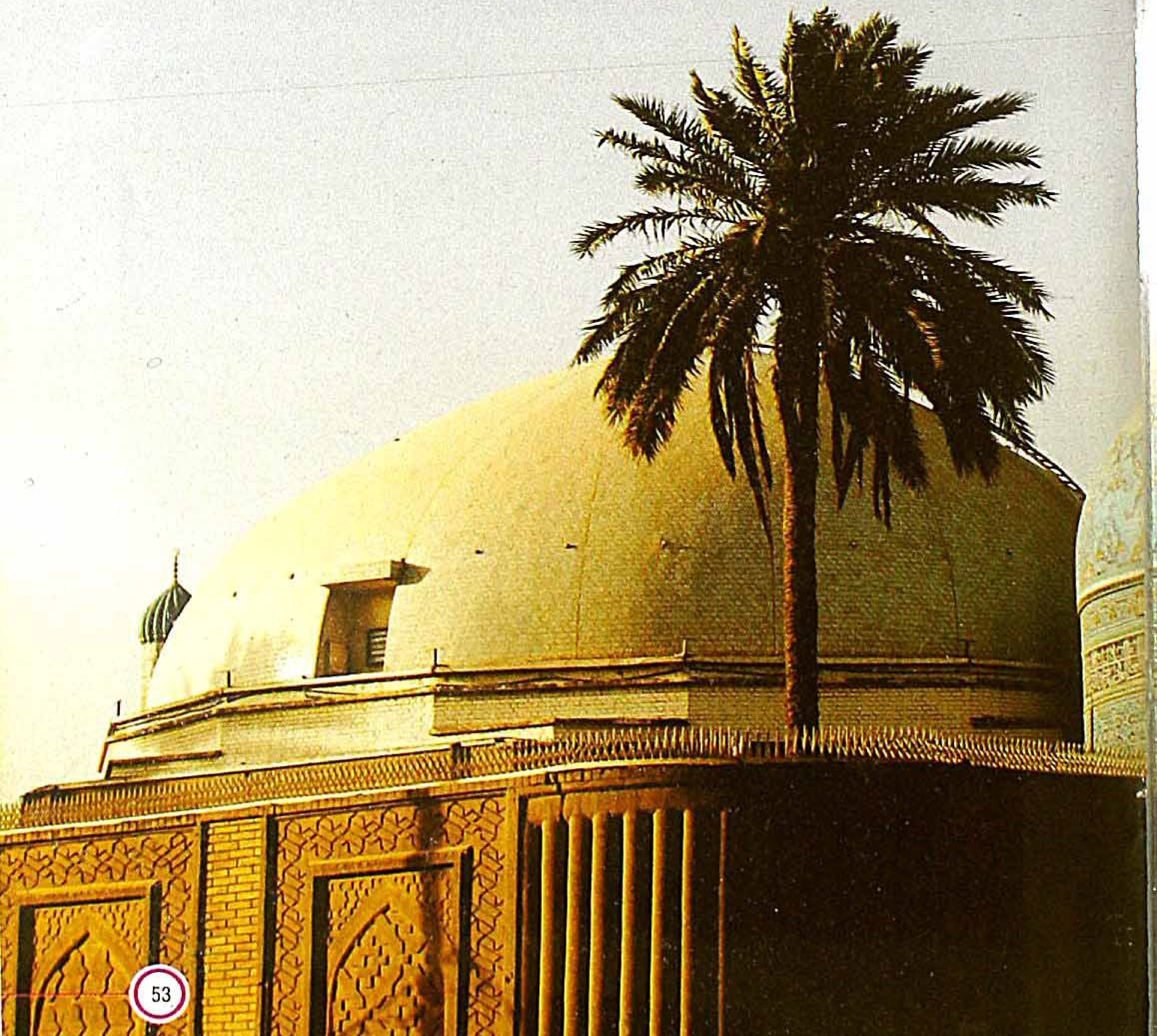

Marfat.com

واہ! کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا

Marfat.com

سلاسل تصوف میں یہ سلسلہ ایک انفرادی شان کا حامل ہے ۔ یہ سلسلہ محبوب سبحانی، قطب ربانی عارفِ صمدانی، شہنا زلامکانی پیران پیر غوث اعظم دستگیر سیدنا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے۔

طبرستان جسے اب گیلان کہتے ہیں جھیل کس کے بحیرہ اخضر کے مغربی کنارے پر ایران کا ایک صوبہ ہے۔ اس میں ایک خاص علاقہ گیلان یا جیلان کے نام سے مشہور ہے اس مقام پر حسنی سادات کا وہ خاندان بستا تھا۔ جس کے ایک درخشاں محل سے اس نور کا ظہور ہوا جس سے تمام عالم منور ہو گیا۔

(مراۃ الاسرار مصنف شیخ عبدالرحمن چشتی صابری سے) غوث الاعظم سبحانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؓ گیلان سے تھے اسی وجہ سے بعض لوگ آپ کو گیلانی کہتے ہیں لیکن آپ کا مسکن قصبہ جیال تھا اور تاریخ یافعی میں لکھا ہے کہ اس قصبہ کا نام جیل تھا جو نہایت پر فیض مقام ہے۔ یہ قصبہ کوہ جودی کے دامن میں واقع ہے جودی وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت نوحؑ کی کشتی جا ٹھہری

Marfat.com

تھی چنانچہ قرآن مجید میں حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ"

"اور کشتی نوح نے جودی پر قرار پکڑا"

جبل یا جیال بغداد سے ہفت روز مسافت ہے اسی نسبت سے آپ کو جیل یا جیلان کہتے ہیں۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نور اللہ کے مرقدہ کے متبین بیعت وخلافت میں قادری سلسلہ سے معروف ہوئے۔ ہندوستان میں یہ سلسلہ تصوف بہت مقبول ہوا۔ سلسلہ قادریہ کی ایک خصوصیات یہ رہی ہے کہ اس سلسلہ کے فروغ میں سب سے زیادہ حصہ ان اکابرامت کا ہے جو نسباً بھی صاحب سلسلہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے خانوادے سے تعلق رکھتے تھے۔

آپ کی والدہ سیدہ ام الخیر فاطمہ بڑی جلیل القدر بزرگ تھیں۔ آپ حضرت شیخ ابوعبداللہ سومعی کی صاحبزادی تھیں۔ آپ کے والد ماجد حضرت سید ابی صالح محمد بن سید موسیٰ بڑے جلیل القدر بزرگ تھے۔ آپ کے مرشد شیخ ابوالحسن مخزومی تھے۔ جو اپنے وقت کے مشہور عارف باللہ اور قطب الاقطاب تھے اور شیخ ابوالحسن ان کے خلیفہ اول تھے۔

حضور سیدنا غوث اعظم خود ایک عظیم شان کے مالک اور مادرزاد ولی ہیں۔ آپ کی ولادت ۴۷۰ھ میں ہوئی۔ آپ کا مقام ولادت قصبہ جیلان ہے۔ آپ حسنی وحسینی سید ہیں۔

آپ کا نام عبدالقادر اور لقب محی الدین ہے۔ اہتمام شریعت کا حال یہ تھا کہ آپ ماہِ رمضان میں شیر خواری کے زمانہ میں بھی دن کے وقت والدہ کا دودھ نہیں پیتے تھے۔ حضرت غوث اعظمؓ پر ابتداء ہی سے حفاظتِ الٰہیہ کا پہرہ تھا۔ فرماتے ہیں "جب میں بچوں کے ساتھ کھیلنے کا ارادہ کرتا تو

Marfat.com

مجھے غیبی آواز سنائی دیتی، "اے برکت والے میری طرف آ"، تو میں بھاگ کر اپنی والدہ کی آغوش میں پناہ لیتا۔ میں آج بھی خلوت میں وہ آواز سنتا ہوں"۔ کسی نے آپ سے پوچھا کہ "آپ کو ولایت کا علم کب ہوا؟" فرمایا، "اس وقت جب میں دس برس کا تھا۔ گھر سے روانہ ہوتا تو فرشتے میرے ارد گرد چلتے۔ جب میں مدرسہ میں پہنچتا تو میں سنتا کہ فرشتے بچوں کو کہہ رہے ہیں، "اللہ تعالیٰ کے ولی کو بیٹھنے کی جگہ دو"۔ اور بھی بہت سے آپ کے فضائل و محامد اور مناقب مختلف کتب میں موجود ہیں۔ ان سب میں اہم آپ کا یہ فرمان عالیشان ہے کہ

"قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیِّ اللهِ"

ترجمہ: "میرا یہ قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر ہے"

یہ فرمان گرامی آپ کی زبان مبارک سے وارد ہوتے ہی تمام اولیاء و اصفیاء جہاں پر جس مقام اور جس حال میں تھے، ان سب کی گردنیں آپ کے سامنے خم ہوگئیں۔ اس فرمان کی مزید تشریح کے لیے مطالعہ فرمائیے کتاب "قدم الشیخ عبد القادر علی رقاب الاولیاء الاکابر" مصنفہ استاذ العلماء حضرت علامہ حافظ ممتاز احمد صاحب چشتی دامت برکاتہم العالیہ۔

آقائے نامدار، نبی اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ کے بعد سب سے زیادہ کتب آپ کی حیات اور فضائل و مناقب پر تحریر کی گئی ہیں۔

آپ کی مجلس وعظ کا کیا کہنا کہ بیک وقت ستر ستر ہزار آدمی آپ کی محفل وعظ و ارشاد میں حاضر ہرتے اور سب کو یکساں آواز سنائی دیتی جبکہ اس دور میں سپیکر وغیرہ کا تو تصور بھی نہ تھا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کہ آپ رض کو براہ راست فیضان بارگاہ نبوت ﷺ سے حاصل ہوتا تھا، بلکہ

Marfat.com

بسا اوقات آپ کی محفل ارشاد میں خود آپ کے جد امجد تاجدار کائنات حضرت سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہوتے اور اس مجلس کو شرف بخشتے۔ جیسا کہ حضرت سیدی علی ہیتیؒ کے واقعہ سے ظاہر ہے یہ واقعات آپ کی سیرت کی کتابوں میں بڑی شرح و بسط کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں۔

اس سلسلہ کی بنیاد سچائی پر ہے جیسا کہ حضرت شیخ محمد بن قائد آوانی فرماتے ہیں کہ ''میں نے سیدی شیخ عبدالقادر جیلانیؓ سے پوچھا کہ آپ کی ولایت کا دارومدار کس چیز پر ہے؟'' تو آپ نے فرمایا، ''میں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا''۔

آپ کے خلفاء اور ان خلفاء کے خلفاء نے عراق، شام اور ہندوستان وغیرہ ممالک میں اس سلسلہ کی خوب اشاعت کی۔

حضرت کا وصال بغداد میں ۱۹ ربیع الثانی ۵۶۱ ہجری میں ہوا۔ مزار مبارک مرجع خلائق اور زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔

(حوالہ) معدن شفا صفحہ نمبر ۲۳۲، ۲۳۳ مصنف: فتح محمد علوی سیالوی

Marfat.com

باب دوئم

احوال ومقامات

شیخ داؤد کرمانی قادری

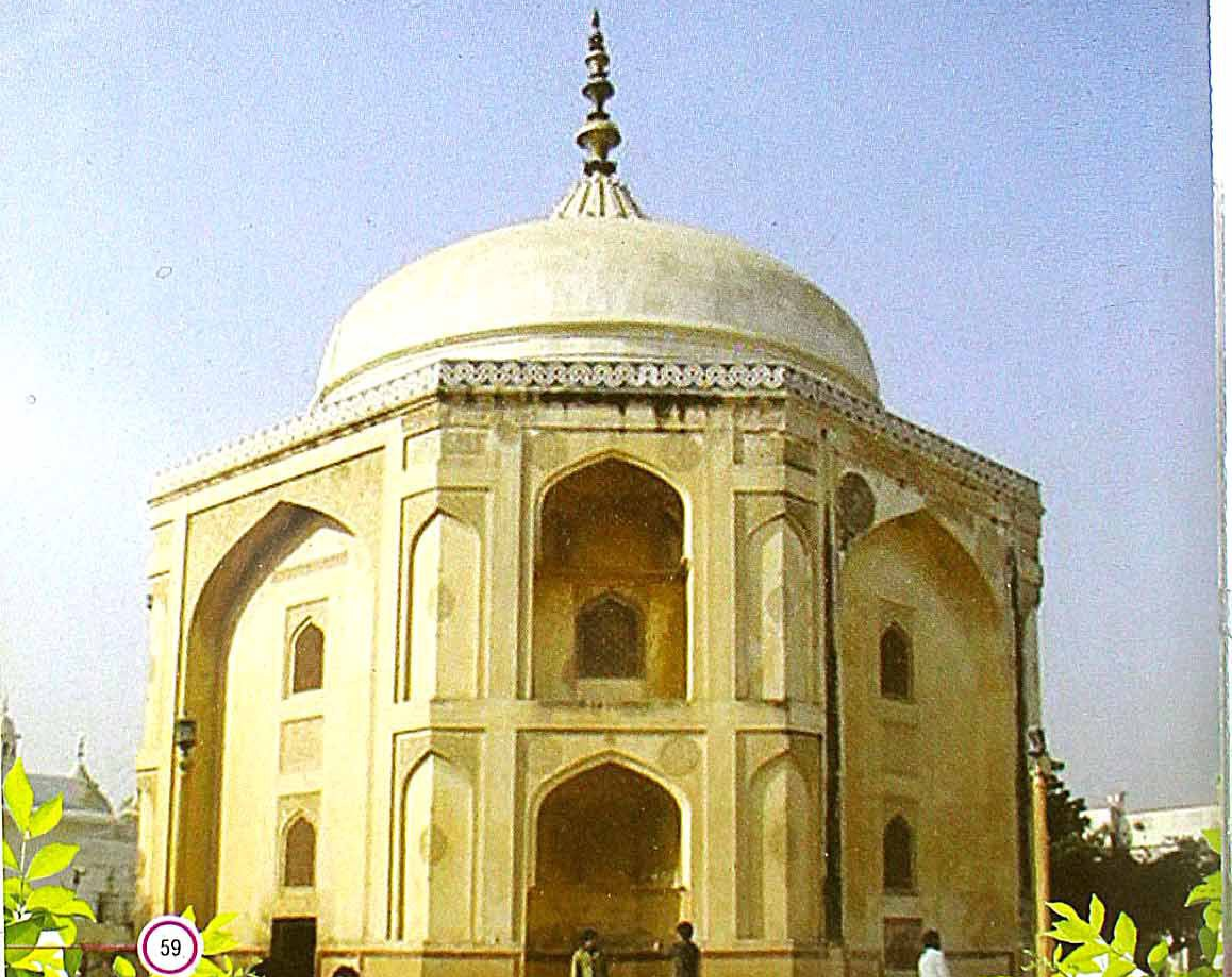

Marfat.com

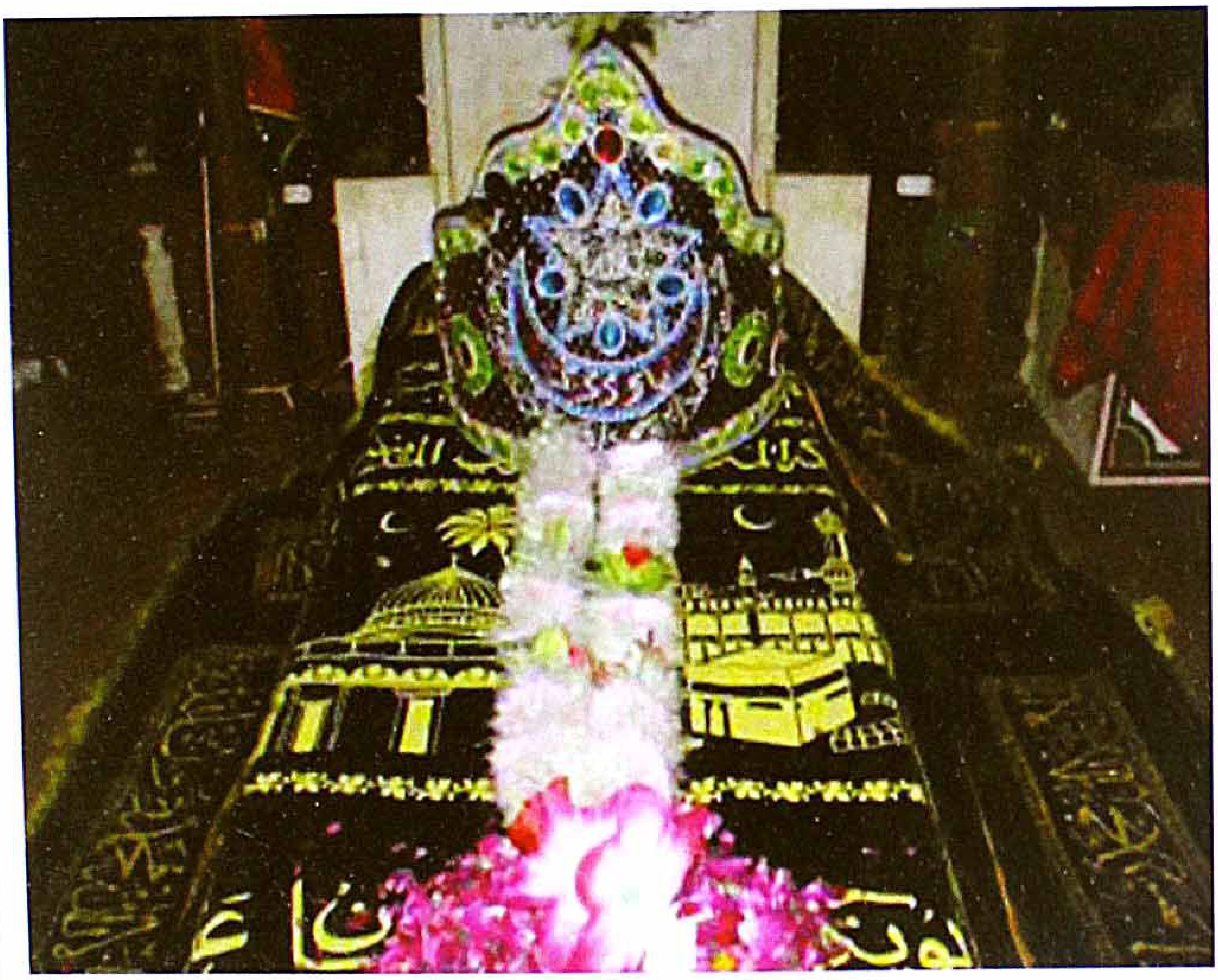

Marfat.com

شیخ داؤد کے آباؤاجداد سامی النسل عرب تھے۔ یہ حضرات ارباب علم وفضل، متقی اور راسخ العقیدہ تھے۔خود حضرت شیخ داؤد کے بقول اِن حضرات میں اگر بعض عالم تھے تو بعض عارف بھی۔ اِن کی زندگی توکل وقناعت اور نفس کشی میں بسر ہوئی۔(۱)

حضرت شیخ داؤد کے پانچویں جد سید تقی الدین احمد، دیار عرب سے کرمان تشریف لائے اور یہیں آباد ہوگئے۔ اِن کے بعد اِن کے بیٹے حضرت صفی الدین آدم جانشین مقرر ہوئے۔جوہر خاص وعام کی توجہ کا مرکز بنے۔تصوف پر اُن کی کتاب ''روضتہ الاثمار وجواھر الاسرار'' کرمان میں بہت معروف ہوئی۔(۲)

حضرت صفی الدین آدم کے بعد اُن کے بیٹے میر سید فیض اللہ جانشین بنے۔میر سید فیض اللہ کے ایک ہی بیٹے تھے جنکا نام سید محمد اور لقب ''مبارک'' تھا۔۷۹۸ء میں جب شاہِ کرمان میران شاہ کرمان کو ترکمانوں سے شکست ہوئی تو ترکمانوں نے کرمان میں بہت لوٹ مار کی۔جس کے باعث وہاں کے خاص وعام کو ہجرت کرنا پڑی۔اس سانحے میں سید میر فیض اللہ اور سید محمد مبارک بھی ہجرت کر کے ہندوستان تشریف لے آئے اور نواحِ ملتان میں سکونت اختیار کر لی۔(۳)

حضرت سید محمد مبارک کے تین بیٹے تھے

۱۔سید فتح اللہ

۲۔سید محمد ہارون

۳۔سید الہ داد

Marfat.com

ان فتح اللہ کے آگے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی (۵)

(۱) سید رحمت اللہ (۲) حضرت شیخ سید داؤد اور خوند بی بی (۶)

ولادت

حضرت سید محمد مبارک اپنی بہو (والدہ شیخ داؤد) کی عزت وتکریم کرتے۔ باقی دونوں بہوؤں نے جب اس بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا:

''میں اِس کی تعظیم وتکریم کیوں نہ کروں کہ اس کا شکم دنیا کو منور کرنے والے ایک ایسے آفتاب کی جائے طلوع ہے جس کے نور سے ہمارا خاندان دنیا میں قیامت تک منور ومفتخر رہے گا''۔(۷)

آپ ۲۷ رمضان المبارک ۹۱۹ھ/ ۱۵۱۴ء (۸) کو بمقام سیت پور میں پیدا ہوئے۔(۹)

شجرہِ نسب

شیخ سید داؤد ابن سید فتح اللہ ابن سید محمد مبارک ابن سید فیض اللہ ابن سید صفی الدین آدم ابن سید تقی الدین احمد ابن سید عبد المجید ابن سید عبد الحفیظ ابن سید عبد الرشید ابن سید ابو القائم ابن سید ابو المکارم ابن سید ابو المحاسن ابن سید ابول الفیض ابن سید ابو الفضل ابن سید عبد الباقی ابن ابو المعالی محمد ابن سید ابو الواھب ابن سید ابو الحیات ابن سید محمد ابن سید محمد ماہ ابن سید شاہ محمد میر ابن سید مسعود ابن سید محمود ابن سید ابو الاحد ابن سید داؤد ابن سید ابو ابراہیم ابن سید محمد اعرجی ابن سید موسیٰ مبرقع ابن امام محمد تقی ابن امام علی موسیٰ رضا۔(۱۰)

Marfat.com

ابتدائی حالات وحصولِ علم

شیخ کے والد حضرت کی پیدائش سے چھ ماہ قبل ہی وفات پا گئے تھے۔(۱۱) لہٰذا آپ کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری آپکی والدہ محترمہ (۱۲) اور برادر اکبر شیخ رحمت اللہ کے کاندھوں پر آن پڑی۔ ابھی حضرت کی عمر چند ہی سال تھی کہ سلطان حسین نے ملتان کا محاصرہ کرلیا۔ حالات کو ناموافق دیکھتے ہوئے آپکی والدہ نے اپنے دونوں بیٹوں اور بیٹی کے ہمراہ ستگھرا کی طرف ہجرت کا قصد کیا اور میرچا کر بلوچ کے ڈیرے میں جا کر سکونت اختیار کی۔(۱۳) یہاں کچھ عرصہ قیام کرنے کے بعد حضرت شیخ حصولِ علم کی طرف متوجہ ہوئے۔

شیخ داؤد بچپن سے ہی کھیل کود سے دور رہتے۔ اگر کبھی تفریح کی خاطر کھیلنے جاتے تو حیران رہ جاتے تھے اور کہتے کہ مجھے ان لڑکوں کے چہرے نوچے ہوئے ان کے جسم خون آلود اور کھال ادھڑی ہوئی نظر آتی ہے۔ بعض مجھے یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے اُن کے سر نہیں ہیں۔(۱۴)

حضرت شیخ داؤد نے مختلف علماء سے علم حاصل کیا۔ ستگھرا ہجرت کے بعد حصولِ علم کی غرض سے شہر دیپالپور میں تشریف لائے اور یہاں اپنے وقت کے معروف عالم شیخ بایزید کے حلقہ درس میں شامل ہوئے اور چھ ماہ تک شہر دیپالپور میں تحصیلِ علم میں مشغول رہے۔ لیکن وہاں جمعیت خاطر کی کوئی صورت نہ بنی۔(۱۵) پھر ایک عزیز کی ترغیب پر بصیر پور تشریف لے گئے اور حفظِ قرآن میں مشغول ہوئے۔ بصیر پور کے لوگ حضرت شیخ اور انکے برادرِ اکبر شیخ رحمت اللہ سے بہت متاثر ہوئے (۱۶) اور خصوصی اہمیت دینے لگے۔ یہاں سے حضرت شیخ داؤد لاہور مزید حصولِ علم کی غرض سے چلے گئے۔

لاہور میں جس کسی کو کسی علم میں ماہر دیکھتے اس سے وہ علم حاصل کرتے چنانچہ جو علوم

Marfat.com

اہلِ ایران سے مخصوص ہیں وہ میر محمد باقر سے حاصل کیے، اور کچھ دوسرے ایرانی علماء سے کشاف اوراحمد صغیر پڑھی۔(۱۷) لاہور میں اس زمانے کے مشور فقیہ ملا سید موسیٰ تھے۔حضرت شیخ مسائل دین کی باریکیوں کے حل اور مجتہدین کے مقاصد کی تنقیح کے لیے اُن کے گھر جایا کرتے تھے۔(۱۸)

لاہور میں ہی حضرت شیخ کے ایک اور استاد ملا محمد اسماعیل اچہ تھے جو مولانا جامی کے شاگرد تھے(۱۹) حضرت شیخ بچپن ہی میں شرح اصفہانی ایسی اچھی طرح پڑھتے کہ آپ کے ہم سبق آپ کی جودتِ طبع اور صفاءِ ذہین سے محوِ حیرت ہوتے۔مولانا اسماعیل اچہ کہا کرتے تھے کہ ''جس طرح ہم مولانا جامی کے دیدار پر فخر کرتے ہیں اسی طرح عنقریب یہ جوان ایسا مرتبہ پائے گا کہ لوگ تیمن وتبرک کی خاطر اس کا دیدار کریں گے اور اِس کے انفاسِ شریفہ سے فائدہ اُٹھائیں گے۔(۲۰)

اسباب رجوع الیٰ اللہ

ایک مرتبہ ایک اہل تشیع عالم ایران سے آیا اور حاکمِ لاہور سے کہا کہ کوئی عالم میرے ساتھ مناظرہ کرے۔چنانچہ لاہور کے علماء کے علاوہ حضرت شیخ کے استاد شیخ بایزید دیپالپوری کو بھی طلب کرنے کا فرمان جاری ہوا۔شیخ بایزید حاکمِ لاہور کے دربار پہنچے اور اُسی ملا سے موضوع دریافت کیا، اس نے کہا ''اصولِ فقہ''۔حاکمِ لاہور نے مناظرے کی تیاری کے لیے چار روز دیئے۔شیخ بایزید نے اپنی جائے قیام پر پہنچتے ہی حضرت شیخ کو بلایا اور اپنا نسخہ شرح اصفہانی حضرت کے حوالے کیا کہ مطالعہ کر کے میری جانب سے آپ بحث میں حصہ لیں۔نہ چاہتے ہوئے بھی حضرت نے کتاب لی اور باغ میں جا کر مطالعہ میں مصروف ہوگئے کہ عصر کے وقت اچانک

Marfat.com

ایک مجذوب حضرت کے پاس سے گزرا اور حضرت شیخ کو کتاب میں مستغرق دیکھ کر بولا ''سبحان اللہ این جوان برائے چہ خلقت شدہ و بغفلت چہ شیوہ پیش گرفتہ میگردد'' ترجمہ : سبحان اللہ! یہ جوان پیدا کس لیے ہوا اور غفلت کی بناء پر کس کام کو اختیار کئے ہوئے ہے۔

یہ سن کر حضرت شیخ کے اندر آگ لگ گئی۔ شام کو جب شیخ بایزید نے پوچھا کہ خوب تیاری کرلی تو کہا نہیں بلکہ پہلے جو کچھ ذہن میں تھا وہ بھی نہیں رہا۔ پھر انہیں سارا واقعہ سنایا اور زار و قطار رونے لگ گئے۔ (۲۱)

حقیقت میں حضرت شیخ داؤد کا دل دورانِ طالب علمی ہی دنیا و اہلِ دنیا سے متنفر ہو چکا تھا۔ خود فرماتے ہیں کہ بصیر پور کے قریب ندی تھی اور اُس کے گرداگرد قبرستان تھا۔ میں وہاں رات کو جایا کرتا اور لوگوں کے جنازے کفن میں لپٹے ہوئے دیکھتا۔ جس سے میرے دل کو دکھ پہنچتا۔ یہ حالت دیکھ کر میرا دل دنیا اور اہلِ دنیا سے سرد اور افسردہ ہوتا چلا گیا۔ (۲۲)

عبادت وریاضت

حضرت شیخ داؤد نے بچپن ہی سے طریقہ زہد و عبادت اختیار کرلیا تھا۔ (۲۳) مگر مجذوب والے واقعہ کے بعد حضرت شیخ مکمل طور پر عبادت و ریاضت کی طرف متوجہ ہو گئے تھے اور آپ نے سلوک میں بے انتہاء مجاہدے اور ریاضتیں کیں۔ (۲۴) شام سے صبح تک عبادت میں مصروف رہتے۔ رات کو کبھی نہ سوتے تھے اور عبادت کا یہ حال تھا کہ تمام رات کبھی قیام، کبھی رکوع، کبھی سجود اور کبھی قعدہ میں گزر جاتی۔ (۲۵) حضرت کے اصحاب میں سے کسی نے عرض کیا کہ طویل راتیں آپ ایک ہی حالت میں کس طرح بسر کرتے ہیں تو حضرت نے فرمایا ''رات کی قدر اِس سے کمتر ہے کہ اس میں ایک قیام اور ایک رکوع دلی خواہش کے مطابق ادا کیا جا سکے۔ کاش کہ

Marfat.com

ازل کو ابد سے ملا دیں اور پھر اِس سے طویل دامن رات بنائیں۔ شاہد اِس میں دلی مراد کے مطابق قیام اور رکوع میسر آئے۔(۲۶)

حضرت اکثر غلبۂ حال سے بے خود ہو کر اِس جگہ جہاں اب شیر گڑھ ہے پہلے جنگل تھا اور جنگلی جانوروں سے بھرا ہوا تھا۔ درندوں اور جنگلی جانوروں کے خوف سے کوئی بھی اِس جنگل میں نہیں جاتا تھا۔ ننگے سر و پا نکل جاتے اور کئی کئی دن وہاں گزارتے۔(۲۷)
حضرت شیخ عرصہ دراز موہنوال کے صحرا میں بحالتِ سکر ننگے پاؤں گھومتے رہے(۲۸) اکثر اوقات چھ چھ ماہ طے کہ روزے رکھتے (۲۹) اور افطار جو ساک کے بیجوں سے کرتے۔ اگر یہ میسر نہ ہوتے تو ایک ہرنی آتی اور دودھ دے کر چلی جاتی جس کو نوش فرماتے۔(۳۰) باوجود غلبۂ حالت کے جب بھی نماز کا وقت آتا حضرت شیخ نماز فرض اور سنتیں ادا فرماتے اور پھر حضرت پر وہی حالت طاری ہو جاتی۔(۳۱) حضرت شیخ کے اندر عشقِ الٰہی کی اتنی آگ لگی تھی کہ بعض اوقات حضرت کی آہ سے ہی پودے اور گھاس جل جاتی تھی۔(۳۲) کبھی کبھار حضرت پاک پتن بابا فرید کے مزار پر حاضری دیتے اور انکے فیض سے مستفیض ہوتے۔(۳۳)

سبقت

حضرت شیخ داؤد نے روحانی فیض بطریق اویسی حضور غوث الثقلین سے حاصل کیا۔(۳۴) غوثِ اعظم سے ایسی باطنی مناسبت پیدا ہوگئی کہ عالمِ مراقبہ میں جو کچھ سوال کرتے اس کا جواب آپ کو مل جاتا۔(۳۵) ایک مرتبہ حضرت شیخ لاہور سے نکلے اور چند چلے کاٹنے کے بعد بغداد کا رخ کیا۔ خود فرماتے ہیں کہ ابھی میں ملتان بھی نہ پہنچا تھا کہ شیخ بہاؤالدین زکریا کی روح حاضر ہوئی اور مجھے واپسی کا کہا۔ اسی اثناء میں حضور غوث الثقلین ظاہر ہوئے اور انہوں نے فرمایا" بابا

Marfat.com

نیت تو قبول افتاد۔ احتیاج نیست کہ رنج راہ وتصدیع منازل بکشے من خود ہر ساعت ہمراہ توام و در باطن کار تو بحکم حق تعالیٰ ساختہ ام و بحسب تحقیق نسبت انابت بظاہر باید (۳۶) کہ ہمیں جا بفرزند مخدوم شیخ حامد بیعت کن۔ و فرقہ و مقراض بگیر"

ترجمہ: بابا تیری نیت قبول ہوگئی۔ ضرورت نہیں ہے کہ تو راستے اور منزلوں کی صعوبتیں اُٹھائے۔ میں ہر ساعت تیرے ساتھ ہوں اور حق تعالیٰ کے حکم سے میں نے (تیرے باطن کا) کام بنا دیا ہے اور ظاہر کے لیے چاہئے کہ تو میرے بیٹے مخدوم شیخ حامد (گیلانی) کی بیعت کر اور خرقہ و مقراض لے لے"

چنانچہ اسی وقت ملتان کے راستے سے لوٹتے ہوئے ستگھرا آیا اور حضرت مخدوم حامد گیلانی کی خدمت میں پہنچا اور کہا کہ مجھے مرید کر لیں اور مقراض (۳۷) و خرقہ جلد عنایت فرمائیں تو حضرت مخدوم حامد نے تبسم کرتے ہوئے فرمایا "ہم تمھاری محبت کے بہت ہی مشتاق تھے (عظیم مشتاق صحبتِ شما بودیم) تھوڑی دیر آرام کرلو مضطرب کس لیے ہو تو شیخ داؤد نے کہا تو من بحکم حضرت غوث الثقلین پیش شما آمد" میں تو غوث الثقلین کے حکم سے آپ کے پاس آیا ہوں۔ خود ہی نہیں کہہ رہا جو مجھے جستجو ہو۔ "واینک حضرت غوثِ اعظم بر سر شما استادہ اند بہ بینید" یہ دیکھو آپ کے سر کے اوپر حضورِ غوثِ اعظم کھڑے ہیں حضرت نے اپنی آنکھوں سے حضورِ غوثِ اعظم کو دیکھا اور بہت ہی مسرور اور شادماں ہوئے اور اٹھ کر مقراض اور پیراہن لائے اور حضرت شیخ کو عنایت فرمایا۔ (۳۸)

قیامِ خانقاہ

حضرت شیخ داؤد نے ابتدائے سلوک کے تقریباً 20 سال گمنامی اور خلوت میں

Marfat.com

گزارے (۳۹) حضرت غوث الاعظم نے آپکو حکم دیا کہ اب اپنے لیے کوئی جگہ اور خانقاہ مقرر کر اور لوگوں کی رشد و ہدایت کی طرف متوجہ ہو۔ پہلے پہل آپ نے تامل کیا۔ پھر دوبارہ حکم ہوا اور وہ جگہ جہاں اب آپ کا دربار ہے مقرر ہوئی۔ (۴۰) تو آپ نے خانقا اور مسجد تعمیر کروائی اور سلسلہ قادریہ کو رواج دیا۔

حضرت شیخ فرماتے ہیں "اِس جگہ جہاں مسجد و خانقا تعمیر ہوئی ہے ماضی میں یہاں بہت بڑا بت خانہ تھا اور دنیا بھر کے بت پرست پوجا کے لیے آیا کرتے تھے۔ خدا کی قدرت کبھی تو بت خانہ میں کعبہ تعمیر کردے اور کبھی کعبے میں بت آراستہ کردے۔ (۴۱)

عوام کی اصلاح

حضرت شیخ داؤد کرمانی بہت پابندِ شریعت تھے اور کوئی امر خلافِ حدیث شریف آپ سے صادر نہ ہوتا۔ (۴۲) تحصیلِ علم کے بعد اوامر و نواہی کے احکام کی تبلیغ اور بندگانِ خدا کی خیر خواہی کے کام انجام دینے کی خاطر تمام دن شہر میں پھرتے اور جہاں کہیں ڈھول ڈھمکا اور لہو و لعب کے اسباب تیز آلات نشہ دیکھتے اپنے ہاتھوں سے توڑ ڈالتے۔ حضرت شیخ کی تبلیغ و اصلاح اتنی بابرکت اور پراثر ہوتی کہ جیسے ایک مرتبہ بُرے کاموں سے منع فرماتے وہ پھر کبھی ان کاموں کے قریب نہ پھٹکتا۔ حضرت کا احتساب اس حد تک پہنچ گیا کہ ارباب جاہ و مرتبہ بھی حضرت شیخ سے بچ نہ پاتے۔ (۴۳)

بدایونی جب حضرت شیخ سے ملاقات کرنے انکے پاس حاضر ہوا تو واپسی کے متعلق لکھتا ہے کہ حضرت نے مجھے ایک کلاہ مبارک عنایت کی اور حکم دیا کہ "میری جانب سے اپنے گھر میں نیابت کرو۔ میرا طریق یہی ہے۔ پھر آپ نے میرے متعلقین کے لیے اپنے گھر سے ایک دوپٹہ

Marfat.com

اور رومال منگا کر عنایت کیا۔(۴۴) اِس بات پر تبصرہ کرتے ہوئے مولوی محمد شفیع لکھتے ہیں ''قوم کی اصلاح کا آغاز افراد اور اُن کے گھرانوں کی اصلاح سے ہوتا ہے۔ فرد اپنے گھر میں اپنے شیخ کا نائب ہو کر اصلاح کو جاری کرے تو اِس سے بہتر تدبیر اصلاحِ قوم کی تصور میں بھی نہیں آسکتی۔(۴۵) غوثی شطاری لکھتا ہے

''آپ کا دم موثر تھا اور نفس میں قوتِ آخذہ تھی۔ بہت سے قسی القلب سیاہ باطن لوگ آپکی رہنمائی کی بدولت نفسانیت کے تیرہ و تاریک مکان سے نکل کر روحانی نور آباد میں پہنچ گئے اور بہت سے سعید استعداد والے اصحاب آپکی ملازمت میں رہ کر سفلی منازل سے علوی مقامات کو ترقی کر گئے۔(۴۶)

شیخ قطب عالم (جو اس زمانے کے مشہور چشتی بزرگ تھے) فرمایا کرتے تھے کہ جب میں حضرت کے پاس گیا تو آپ کو جذبہ عشق اور غلبہ حق کی حالت میں وعظ و نصیحت کرتے پایا۔ ایک بار میرے دل میں خیال آیا کہ آپ طریقہ مہدویہ کے پیروکار ہیں۔ حضرت نے فوراً سر اٹھا کر فرمایا ''فرقہ مہدویہ ایک گمراہ فرقہ ہے اور ان کے سلسلے کو رسول اکرم ﷺ سے کوئی نسبت حاصل نہیں'' اس کے بعد فرمایا کہ ذکر کا ادنیٰ درجہ سماعِ نفس ہے۔(۴۷)

کثرتِ ہجوم

حضرت شیخ داؤد خلوت پسند تھے۔ کثرتِ ہجوم کو ناپسند کرتے تھے۔ اکثر و بیشتر کثرتِ ہجوم کے باعث مجلس سے اُٹھ کر جنگلوں اور صحراؤں میں نکل جاتے۔ حالت غیر ہو جاتی اور کئی کئی دن وہاں بسر کرتے۔(۴۸) بعض اوقات لوگوں کو مختلف طریقوں سے اپنے سے دور کرنے کی کوشش کرتے اِس کے باوجود حضرت شیخ کے پاس اِس قدر مخلوقِ خدا کا ہجوم ہو جاتا کہ خلقت شہر میں نہ

Marfat.com

سماتی۔ کثرتِ ہجوم کے باعث بعض اوقات حضرت کو شہر سے باہر چوبارے میں منتقل ہونا پڑتا کہ خلقت شہر میں نہ سماتی تھی۔ (۴۹)

تبلیغِ اسلام، ہندوؤں کو مسلمان کرنا

حضرت شیخ داؤد کے وعظ و تبلیغ سے ہزاروں لوگ مسلمان ہوتے۔ لیکن خود حضرت کے اپنے دعوے کے مطابق جو قبائل جزوی یا کلی طور پر آپ کے مرید ہوئے اور حضرت ہی کی وساطت سے حلقہ بگوش اسلام ہوئے اُن میں ورک، چھٹے، تارڑ، ہنجرا، دہوتار، چیمے، وڑائچ، گرہائے، مان، سانسی، باجوئے، بسرا، گھمن، کاہلوں، گرہائے، ساہی، سندھو، ہان، اراڑ، ھتیانے، کولاہ کے مجھیانے، مردانے بلوچ اور بعض دوسرے قبائل شامل ہیں۔ (۵۰) اِس کی تصدیق بدایونی کی اِس بات سے بھی ہوتی ہے کہ وہ لکھتا ہے

"میں وہاں (حضرت شیخ داؤد کے پاس) چند دن مقیم رہا۔ اِس دوران کوئی دن ایسا نہیں جاتا تھا جس میں کہ سوسو پچاس پچاس ہندو اپنے گھرانوں سمیت آ کر اسلام قبول نہ کرتے ہوں۔ آپ کی شخصیت کی وجہ سے مجھے تو اِس شہر کے درودیوار شجر و حجر تک تسبیح و ذکر کرتے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ (۵۱)

مخالفت، گوالیار طلبی

شیخ داؤد کے وقت سلیم شاہ سوری کی حکومت قائم تھی اور ملا مخدوم الملک عبداللہ سلطان پوری ردِ بدعت کا درہ ہاتھ میں لیے مصروفِ کار تھے۔ (۵۲) حاسدوں نے حسد کی بناء پر آپ سے غلط

Marfat.com

باتیں منسوب کیں۔جس پر سلیم شاہ نے گوالیار سے حضرت کی طلبی کے لیے فرمان جاری کیا۔حضرت تنہا ایک دوخادموں کے(۵۳) ساتھ گوالیارتشریف لے گئے۔سلیم شاہ نے گوالیار سے نکل کرنہایت عزت واحترام کے ساتھ آپ سے ملاقات کی۔یہ دیکھ کرفتنہ پروروں کے ہوش اڑ گئے اور وہ اِدھر اُدھر کھسک گئے۔مخدوم الملک نے کہا''یہ جھوٹ بولنے والے آدمی نہیں'' کچھ گفتگو کے بعد حضرت نے دریافت کیا''ہم فقراء کوطلب کرنے کا آخر سبب کیا تھا'' مخدوم الملک نے کہا''ہم نے سنا تھا کہ آپ کے مرید ذکر کرتے وقت یا داؤد یا داؤد کا نعرہ لگاتے ہیں''حضرت نے جواب دیا'' یہ سننے والے کی غلط فہمی ہے۔میرے مرید یا ودودُ یا ودودُ کا ذکر کرتے ہیں'' مخدوم الملک کے ساتھ حضرت کی ایک دن اور ایک رات نشست رہی۔آپ نے اُسے حقائق ومعارف کی باتیں بتائیں اور چند نصیحتیں کیں۔وہ نہایت متاثر ہوا اور آپ کو پورے اعزاز واکرام کے ساتھ رخصت کیا۔(۵۴)

ایک مرتبہ شہر دیپالپور کے علماء آپ کے خلاف اکٹھے ہو گئے۔حضرت دیپالپور میں جمعہ کی نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔جب آپ بغرضِ نماز دیپالپور میں پہنچے تو بعد نمازِ جمعہ تمام علماء اکٹھے ہو گئے جن میں آپ کے استاد زادے شیخ احمد بن بایزید بھی شامل تھے اور آپ سے مختلف اختلافی مسائل فقہ پر گفتگو کرنی شروع کر دی۔حضرت نے اُن سب کے ایسے تسلی بخش جواب دیئے کہ وہ سب حیران و پریشان ایک دوسرے کو دیکھنے لگ گئے۔(۵۵)

پرگنہ بھوج کا جاگیردار میر سید علی اکثر وبیشتر حضرت کے خادموں سے الجھتا رہتا تھا۔ایک مرتبہ خراسان سے کچھ قلندر سیاحت کی غرض سے ہندوستان آئے میر مذکور نے اُنکی خوب دل جوئی مہمانداری کی اور حضرت کے خلاف انہیں خوب للکارا اور کہا اگر حضرت کے قتل کا سامان ہو جائے تو یہ خاندانِ حضرت علی کے محبین پر قیامت تک بہت بڑا احسان ہوگا۔قلندر میر کی

Marfat.com

باتوں میں آگئے اور مسلح ہو کر شہر کے باہر گھاٹ لگا کر بیٹھ گئے۔حضرت، شاہ ابوالمعالی لاہوری کے ساتھ گھر سے نکلے اور شہر سے باہر چوبارے میں جا کر مراقبہ میں بیٹھ گئے۔قلندر حملہ کرنے کی غرض سے جوں ہی قریب آئے حضرت کی ہیبت سے لرز اُٹھے۔حضرت شیخ نے شاہ ابوالمعالی سے فرمایا "درویشوں کو درگاہ میں لے جا اور انکی طبیعت کے موافق انہیں کھانا پیش کرو اور دوسری چیزیں بھی جو اِن کے لیے ضروری ہیں۔کیونکہ یہ ہمارے مہمان ہیں۔رات بسر کر کے صبح سویرے شرمساری کی وجہ سے چلے گئے۔(۵۶)

دریادلی وسخاوت

ایک مرتبہ بے شمار مخلوق جمع ہوگئی اور مریدین قطار باندھے حضرت کے دیدار کے لیے کھڑے تھے اور نقد وجنس کی صورت میں حضرت کے سامنے نذرانوں کے انبار لگے تھے۔اِسی اثناء میں حضرت کے ذہین میں یہ بات ڈالی گئی کہ تو اِس دنیا کی دولت اور فانی مال کی طرف متوجہ ومشغول ہو کر شیفتہ ومغرور ہو گیا اور مشاہدہِ الٰہی سے محروم ہو گیا ہے۔حضرت فوراً جوش میں آگئے اور بہت مضطرب ہوئے۔حجام کو بلوایا اور آدھا سر منڈوا دیا پھر فرمایا شہر کے لڑکوں کو جمع کرو تا کہ وہ میری اِس حالت کا مذاق اڑائیں اور تذلیل کا ایسا سامان کریں کہ کسی دیوانے کے ساتھ بھی ایسا نہ کیا گیا ہو۔شاید اِس غفلت کی پلیدی کا کفارہ ادا اور رعونت کے وبال کا تدارک ہو سکے اور ایسا ہی کیا گیا۔(۵۷)

نقد وجنس وغیرہ جو کچھ بھی نذر نیاز کے طور پر آتا متولی کے سپرد کر دیا جاتا تا کہ وہ لنگر خانہ اور یتیموں مسکینوں کی ضروریات پر خرچ کر لے۔جمعہ کے دن خود دولتخانہ آتے اور وہاں جو کچھ بھی نقدی وجنس اور کپڑا وغیرہ ہوتا اسے لوٹ لینے کا حکم دیتے اور کوئی چیز بھی پیچھے نہ رہنے

Marfat.com

دیتے۔ اگر کبھی متولی موجود نہ ہوتا اور لنگر خانہ کی چابی بھی پاس نہ ہوتی تو قفل ساز کو بلا کر قفل تڑواتے اور تمام نقد و جنس حتیٰ کہ جڑی بوٹیاں اور دوائیں تک لٹا دیتے۔ ایک قطعہ زمین خرید کر اس میں دو چرخیوں والا کنواں بنا دیا تھا۔ جہاں سے مجاور اور مسافر پانی پیتے اور اِس کنویں سے متعلق زمین کو پورے اہتمام سے کاشت کرتے۔ کسانوں کو ہل چلانے اور بیج بونے کے طریقے خود سیکھاتے اور کاشت کرنے، فصل کاٹنے اور فصل اُٹھانے کے مواقع پر حضرت ہر صورت خود موجود ہوتے اور وہاں جس قدر غلہ پیدا ہوتا وہ سب کا سب مستحقین، عزیزوں اور سفید پوش عیال داروں میں تقسیم کر دیتے۔ اِس میں سے کبھی ایک دانہ بھی خانقاہ، گھر اور لنگر میں نہ بھیجتے۔(۵۸)

اگر کبھی حضرت اچانک کسی عذر سے یا کسی ارادے سے اندر جاتے اور نذر و نیاز آجاتی تو اسے مسواک کی لکڑی یا عصاء سے الگ الگ کر کے ہر مستحق کو دے دیتے۔ اپنے ہاتھ سے اُسے قطعاً نہ چھوتے۔ اگر سو اشرفی یا ہزار تنکہ اور روپیہ نذر کے طور پر پہنچتا تو اس میں سے کبھی ایک تنکہ بھی اپنے بال بچوں کو نہ دیتے تمام رقم مستحقین صلہ رحم اور رہ نشین مساکین میں بانٹ دیتے یا پھر لنگر کے متولی کے پاس بھیج دیتے تا کہ وہ اسے لنگر خانے کے مصرف میں لے آئے۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ نقدی وغیرہ اپنے فرزندوں کے ہاتھ میں دی ہو۔ وہاں جب کوئی پھلی یا تازہ میوہ وغیرہ آتا تو وہ اولاد کو بھی دیتے تھے۔(۵۹)

ایک روز حضرت شیخ داؤد نے اپنی زوجہ محترمہ سے فرمایا کہ آج رات میں نے عبادت میں لذت نہیں پائی اور کما حقہ حضوری اور جمعیت میسر نہیں آئی۔ نہیں معلوم اِس کا سبب کیا ہے۔ ممکن ہے اِس کمرے میں دنیا کی کوئی متاع پڑی ہو۔ جب تلاش کی گئی اور مصلّے کو جھاڑا گیا تو ایک تنکہ ملا۔ جو تقسیم کرتے وقت کہیں چھپا رہ گیا تھا۔ جب حضرت کو وہ سکہ دیکھایا گیا تو

Marfat.com

فرمانے لگے ''رات اِس کی وجہ سے میں ''صفائے وقت'' سے محروم رہا ہوں۔ اپنے ذہین میں یہ نہ تھا لیکن پھر بھی اس کی نحوست کی تاثیر اِس قدر سرایت کر گئی۔(۶۰) حضرت شیخ کی دریا دلی وسخاوت کو بدایونی اپنے الفاظ میں اِس طرح بیان کرتا ہے

''حضرت نہایت ایثار پیشہ اور فیاض دست تھے۔ ہر سال ایک بار (۶۱) یا دو بار اپنا سارا نقد و مال جو ہدیوں اور نذرانوں میں جمع ہو جاتا تھا راہِ خدا میں لٹا دیتے تھے۔ اپنی بیوی کے ساتھ اپنے سکونتی حجرہ میں اِس حال میں رہتے تھے کہ بجز مٹی کے پیالے اور پرانے بوریے کے کچھ اور باقی نہ رہتا تھا۔ جب بھی ان کے پاس روپیہ جمع ہو جاتا اِسی طرح خیرات کر دیتے (۶۲)۔

لنگر

حضرت شیخ داؤد کے لنگر خانے سے کثیر مخلوق فائدہ اُٹھاتی تھی دریا دلی اور کشادہ دستی کے باوجود حضرت غوث اعظم کے یومِ ولادت اور عرس کے موقع پر حضرت کی خانقاہ کے لنگر سے تقریباً ایک لاکھ زائرین کیا خاص اور کیا عام سبھی کو کھانے پینے کی اشیاء دی جاتی تھیں۔(۶۳) لنگر خانے پر ہر کسی کو اس کی حیثیت و مراتب کے مطابق لنگر دیا جاتا تھا۔ کسی کو چاول اور گوشت تو کسی کو دال اور روٹی اور کسی کو جوار کا دلیہ، کسی کے پوچھنے پر اس حکمت کو حضرت نے بیان کرتے ہوئے فرمایا اے عزیز! مجھ پر اللہ کی سنت جاری ہے۔ مخلوق کے ہر طبقے کی قسمت اور اسکا رزق الگ الگ ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی بخششیں وعطاء کے خوان سے ہر بندے کو اس کے احوال واوضاع کے مطابق رزق عطا کرتا ہے۔ سو اھلِ تمیز کے لیے لازم ہے کہ کھانا مہمان کی وضع کے مناسب اور اس کی غذا و خوراک کے موافق پیش کیا جائے۔ اگر ایسا کھانا نہ دیا جائے تو ذرا سوچو

Marfat.com

کہ تمھیں جو کی خشک روٹی دی جائے تو تم کھا نہ سکو گئے اور نہ وہ تمھارے خلق سے نیچے اترے گی۔جس کے نتیجے میں تم پیٹھ پیچھے میزبان کی مذمت کرو گئے اور یوں گہنگار ہو گئے اور اگر عوام الناس کو چرب وشیریں اور لذیز کھانے کھلائیں جائیں جو انہوں نے زندگی بھر نہ کھائے ہوں تو اِس قسم کے نفیس کھانوں کی آرزو اُنھیں اذیت وتکلیف میں مبتلا رکھے گئی۔(۶۴)
ایک روز کھانا کھاتے وقت حضرت نے دیکھا کہ دستر خوان پر پیچھے ایک شخص تنہا کھانا کھا رہا ہے۔معلوم کرنے پر پتہ چلا کہ اس کا تعلق گوّیوں کی جماعت سے ہے اور کوئی شخص اس کے پاس حقارت کے باعث نہیں بیٹھا۔حضرت نے اسے مخاطب کر کے فرمایا"اے عبداللہ! یہ لوگ تیرے ساتھ کھانا کھانے کو اچھا نہیں سمجھتے تو اپنے برتن اُٹھا اور میرے پاس آجا ہم دونوں مل کر کھاتے ہیں"۔(۶۵) مہمانوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتے وقت حضرت دستر خوان خود بچھاتے اور ہر کسی کو اس کی کفایت کے مطابق کھانا دیتے۔چنانچہ ہر شخص کو دو"نیم آثاری" روٹیاں اور سالن کی ایک قاب دو آدمیوں کے سامنے رکھتے تھے۔(۶۶)

خوراک

آخری ایام میں حضرت شیخ داؤد کے کھانے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک"آثارِ اکبری" کے وزن کے برابر گندم کی چار روٹیاں خمیر کر کے پکائی جاتیں پھر انہیں دیسی گھی لگا کر مٹی کی الگنی میں پیش کیا جاتا۔ان میں سے ایک حاضرین کو عطا کر دیتے، دو روٹیاں اصحاب کو بھجوا دیتے اور چوتھی کا ایک حصہ بلی کے آگے ڈال دیتے۔تین حصے خربوزے کے موسم میں دو تین میٹھی پھانکوں کے ساتھ کھا لیتے وگرنہ گوشت کے شوربے میں ڈبو کر اور نرم کر کے تناول فرماتے۔(۶۷)

Marfat.com

حلیہ مبارک

حضرت کا بدن چھریرا، قد معتدل تھا۔ اعضاء متناسب، رنگ گندمی، گھنے آبرو تھے۔ ریش مبارک کسی حد تک سرخی مائل تھی۔ (۶۸) بقول بدایونی میں نے حضرت کے جمال میں ایسا حسن پایا کہ کسی صاحبِ حسن کو اِس سے نسبت نہیں دی جاسکتی۔ گفتگو کرتے ہوئے اور مسکراتے ہوئے آپ کے دانتوں سے نور برستا معلوم ہوتا تھا۔ جس سے دل کی تاریکی چھٹ جاتی تھی۔ (۶۹) حضرت شیخ عبد السلام (۷۰) فرماتے ہیں "میں اپنے چچا اور دیگر عزیزوں کے ہمراہ دارالسلطنت کی طرف جا رہا تھا۔ ہمارا پہلا پڑاؤ حضرت کی خانقاہ میں ہوا۔ حضرت مہمان نوازی کی رسم کے مطابق میرے چچا سے ملاقات کے لیے تشریف لائے۔ اِس وقت میری عمر تیرہ برس سے زیادہ نہ تھی۔ میں تو حضرت کے بے مثال جمال میں کھو گیا خاص طور پر حضرت کے اُٹھتے وقت اور جوتا پہنتے وقت میں نے نظریں پاؤں پر جما دیں جو لطافت اور نزاکت میں نے خدت کی ایڑی میں دیکھی ویسی کسی صاحبِ حسن و جمال کے رخساروں میں اب تک نہیں دیکھی۔ (۷۱)

خصائص

حضرت اپنی مجلس میں ایسے حیران و پریشان گھبرائے ہوئے بیٹھتے تھے کہ گویا کوئی چیز گم ہوگئی ہے۔ کبھی فرماتے عراق کی جانب سے جو ہوا آتی ہے نفحہ نفحاتِ الٰہی سے اس کے ہمراہ ہوتے ہیں۔ اکثر جانب عراق بوجہ عشقِ غوثِ اعظم متوجہ و منتظر رہتے۔ (۷۲)

حضرت بحث و مباحثہ کو ناپسند کرتے تھے اور وقت کا ضیاع سمجھتے تھے حتیٰ الامکان اس سے بچتے تھے۔ (۷۳) حضرت فصوص الحکم کا درس دیتے تھے۔ ایک مرتبہ درس میں شریک جماعت علماء

Marfat.com

میں ایک عالم نے کہا فقہاء متفقہ طور پر اس کتاب کے منکر ہیں لیکن آپ کی بدیع بیان زبان ہے۔ جو کچھ بیان ہوا وہ تو اصولِ دین اور مایہ حق و یقین تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ ''اِس عمدہ کتاب کو کسی نے اس طرح سمجھا تو اِس نے اِس طرح (۷۴) جانا۔ حقیقت میں انکار اور اعتراف ہر کسی کے اپنے فہم و شعور کی بنا پر ہے۔ وگرنہ یہ کتاب تمام معارف کی اصل اور حقائق کی بنیاد ہے۔(۷۵)

حضرت کی عادت تھی کہ حضرت متکبر اور جابر کی طرف کبھی توجہ نہیں کیا کرتے تھے۔(۷۶)

شبِ بیداری

حضرت کی عادت تھی کہ آدھی رات کے وقت خانقاہ کی طرف تشریف لے جاتے اور اکثر صوفیاء کے حجروں کے دروازے پر کان لگاتے تا کہ اُن کا شغل معلوم ہو۔ جس کسی کو بھی اس وقت سویا ہوا پاتے اُسے سخت ڈانٹ ڈپٹ کر جگا دیتے اور فرماتے ''اے مردہ دلو! تم اپنے اوپر لباسِ صوفیاء کا اور نام طالب خدا کا رکھے ہوئے ہو اور اِس وقت خوابِ غفلت میں پڑے ہوئے ہو'' اگر کوئی مہمان ہوتا تو نرمی و محبت سے بیدار کرتے اور فرماتے 'اے دوست! اگر تمھاری یہ رات بھی گھر کی رات کی مانند خواب و غفلت میں گزرے تو پھر یہاں آنے سے کیا حاصل ہوگا؟ اگر تمھیں ہر شب بیداری اور ذکر کی توفیق میسر نہیں آتی تو سال میں جو دو ایک راتیں یہاں آتے ہو وہی ذکر و تسبیح میں بسر کرلو کہ آخرت کا توشہ ہی بن جائے۔(۷۷)

Marfat.com

حضرت کی شادی

حضرت کی شادی حضرت کے ماموں محمد حاجی کی صاحبزادی سے ہوئی۔ حضرت اپنی کیفیات کی وجہ سے شادی کروانا نہیں چاہتے تھے مگر حضرت کی والدہ نے آپکو ڈانٹ ڈپٹ کر شادی کروائی۔ حضرت اکثر فرماتے تھے کہ اگر یہ عارفہ میری منکوحہ نہ ہوتی تو میں اس ملک میں نہ ٹھہرتا بلکہ بغداد میں گوشہ نشین ہو گیا ہوتا۔ (۷۸)

حضرت کی اولاد میں ایک بیٹا ''عبداللہ'' اور تین بیٹیاں تھیں۔ حضرت نے اپنی تینوں بیٹیاں اپنے بھتیجوں سے بیاہیں (۷۹)۔

خلفاء

حضرت کے خلفاء کی تعداد پچاس سے ساٹھ تھی۔ (۸۰) جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

شاہ ابوالمعالی لاہوری، شیخ کمال، شیخ عبدالوھاب، شیخ ابو اسحاق لاہوری۔

ترویج سلسلہ قادریہ

حضرت شیخ داؤد کرمانی کی ذاتی شخصیت اور انفرادی کارنمایاں کے ذریعے سلسلہ قادریہ کی کافی ترقی و ترویج ہوئی اور یہ سلسلہ پنجاب سے دہلی و آگرہ تک پھیل گیا۔ (۸۱)

وصال

حضرت کا وصال جمعۃ المبارک جمادی الاول ۹۸۲ء / ستمبر ۱۵۷۳ء (۸۲) کو بعمر تریسٹھ

Marfat.com

۶۳ سال (۸۳) کو ہوا۔ آپکا روضہ شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ میں مرجع خلائق ہے۔

سجادہ نشین

حضرت کے وصال کے بعد آپکے خلیفۃ، (۸۴) داماد اور بھتیجے شاہ ابوالمعالی لاہوری سجادہ نشین مقرر ہوئے اور ۲۹ (۸۵) سال مسندِ سجادہ پر رونق افروز رہے پھر امورِ سجادہ حضرت کے فرزند عبداللہ کے سپرد کر کے لاہور (۸۶) تشریف لے گئے۔

محمد عمر منگا، گجرات

کا یہ مقالہ مجلہ تصفیہ کاکوری لکھنو (بھارت) شمارہ ۱، ۲، جنوری تا دسمبر 2015 سے لیا گیا ہے۔

حوالہ و حواشی

(۱) عبدالباقی بن جان محمد، مقاماتِ داؤدی، اردو ترجمہ خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد۔ ص ۵A

(۲) عبدالباقی بن جان محمد، مقاماتِ داؤدی (قلمی)۔ ص ۱۱A

(۳) ایضاً ص ۱۳A

(۴) ایضاً ص ۲۵A

(۵) والد محترم حضرت شاہ ابوالمعالی لاہوری۔

(۶) عبدالباقی بن جان محمد : مقاماتِ داودی (قلمی)۔ ص ۲۶A

(۷) ایضاً ص ۲۸ B

(۸) ایضاً ص ۳۰A

(۹) بدایونی، عبدالقادر، منتخب التواریخ...اردو ترجمہ... محمود احمد فاروقی، لاہور۔ ص ۵۷۷

(۱۰) غلام سرور مفتی لاہوری : خزینۃ الاصفیاء، ۱/۱۲۹

(۱۱) دھلوی، مرزا محمد اختر : تذکرہ اولیاء برصغیر پاک و ہند، لاہور۔ ص ۴۶۳A

Marfat.com

(۱۲) دور جدید کے تمام مورخین نے بدایونی کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت شیخ داؤد کی والدہ بھی حضرت شیخ کے بچپن میں ہی انتقال فرما گئیں تھیں۔مگر حضرت شیخ کے حالات پر دستیاب قدیم قلمی نسخے **مقاماتِ داودی** سے اس بات کی نفی ہوتی ہے۔**مقاماتِ داودی** سے ہمیں نہ صرف آپکی شادی بلکہ حضرت کی صاحبزادی کی چار سال کی عمر تک حضرت کی والدہ کے حیات ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔

مقاماتِ داودی کے مترجم خواجہ حمید یزدانی نے کتاب کے ترجمہ سے پہلے جو شیخ کے حالات پر چند اوراق لکھے ہیں۔اس میں حضرت کے والدہ کے متعلق اس طرح لکھتے ہیں" ملا بدایونی اور عبدالباقی صاحب مقاماتِ داودی کے مطابق شیخ داؤد کے والد ان کی ولادت سے قبل ہی وفات پا گئے تھے۔اُن کی والدہ بھی پیدائش کے جلد ہی بعد وفات پا گئیں۔(ص ۶) باعثِ حیرت ہے کہ محترم مترجم جنہوں نے مکمل کتاب کا ترجمہ کیا ہے کتاب میں کئی جگہوں پر حضرت شیخ کے اپنی والدہ کے ساتھ بات چیت،تعلقات اور واقعات جن کا اُنہوں نے خود ترجمہ کیا ہے،نظر ہی نہ آئے؟ مثال کے لیے **مقاماتِ داودی** کے ترجمہ کے تین صفحات (۶۳،۷۱،۸۷) ہی کافی ہیں۔محترم مترجم اپنے ہی ترجمہ کیے ہوئے اِن تین صفحات کو غور سے پڑھ لیں۔حقیقت خود بخود منکشف ہو جائے گی۔

(۱۳) عبدالباقی بن جان محمد : **مقامات داودی** (قلمی) ص ۳۵A

(۱۴) بدایونی، ص ۵۷۷

(۱۵) عبدالباقی بن جان محمد : **مقاماتِ داودی** (قلمی) ص ۳۶A

(۱۶) ایضاً ص ۳۶B

(۱۷) ایضاً ص ۳۸B

(۱۸) ایضاً ص ۳۹A

(۱۹) شفیع ،مولوی محمد: **مقالاتِ شفیع** مرتب احمد ربانی لاہور، ج ۲ ص ۱۳۵

(۲۰) ایضاً ص ۱۳۶A

(۲۱) عبدالباقی بن جان محمد: **مقاماتِ داودی** (قلمی) ص ۴۰A

(۲۲) ایضاً ص ۳۷A

(۲۳) چشتی ،مولوی احمد علی: **قصرِ عارفان**، حصہ دوم، لاہور ص ۲۶۶

(۲۴) دھلوی، شیخ عبدالحق :**اخبار الاخیار**، لاہور ص ۲۰۷

(۲۵) لاہوری، مفتی غلام سرور سہروردی: **حدیقۃ الاولیاء**، لاہور ص ۳۶

(۲۶) عبدالباقی بن جان محمد، **مقاماتِ داودی**، ....اردو ترجمہ... خواجہ حمید یزدانی، ریناله خورد۔ ص ۹۷

Marfat.com

(۲۷) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) A ۵۰

(۲۸) ایضاً ص ۵۵ B

(۲۹) ایضاً ص A۶۹

(۳۰) ایضاً ص ۵۷ B

(۳۱) ایضاً ص ۴۹ B

(۳۲) ایضاً ص A۵۷

(۳۳) ()Bilgrami,F.Z : History of the Qadri order in India,DelhiP.g100

(۳۴) قادری، داراشکوہ: سفینۃ الاولیاء،۔۔۔اردو ترجمہ۔۔۔ محمد علی لطفی، کراچی ص ۲۴۲

(۳۵) بدایونی، ص ۵۷۸

(۳۶) اِس جگہ بدایونی کے الفاظ یہ ہیں "محبت نگاہداشت سلسلہ"

(۳۷) بدایونی کے الفاظ یہ ہیں "سجادہ، عصا، شجرہ خلافت، گھوڑا، پالکی اور دوسرے لوازماتِ پیشوائی میرے حوالے کردو" ص ۵۷۸

(۳۸) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) ص ۶۴B

(۳۹) Bilgrami,F.Z : P.g 100

(۴۰) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) ص ۶۵A

(۴۱) ایضاً ص ۶۹A

(۴۲) اکرام، شیخ محمد: رود کوثر، لاہور ص ۶۸

(۴۳) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) ص ۴۸A

(۴۴) بدایونی، ص ۵۸۰

(۴۵) شفیع، ۲۰، ۱۴۱/

(۴۶) شطاری، محمد غوثی: اذکار ابرار۔۔۔اردو ترجمہ۔۔ گلزار ابرار، فضل احمد جیوری، ص ۲۰۷

(۴۷) دھلوی، شیخ عبدالحق: اخبار الاخیار، لاہور ص ۲۰۷

(۴۸) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) ص ۷۴A

(۴۹) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔ خواجہ حمید یزدانی۔ ریناله خورد (قلمی) ص ۲۱۹A

(۵۰) ایضاً ص ۹

Marfat.com

(۵۱) بدایونی،ص ۵۸۰

(۵۲) اکرام،ص ۶۷

(۵۳) مقاماتِ داوٗدی مترجم کے مطابق گوالیار طلبی کے وقت حضرت کے ساتھ دو ہزار مسلح سوار حفاظت کی غرض سے جانے کو تیار تھے اور حاکمِ دیپالپور نے بھی اپنے آدمی ساتھ روانہ کرنے کی پیشکش کی مگر حضرت نے سب کو واپس روانہ فرمادیا اور خود دو خادموں کے ساتھ تن تنہاء گوالیار کو روانہ ہوئے۔

(۵۴) بدایونی،ص ۵۷۸

(۵۵) سوال وجواب کے لیے دیکھیے: مقاماتِ داوٗدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔۔خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد ص ۱۸۸

(۵۶) ایضاً ص ۱۷۵

(۵۷) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داوٗدی (قلمی) ص A ۷۴

(۵۸) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داوٗدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔۔خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد ص A ۲۱۰

(۵۹) ایضاً ص ۲۱۳

(۶۰) ایضاً ص ۲۱۴

(۶۱) صاحبِ مقاماتِ داوٗدی نے ہر جمعہ کو لکھا ہے۔ جو اوپر گزر گیا ہے اِن دونوں بیانوں میں اِس طرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ جب بدایونی حضرت کے پاس گیا تھا تب حضرت ہر چھ ماہ بعد مال تقسیم کرتے ہوں اور بعد میں مدت چھ ماہ سے کم ہو کر ایک ہفتہ تک آ گئی ہو۔ جیسے کہ صوفیاء کا معمول رہا ہے کہ کوئی ایک سال کا سال جمع کر کے باقی تقسیم کر دیتے ہیں تو بعض چھ ماہ، بعض ایک ماہ اور بعض ایک ہفتے کا لنگر رکھ کر باقی سب تقسیم کر دیتے ہیں۔

(۶۲) بدایونی، لاہور ص ۵۷۹

(۶۳) ایضاً

(۶۴) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داوٗدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔۔خواجہ حمید یزدانی۔ رینالہ خورد ص ۱۳۷

(۶۵) ایضاً ص ۲۰۹

(۶۶) ایضاً

(۶۷) ایضاً ص ۲۱۰

(۶۸) ایضاً ص ۶۴

(۶۹) بدایونی، ص ۵۷۸

(۷۰) شیخ عبدالسلام دیپالپوری اپنے وقت کے معروف عالم اور صاحبِ روحانیت بزرگ تھے اور صاحبِ مقاماتِ داوٗدی

Marfat.com

کے استاد تھے۔

(۷۱) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی (قلمی) ص ۵۶A

(۷۲) خویشگی عبداللہ: معارج الولایت (قلمی) ص ۵۵۰A

(۷۳) عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داوٗدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔خواجہ حمید یزدانی۔رینالہ خورد صفحات ۱۵۵، ۶۲

(۷۴) جس دلنشین انداز میں حضرت نے درس دیا، اس درس پر علامہ صاحب نے تبصرہ کرتے ہوئے سوال کیا تھا۔

(۷۵) عبدالباقی بن جان محمد :مقاماتِ داوٗدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔خواجہ حمید یزدانی۔رینالہ خورد ص ۱۹۷

(۷۶) ایضاً ص ۱۴۰

(۷۷) ایضاً ص ۲۰۷

(۷۸) ایضاً ص ۴۱

(۷۹) ایضاً ص ۲۱۴

(۸۰) بدایونی، ص ۵۸۷

(۸۱) S.A.A.Rizvi : A History A in India, Lahore.(P.g 63)

(۸۲) عبدالباقی بن جان محمد :مقاماتِ داوٗدی۔۔۔اردو ترجمہ۔۔خواجہ حمید یزدانی۔رینالہ خورد ص ۲۲۱A

(۸۴) ایضاً ص ۲۱۹

(۸۵) حضرت شیخ داوٗد کی بیٹی بی بی عصمت خاتون کی شادی آپ سے ہوئی تھی۔

(۸۶) شفیع، ج ۲ / ۱۴۴

(۸۷) ایضاً ص ۱۴۵ کے مطابق شاہ ابوالمعالی ۱۰۱۱ھ بعمر ۵۱ سال میں لاہور کو روانہ ہوئے۔

ماٰخذ

مخطوطات:

۱۔ عبدالباقی بن جان محمد قادری :مقاماتِ داوٗدی ۱۰۵۶ املو کہ پروفیسر محمد اقبال مجددی۔

۲۔ عبدی، عبداللہ خویشگی قصوری :معارج الولایت ۱۰۹۴ء ذخیرہ آذر ۲۵۔H، دانشگاہ

مطبوعات فارسی:

۱۔ لاہوری، مفتی غلام سرور، خزینۃ الاصفیاء، ہرات، انصاری کتب خانہ، س ن، جلد ا

۲۔ دھلوی، شیخ عبدالحق :اخبار الاخیار، لاہور، النوریہ الرضویہ پبلیشنگ کمپنی، ۲۰۰۹ء

Marfat.com

مطبوعاتِ اردو:

۱۔ بدایونی، عبدالقادر: منتخب التواریخ اردو ترجمہ محمود احمد فاروقی، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔(س۔ن)

۲۔ اکرام، شیخ محمد: رودِ کوثر، ادارہ ثقافتِ اسلامیہ لاہور ۲۰۰۵ء

۳۔ شطاری، محمد غوثی: اذکارِ ابرار اردو ترجمہ گلزارِ ابرار مکتبہ سلطان عالمگیر ۱۴۲۷ھ

۴۔ عبدالباقی بن جان محمد: مقاماتِ داودی اردو ترجمہ خواجہ حمید یزدانی، رینالہ خورد ۱۹۹۰ء

۵۔ غلام سرور مفتی لاہوری: حدیقۃ الاولیاء، تصوف فاؤنڈیشن لاہور ۲۰۰۰ء

۶۔ داراشکوہ، قادری: سفینۃ الاولیاء اردو ترجمہ محمد علی لطفی، نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۸۶ء

۷۔ دھلوی، مرزا محمد اختر: تذکرہ اولیائے برصغیر پاک و ہند، مشتاق بک کارنر لاہور، (س۔ن)

۸۔ شفیع، مولوی محمد: مقالاتِ مولوی محمد شفیع جلد دوم مرتب احمد ربانی مجلس ترقی و ادب لاہور ۱۹۷۲ء

۹۔ احمد علی، مولوی چشتی، قصرِ عارفان اردو ترجمہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی، مکتبہ نبویہ لاہور ۱۹۸۸ء

English Books

(1)Rizvi; S.A Abbas:A history of sutism in India, Vol 11,sohail academi Lahore.

(2) Bilgrami:F.Z; History of the Qadri order in Indin, Idarah-i- Adabuyat Delli,Dehli,200

Marfat.com

باب سوئم

ملکوال کی تاریخ

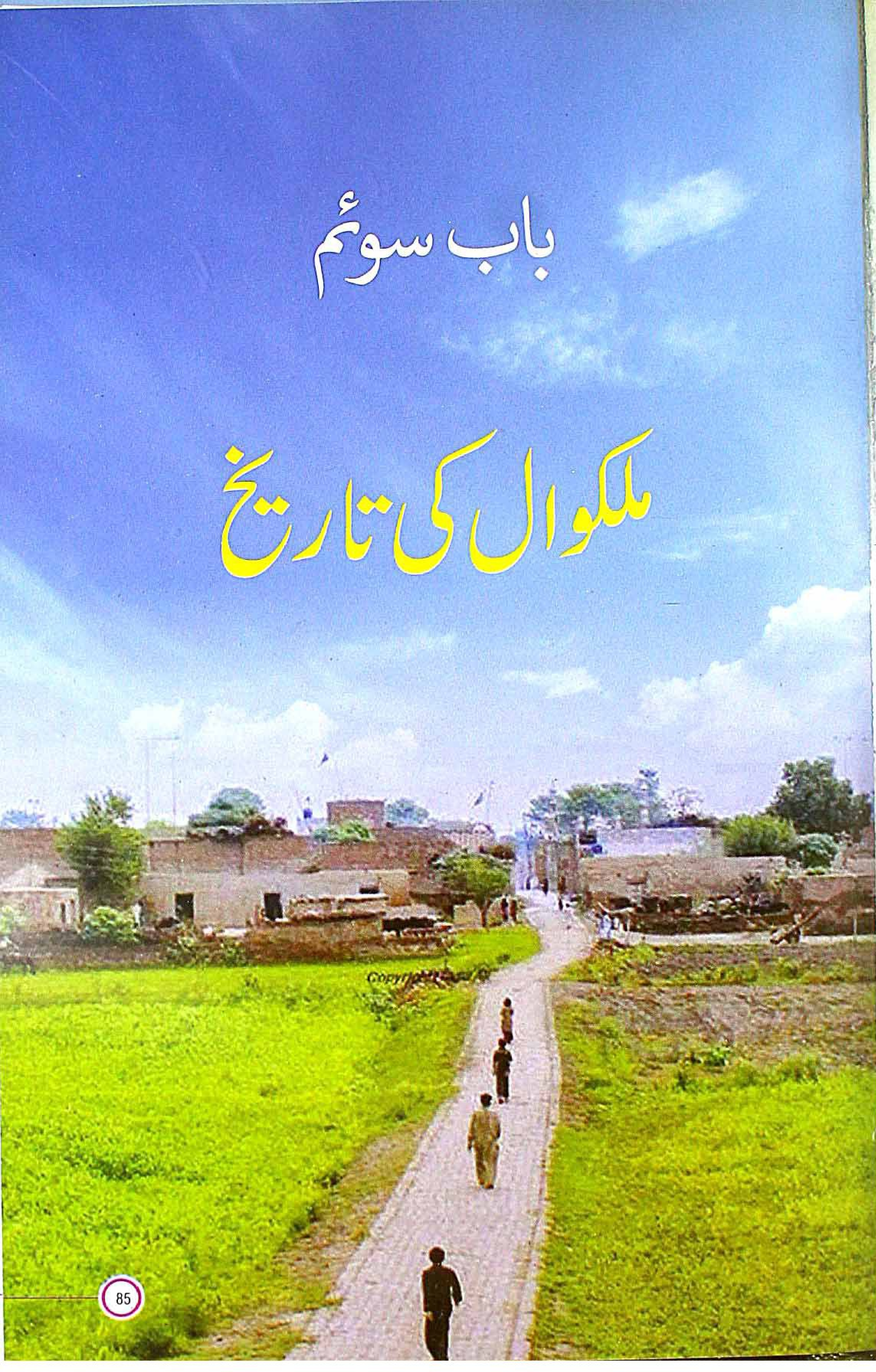

Marfat.com

ملکوال کھوکھر ملکوں اور اعوان ملکوں نے بسایا تھا جو کہ ایک ہی والد عون قطب شاہ کی اولاد تھے جن کا مزار قندھار افغانستان میں ہے۔عون قطب شاہ، صلاح الدین ایوبی کی فوج کے جنزل تھے۔اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ملک وال شہران کے دور یا پھر کچھ عرصے بعد آباد ہوا تھا۔

ایک زمانے میں زمین کی ملکیت کے لیے راجہ ہونا ضروری ہوا کرتا تھا جس کے کی وجہ سے کھوکھروں کی اکثریت نے اپنے ساتھ راجہ لکھنا شروع کر دیا۔ملک وال کے راجگان میں آج بھی کافی زیادہ کھوکھر راجپوت ہیں۔

ملکوں یعنی اعوان اور کھوکھروں میں کافی زیادہ قتل و غارت ہوا کرتی تھی۔حضرت سید شیخ احمد ولی نے اعوان ملکوں کو ملک وال چھوڑ کر مغرب کی طرف سفر کا حکم دیا۔

اعوان جب جھاؤریاں کے قریب ایک گاؤں بکھر پہنچے تو بکھر گاؤں میں مکانات، مال مویشی اور فصلیں تیار دیکھیں مگر گاؤں میں ایک بھی آدمی موجود نہ تھا۔سو اعوان ملکوں نے اسی گاؤں میں ڈیرے ڈال دیے (صدری روایت)

Marfat.com

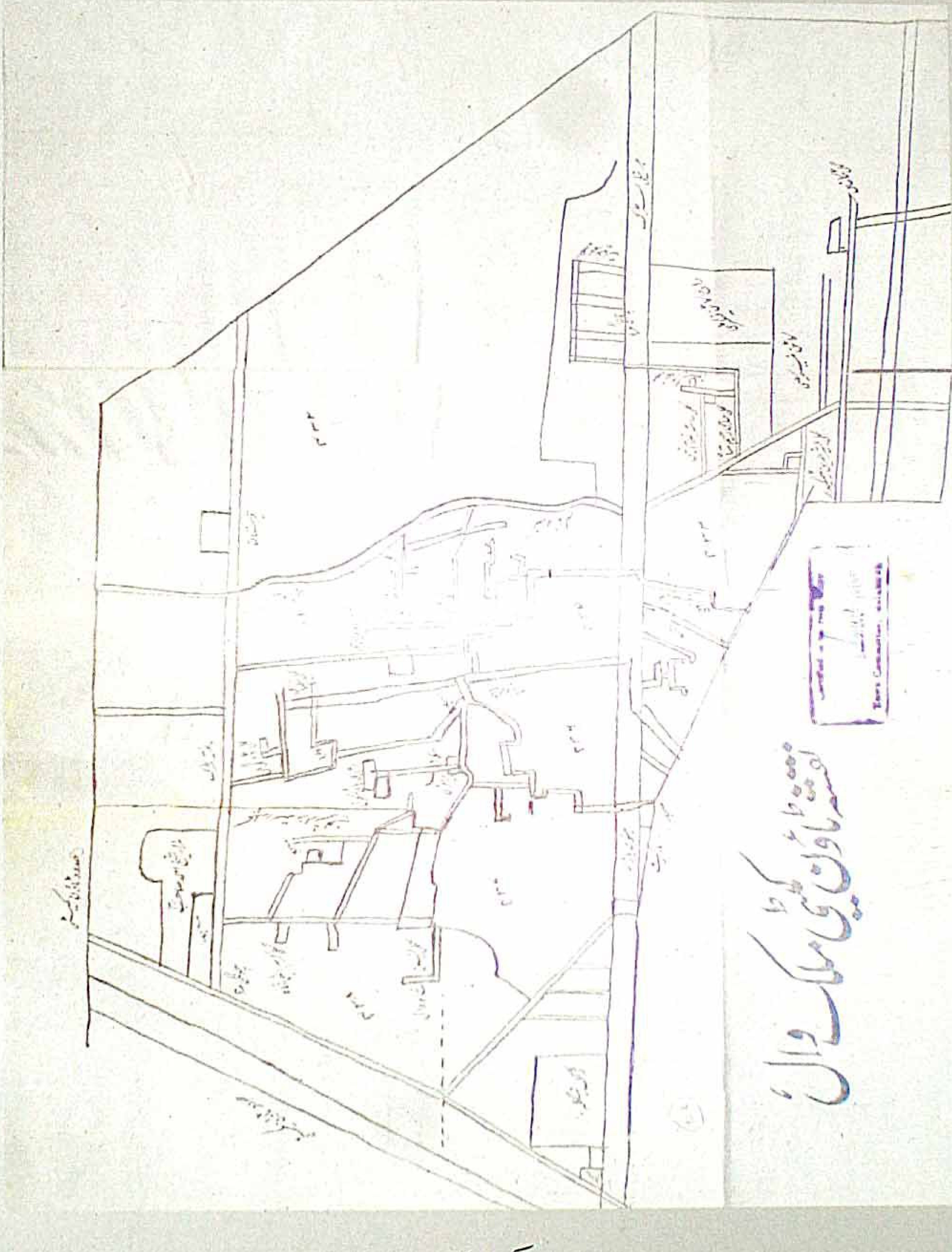

نقشہ ٹاؤن کمیٹی ملکوال ۱۹۸۵

Marfat.com

منڈی بہاؤالدین کی حدود بندی

دریائے جہلم (شمال) تحصیل ملکوال (مغرب) پھالیہ (جنوب) ضلع گجرات (مشرق)

منڈی بہاؤالدین کا رقبہ 2673 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا ہے۔ یہ تین تحصیلوں پر مشتمل ہے۔

ا۔منڈی بہاؤالدین ۲۔ پھالیہ ۳۔ملکوال

اور اس میں ۶۵ یونین کونسلز ہیں۔

ملکوال : ملکوال پاکستان کے ضلع منڈی بہاؤالدین کی ایک تحصیل ہے۔ اور یہ پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے تقریباً ۲۲۵ کلومیٹر جنوب مشرق کی جانب اور یہ ضلعی ہیڈ کوارٹر منڈی بہاؤالدین سے تقریباً ۳۰ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ملکوال کی آب و ہوا گرم ہے اور موسم گرما میں جب شدید گرمی پڑتی ہے تو اس کا درجہ حرارت 40 °C تک چلا جاتا ہے۔ اور دسمبر جنوری میں اس کا درجہ حرارت 2 °C تک پہنچ جاتا ہے۔ ملکوال ریلوے جنکشن کی وجہ سے

Marfat.com

معروف ہے اور یہاں پر 2002 سے پہلے ایس۔پی۔ایس اور ایس۔جی۔ایس کلاس کے انجن برصغیر کے آخری وقت میں انجن کے پرستار لگاتار تمام دنیا سے یہاں پر آیا کرتے تھے۔ ملکوال کو ایک چھوٹے قصبہ کا درجہ 1924 میں دیا گیا اور 1928 میں ٹاؤن کمیٹی میں شامل کر دیا گیا۔ اور پنجاب لوکل گورنمنٹ آرڈیننس 2001 کے تحت اسے ٹی۔ایم۔اے کا درجہ دیا گیا۔

(وکی پیڈیا، فری انسائیکلوپیڈیا، جولائی 2012)

دریائے جہلم اور چناب کے درمیان واقع ضلع منڈی بہاؤالدین پنجاب کے زرخیز اضلاع میں سے ہے بیشتر لوگوں کا ذریعہ معاش کھیتی باڑی ہے تاہم سمندر پار پاکستانیوں کی بہت بڑی تعداد بھی لوگوں کے انفرادی، معاشی حالات بہتر بنانے میں معاون ہے بار کے علاقے میں کنو بڑے پیمانے پر کاشت کیا جاتا ہے جس کی ملک بھر میں بڑی مانگ ہے دو شوگر ملوں کے علاوہ یہاں دیگر قابل ذکر انڈسٹری نہیں ہے۔ چھوٹے یونٹوں میں فرنیچر سازی اور ٹیکسٹائل کے آلات بنائے جاتے ہیں مشرق میں دریائے جہلم اسے ضلع جہلم سے جدا کرتا ہے تو جنوب میں چناب اس کے اور ضلع گوجرانوالہ کے درمیان آجاتا ہے۔ منڈی بہاؤالدین کو 1506 میں بہاؤالدین گوندل نے موجودہ چک نمبر 51 کے قریب بسایا تھا اس وقت اس کا نام پنڈی بہاؤالدین تھا۔ اس کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر یہاں باہر سے لوگ آباد ہونے لگے اور کچھ عرصہ بعد یہ بڑا کاروباری مرکز بن گیا یہاں قائم ہونے والی غلہ منڈی کی وجہ سے اسے منڈی بہاؤالدین کہا جانے لگا اسے 1993 میں ضلع کا درجہ دیا گیا۔

تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن منڈی بہاؤالدین (اگست 2014)

Marfat.com

ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل ہے اور یہ منڈی بہاؤالدین سے تقریباً 25 سے 30 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے تحصیل فارسی زبان کا لفظ ہے جو کسی چیز کے حاصل کرنے کے معنوں کے لیے استعمال ہوتا ہے یہ لفظ مغلوں کے دور سے استعمال ہوتا آرہا ہے کیونکہ یہ محکمہ سرکار کے لیے لوگوں سے مالیہ وغیرہ حاصل کرتا ہے اس لیے اسے تحصیل دفتر کہا گیا ہے۔ ملکوال کا علاقہ پہلے ضلع شاہ پور تحصیل بھیرہ میں شامل تھا بعد میں اسے ضلع شاہ پور سے الگ کر کے ضلع گجرات میں شامل کر دیا گیا اور آج کل یہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں شامل ہے۔

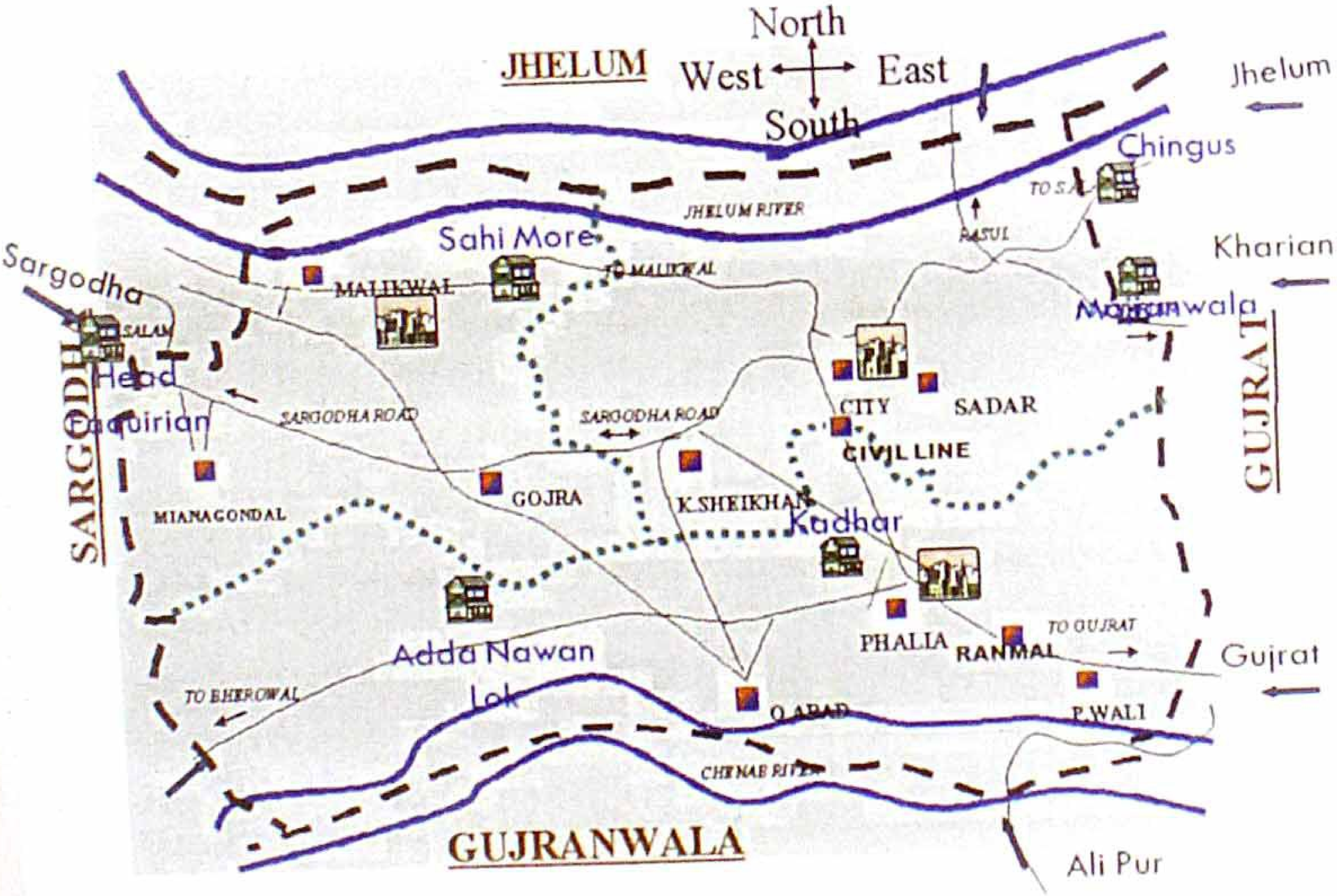

نقشہ ضلع منڈی بہاؤالدین

Marfat.com

ملکوال کی سرزمین پر ایک بزرگ ہستی ولیءکامل سید شیخ احمد قادریؒ کا مزار اقدس ہے حاجی سید احمد ولیؒ جب بغداد سے تشریف لائے تو اس وقت یہ علاقہ جاہلیت اور گھٹاٹوپ اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا آپ نے اپنے پیرومرشد شیخ داؤد بندگی کے حکم سے یہاں پر قدم رنجہ فرمایا اور یہاں پر اسلام کی تدریج کا بیڑا اٹھایا آپ یہاں سب سے پہلے چوٹ دھیراں (سابقہ نام چوٹ وال) جو کہ ملکوال سے 8 سے 10 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور ایک گھنے جنگل پر محیط تھا تشریف لائے اور بہت زیادہ لوگوں کو راہ ہدایت دکھلائی۔ ملک ہست خان بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور تارک دنیا ہو کر ہر وقت آپ کی خدمت میں رہنے لگا۔ ملک ہست خان آپ کا ایک معتقد مرید تھا اور آپ کو چوٹ دھیراں سے ملکوال کی سرزمین پر لانے والا بھی ملک ہست خان ہی تھا آج کل جس جگہ پر روضہ اقدس موجود ہے ملک ہست خان کی ہی تھی اور اس نے تمام زمین آپ کے نام کر دی۔

ملک ہست خان نے آپ کی اولاد کے لیے تقریباً 100 کے قریب گھر تعمیر کئے جہاں پر آپ کی اولاد صدیوں سے آج بھی آباد ہے۔ حاجی سید شیخ احمد قادریؒ کے مزار اقدس کو آپ کی خدمات کی وجہ سے اور اپنے پیرومرشد سے لگاؤ کی وجہ سے پیر دستگیر کا روضہ بھی کہہ کر پکارا جاتا ہے

Flood Management Report Teh. Malkwal
July, 2013 (P-1)

Marfat.com

بھیرہ کی تاریخ

تاریخی شہر بھیرہ پاکستان کے صوبہ پنجاب کے ضلع سرگودھا میں دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر سلسلہ ءنمک کے نزدیک واقع ہے جو قیام پاکستان سے قبل ضلع شاہ پور میں واقع تھا یہ شہر لاہور ، اسلام آباد موٹروے کے درمیان واقع ہے اور بھیرہ انٹر چینج سے جڑا ہوا ہے۔ اس کی آبادی 50,000 نفوس پر مشتمل ہے اس کی گلیاں اور بازار بہت تنگ ہیں بھیرہ شہر کے ارد گرد ایک سرکلر روڈ ہے موجودہ بھیرہ 1540 میں تعمیر ہوا۔

بھیرہ سنسکرت زبان کا لفظ ہے اور یہ دو لفظوں کا مرکب ہے 'بھے' اور 'ہرا' (جس کا مطلب ہے ڈر اور خوف سے پاک) یعنی ایسی جگہ یا مقام جہاں انسان کو ہر قسم کے خوف اور خدشات سے محفوظ ہو۔ دوسرے لفظوں میں اسے دار الامن کہا جا سکتا ہے۔ یہ شہر زمانہ قدیم میں دشمن کے حملوں سے محفوظ سمجھا جاتا تھا اس لیے اس کا نام بھیرہ رکھا گیا (تاریخ بھیرہ)

قدیم بھیرہ دریائے جہلم کے دائیں کنارے پر واقع ہے۔ جدید بھیرہ دریا کے بائیں

Marfat.com

کنارے پر ہے۔ قدیم شہر میں فقط کھنڈرات کے ڈھیر ہیں یہاں کی گلیاں اور بازار دریائے جہلم کے دوسرے کنارے سے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔ بھیرہ، ہڑپہ اور موہنجوداڑو سے زیادہ قدیم ہے 1300 سال قبل بہت سے مسلم صوفیا بھیرہ سے گذرے جو پورے ایشیا میں مشہور تھے۔ پہلے تاجر اور علماء یہاں آئے اور پھر غزنی، غوری، ایبک، بابر، احمد شاہ ابدالی راجوں اور مرہٹوں پر حملے کے لیے یہاں سے گزرے۔ یہ قدیم شہر 1545ء میں پٹھان فوجوں کے جھگڑوں کی وجہ سے تباہ ہو گیا اور پھر جہلم کے بائیں کونے پر تعمیر ہوا۔ نیا شہر بنانے والا شیر شاہ سوری تھا جب اس نے پرانے شہر کا دورہ کیا تو تباہ حال علاقے دیکھ کر بہت افسردہ ہوا اس نے دریائے جہلم کے بائیں کنارے پر ڈیرہ جمایا اور قائم شاہ کے جھونپڑے کے نزدیک اس نے پہلی عمارت تعمیر کی اس نے نئے شہر میں شاہی جامع مسجد تعمیر کی۔ مغلیہ دور میں بھیرہ کو عظیم رتبہ حاصل تھا اس قصبے (بھیرہ کو اس وقت تباہی کا سامنا کرنا پڑا جب شیر شاہ سوری نے 1540-1545 ہمایوں کو شکست دی اور پھر پٹھان فوجوں نے اپنا انتقام اس مغل قصبہ بھیرہ سے لیا۔

(از ماخوذ وکی پیڈیا، انسائیکلو پیڈیا و تاریخ بھیرہ از ابوشاہین فاروقی)

Marfat.com

ہرن پور پل چک نظام (وکٹوریہ پل) 1933 میں بنائی گئی اور یہ ملکوال سے 5 کلومیٹر چک نظام گاؤں کے قریب ہے اور اس کو پاکستان ریلوے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ ملکوال اور ہرن پور کے درمیان دریائے جہلم پر واقع ہے اور یہ چار اضلاع منڈی بہاؤ الدین، جہلم، گجرات اور سرگودھا کو ملانے کا واحد ذریعہ ہے۔ انگریزوں کے دور میں بنے اس پل کے اطراف تین فٹ لکڑی کے چوڑے تختے لگائے گئے۔

ملکوال کی سرزمین سید شیخ احمد کا مسکن ہے اور آج بھی وہاں کے لوگوں کے لیے فیض کا سرچشمہ ہے جن میں کبھی خشکی کے آثار پیدا نہیں ہوئے۔ یہاں دور افتادہ گاؤں سے لوگ حضور کے مزار پر انوار پر حاضری دینا فخر سمجھتے ہیں صرف اس لیے کے یہاں سے ان کو وہ فیض حاصل ہوتا ہے جس میں ان کے دل مطمئن ہوتے ہیں جس سے ان کی روحوں کو سکون میسر آتا ہے۔

وکی پیڈیا فری انسائیکلوپیڈیا

Marfat.com

ملک ہست خان

سلسلہ کوہِ نمک میں دریائے سوہان کے علاقے میں ایک پہاڑ موجود ہے، جسے تاریخ نے کوہِ جود کا نام دیا۔ یہاں دو قومیں جودہ اور جنجوعہ آباد تھیں۔ کوہِ جود کی مالک یہی دو قومیں تھیں۔ یہاں بڑے سردار کو 'رائے' اور اس کے بھائیوں کو 'ملک' کہا جاتا تھا۔ قوم جنجوعہ کا حاکم ملک ہست نامی ایک شخص تھا جو کہ گرجاک کا خوبصورت شہزادہ، نہایت خوب رو، زور جواں اور بائیس سال کا عالی ہمت انسان تھا۔

تاریخ میں ظہیر الدین بابر کی ملک ہست سے ملاقات ثابت ہے اور یہ ہی ملک ہست شیخ سید احمد قادری کا مرید تھا۔

بحوالہ تزک بابری صفحہ نمبر ۱۵۲

وقائع بابر صفحہ نمبر ۱۹۵،۱۹۶

تاریخ جنجوعہ صفحہ نمبر ۸۵

Marfat.com

ملکوال اور مقبرہ شیخ احمدؒ

یہ قصبہ دریائے جہلم کے بائیں کنارے کے ساتھ چلتی ہوئی قدیم سڑک کے کنارے پر واقع ہے جو کہ ضلع گجرات کے مغربی کنارے پر ہے اس قصبہ کا دیہاتی کردار ہے اور یہ زرعی میدانوں سے گھرا ہوا ہے ایک مقامی روایت کے مطابق کہا جاتا ہے کہ ۱۲۷۳ھ میں ملک گکھڑ نے اس کی بنیاد رکھی اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بھیرہ جاتے ہوئے شیر شاہ سوری ملکوال میں سے گزرا اور اس سفر کے دوران اس نے بادشاہ پور میں ایک سرائے بھی بنوائی۔

سید شیخ احمد کا مقبرہ اور مسجد اس قصبے میں فن تعمیر کے اعتبار سے سب سے زیادہ دلچسپ جگہ ہے یہ مرکز پرانے ملکوال کے شمال جنوب کی طرف واقع ہے یہ یادگار جنوب کی طرف ایک قبرستان اور باقی تین اطراف سے زرعی میدانوں سے گھری ہوئی ہے اس قبرستان میں چند کھجور کے درخت بھی ہیں جو اس کی خوبصورتی میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس ولی اللہ ۱۰ شعبان ۹۰۱ھ میں وصال فرمایا۔ یہ مسجد کسی وقت بہت نازک یادگار تھی۔ رنگ آمیز تصاویر سے سجی ہوئی

Marfat.com

چھتیں اور لکڑی کا باریک کھدائی والا کام مل کر اس اعلیٰ درجے کے ڈیزائن اور تفصیل میں اضافہ کرتے ہیں۔

عبادت گاہ کی چھت کو باریک ترین جزئیات کے ساتھ دوبارہ تعمیر کیا جا چکا ہے لیکن برآمدے آج بھی روایتی خوبصورت چھت کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔ دورازے اعلیٰ درجے کی لکڑی پر کھدائی کو شاندار حالت میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔

یہ مقبرہ ہشت پہلو رکھتا ہے جس کی باہر والی طرف ۱۷ فٹ ۶ انچ کی ہے اور اندر کی طرف یہ مربع شکل کا ہے جس کی ایک طرف 10x10 کی پیمائش ہے مقبرے کی ہر طرف یادگار محرابیں ہیں۔ ہر متبادل طرف ایک کھلتی ہوئی محراب ہے جو مقبرے کے کمرے کی طرف جاتی ہے۔ مرکز کی محراب ۷ فٹ ۶ انچ چوڑی اور ۱۰ فٹ اونچی ہیں۔

چار چھوٹے محرابی راستے ۳ فٹ ۶ انچ کھلے ہیں یہ مربع دوبارہ ایک ہشت پہلو (آٹھ کونے) ترچھی ڈاٹ بناتا ہے۔ جو کہ دیوار کے اندر موٹائی میں گہری ہے۔ جو کہ اس کے اوپر گنبد کو سہارا دیتی ہے اندرونی حصہ کو فریسکو تصاویر سے سجایا گیا تھا جو ابھی بھی باقی ہیں۔ تاہم اس کا کچھ حصہ سنگ مرمر سے مرمت کیا گیا ہے آج کل محکمہ اوقاف مقبرہ کا انتظام سنبھالتا ہے اور سالانہ عرس منعقد ہوتا ہے۔ ایک مقامی روایت کے مطابق گکھڑ خاندان کا ایک شخص جزام میں مبتلا تھا اور اسے کہا گیا تھا کہ اس ولی اللہ کے مزار پر جائے اور ساتھ والے چشمے سے غسل کرے وہ زیارت کے لیے وہاں گیا اور ایک رات اسے خواب میں ولی اللہ ملے جنہوں نے اسے کہا کہ کھڑے ہو جاؤ اور چلو اور اس نے ایسا ہی کیا اور اس نے اپنے آپ کو مکمل صحتیاب پایا۔

Marfat.com

Marfat.com

اس صحتیابی کے بعد گکھڑ خاندان نے موجودہ مقبرے کو قبر پر تعمیر کروایا۔ اس چشمہ کی جگہ اب ایک کنواں نے لے لی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مقبرہ بھیرہ سے ایک سرنگ کے ذریعے منسلک ہے۔

بحوالہ Pivot of the Punjab (Abdul Rehman)
Page No. 164, 165, 166

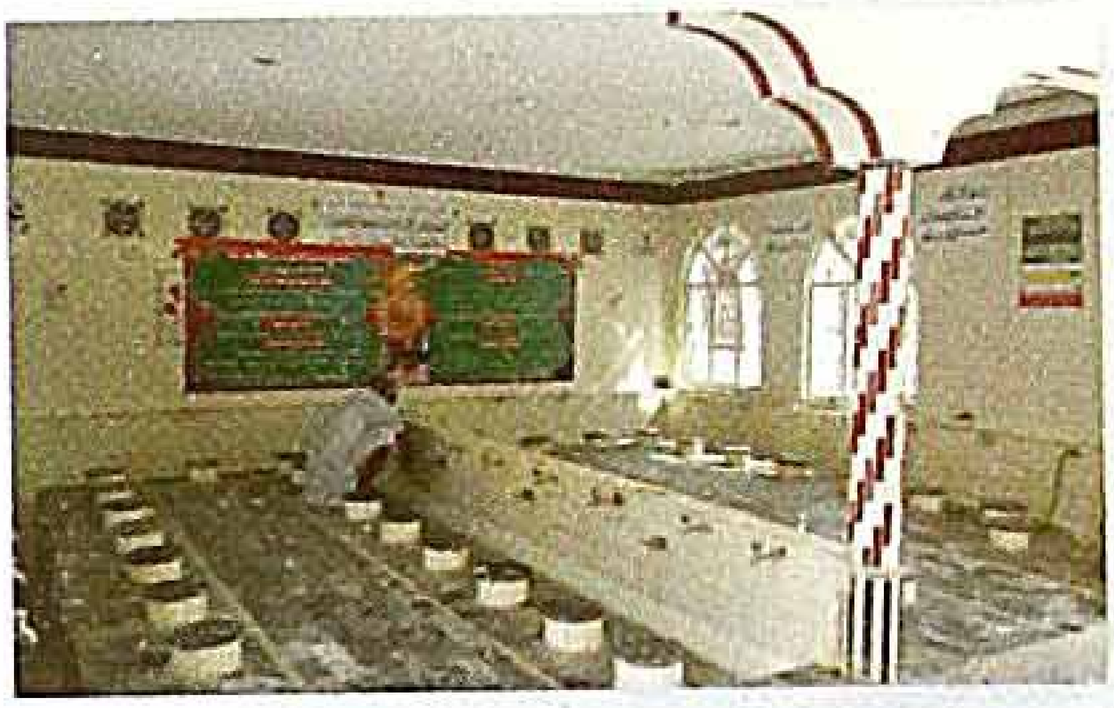

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

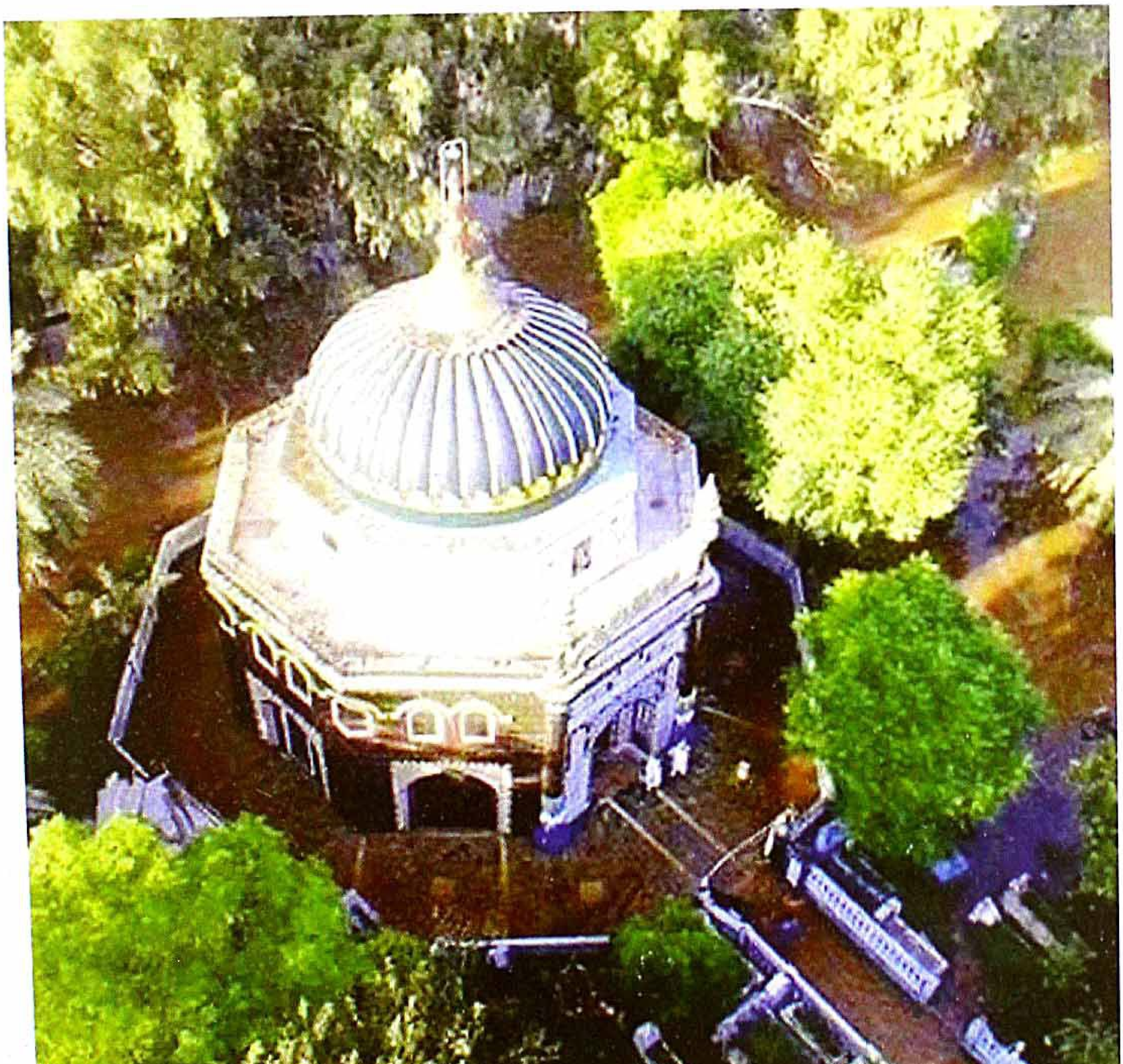

دربارِ عالیہ کا فضائی منظر

Marfat.com

سلسلہ فقر المعروف شجرۂ طریقت

سید الکونین ورسول الثقلین خاتم الانبیاء احمدِ مجتبیٰ حضرت ابو القاسم

سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ

وصال باکمال ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۱ ہجری مزار پرانوار مسجد نبوی ﷺ مدینہ منورہ

اسد اللہ غالب، امام المشارق والمغارب امیر المومنین حضرت

سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم

شہادت ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری مزار اقدس نجفِ اشرف، عراق

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۴ محرم الحرام ۱۱۱ ہجری مزار بصرہ، عراق

حضرت شیخ حبیب عجمی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۳ ربیع الاخر ۱۵۶ ہجری مزار بغداد شریف، عراق

Marfat.com

حضرت شیخ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲۸ ربیع الاول ۱۶۵ ہجری مزار بغداد شریف، عراق

حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲ محرم الحرام ۲۰۰ ہجری مزار گورستان شونیزیہ بغداد شریف، عراق

حضرت شیخ سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ ہجری مزار گورستان شونیزیہ بغداد شریف، عراق

سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲۸ رجب المرجب ۲۹۸ ہجری مزار گورستان شونیزیہ بغداد شریف عراق

حضرت شیخ ابوبکر جعفر شبلی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲۸ ذی الحجہ ۳۳۴ ہجری مزار مقام سامرہ بغداد شریف، عراق

حضرت شیخ ابو الفضل عبد الواحد تمیمی یمنی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۹ جمادی الثانی ۴۶۵ ہجری مزار مقبرہ امام احمد بن حنبلؒ بغداد شریف، عراق

Marfat.com

حضرت شیخ ابو الفراح یوسف طرطوسی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۳ شعبان المعظم ۴۴۷ ہجری مزار طرطوس شام

حضرت شیخ ابو الحسن علی ھکاری رحمۃ اللہ علیہ

وصال یکم محرم الحرام ۴۸۲ ہجری مزار قصبہ ہکار۔ بغداد شریف، عراق

حضرت شیخ ابو سعید مبارک رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۷ محرم الحرام ۵۱۳ ہجری مزار منطقہ سعیدیہ۔ بغداد شریف، عراق

محبوب سبحانی غوثِ صمدانی حضور

سیدنا شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی

قدس سرہ النورانی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۱۱ ربیع الثانی ۵۶۱ ہجری مزار باب الازج المشہور باب الشیخ۔ بغداد شریف، عراق

حضرت سیدنا سیف الدین عبد الوھاب

بن حضور سیدنا غوثِ الاعظمؒ

وصال ۲۵ شوال المکرم ۵۹۳ ہجری مزار مقبرہ حلبہ۔ بغداد شریف، عراق

Marfat.com

حضرت سیدنا صفی الدین عبدالسلام صوفی

بن حضرت سیدنا عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۳ رجب المرجب ۶۱۱ ہجری مزار مقبرہ حلبہ۔ بغداد شریف، عراق

حضرت سیدنا ابو العباس احمد

بن حضرت سیدنا عبدالسلام صوفیؒ

وصال ۲۵ رجب المرجب ۶۳۰ ہجری، مزار حلب، شام

حضرت سیدنا مسعود احمد

بن حضرت سیدنا ابو العباس احمد رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۵ شعبان المعظم ۶۶۰ ہجری، مزار حلب، شام

حضرت سیدنا ابو الحسن علی

بن حضرت سیدنا مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۲ محرم الحرام ۷۱۵ ہجری، مزار حلب، شام

Marfat.com

حضرت سیدنا شاہ میر

بن حضرت سیدنا ابو الحسن علی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۸ ماہ ذیقعد ۸۶۱ ہجری ، مزار حلب ، شام

حضرت سیدنا شمس الدین

بن حضرت سیدنا شاہ میر رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۸۳۴ ہجری مزار حلب ، شام

حضرت بندگی سید محمد غوث گیلانی اوچوی

بن حضرت سیدنا شمس الدین رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۷ رجب المرجب ۹۲۳ ہجری ، مزار اوچ شریف ضلع بہاول پور ، پاکستان

حضرت سید عبد القادر ثانی

بن حضرت سید محمد غوث گیلانی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۱۸ ربیع الاول شریف ۹۴۰ ہجری مزار

(اندونِ روضہ حضرت سید محمد غوث گیلانی ۔ اوچ شریف ضلع بہاولپور پاکستان)

Marfat.com

حضرت سید عبد الرزاق
بن حضرت سید عبد القادر ثانی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۵ جمادی الثانی ۹۴۲ ہجری۔ مزار اندرون روضہ حضرت سید محمد غوث گیلانی، اوچ بہاولپور

حضرت سید گنج بخش کلاں
بن حضرت سید عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۱۹ ذیعقد ۹۷۸ ہجری۔ مزار اندرونِ روضہ حضرت سید محمد غوث گیلانی اوچ شریف

حضرت شیخ داؤد بندگی کرمانی رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۹۸۲ ہجری۔ مزار شیر گڑھ ضلع اوکاڑہ

حضرت شیخ احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ

وصال ۹۶۳ ہجری۔ مزار ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین

کتاب : حافظ الکرم مصنف پیر محمد طاہر حسین
مطبوعہ قادریہ آرگنائزیشن، خانقاہ منگانی شریف ضلع جھنگ
جنوری 2014

Marfat.com

اولاد و اخلاف شیخ سید احمد قادری

حضرت حافظ شکر اللہ جو کہ ساتویں پشت پر حضرت صاحب کا پوتا تھا ۔ ۱۱۲۳ھ ہجری میں ایک کتاب مناقب وکرامات حضرت سید شیخ احمد لکھی جب یہ کتاب لکھی گئی تو سید شیخ احمد قادری کی وفات کو 160 سال کا عرصہ گزر چکا تھا۔ حافظ محمد محفوظ ابن قاضی عزیز اللہ اور آپ کے ایک مرید میاں آگرہ ولد ماجی، جو کہ قوم کا میراثی تھا، کے مطابق آپ بغداد سے تشریف لائے۔

آپ کو خلافت 25 سال کی عمر میں ملی۔ آپ نے نصف عمر تک سیر وسیاحت کی اور جس جگہ آپ کی کوئی کرامت ظاہر ہوتی وہاں سے غائب ہو جاتے۔ آپ آبادی کی نسبت زیادہ تر

Marfat.com

وقت جنگل میں رہتے کہ عبادت میں کوئی خلل پیدا نہ ہو اکثر و بیشتر آپ روزہ رکھتے اور درختوں کے پتے اور ڈھیلے کوٹ کر روزہ افطار کرتے۔ سید شیخ احمد ولی نے 7 حج کئے۔

آپ حلیم طبع، با اخلاق، با ادب، نرم مزاج، صالح اور اخلاق کا منبع تھے۔ بادشاہ و امرا آپ کے پاس چل کر آتے۔ آپ نے تمام عمر خدا کی یاد میں بسر کی۔ آپ نے صرف ایک شادی کی اور آپ کی شادی موضع چوٹ دھیراں کے سردار شمائل کی بیٹی سائرہ کے ساتھ ہوئی۔ ان کے بطن سے تین فرزند پیدا ہوئے

1۔ سید تاج محمود

2۔ سید محمد

3۔ سید جلال

جب آپ کی شادی ہوئی تو شمائل سردار کے رشتہ داروں نے سردار شمائل کو طعنہ دیا کہ یہ فقیر پتا نہیں کون ہے، کہاں سے آیا ہے اور کہاں جائے گا تم نے ایک اجنبی کے ساتھ اپنی بیٹی کا نکاح پڑھوا دیا تو سردار شمائل نے کہا کہ تم لوگ ابھی ان کی حقیقت سے ناواقف ہو۔ میں اس ولی کامل کے حالات جانتا ہوں۔

(بحوالہ مناقب و کرامات حضرت سید شیخ احمد صفحہ نمبر ۲۲-۳)

سید تاج محمود

موضع چوٹ میں پیدا ہوئے اور آپ کی شادی ملک ہست خان کی بیٹی سے ہوئی۔ سید تاج محمود کے چار بیٹے تھے

Marfat.com

1۔سید عبدالقادر 2۔سید عبدالطیف 3۔سید عبدالسلام 4۔سید عبدالبنی

ان تمام کی اولاد محلہ کوٹلی سیداں میں موجود ہے سید شیخ احمد کی وفات کے بعد آپ کے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔آپ نے اپنے والد بزگوار کا روضہء اقدس تعمیر کیا ساتھ ہی لنگر خانہ، چار دیواری، کنواں مسجد کا ایک ممبر بنوایا جس پر آپ بیٹھ کر وعظ و نصیحت کرتے تھے۔اس زمانے میں بادشاہ وقت اکبر اخراجات لنگر کے لیے نذرونیاز پیش کیا کرتا تھا-آپ کے تبرکات میں ایک پیتل کی چادر بھی تھی جو کہ ہمارے اسلاف نے محفوظ نہیں رکھی اور ہمارے خاندان کی بے احتیاطی کی وجہ سے تلف ہو چکی ہے۔ (بیاض پیر سید فضل دین (مرحوم))

سید تاج محمود بھی اپنے والد کی طرح صاحب علم، صاحب عظمت، اور باکمال تھے اور آپ نے دینی درس اور اسلام کی ترویج جاری رکھی بعد از وفات سید شیخ احمد ولی آپ چوٹ دھیراں چھوڑ کر جب ملکوال آئے تو سردار شمائل نے 8 عدد خدمت گار آپ کے ساتھ روانہ کئے۔جن کے نام یہ ہیں

1۔میاں آگرہ ولد ماجی میراثی 2۔میاں گل احمد ماچھی 3۔میاں ماجھی دھوبی

4۔ڈوگر حجام 5۔جُھلی مصلی 6۔جسکا موچی 7۔ممو کمہار

8۔ولی گوندل جو کہ سالم کا رہنے والا تھا۔

ان تمام کی اولاد آج بھی محلہ کوٹلی سیداں میں آباد ہے حوالہ: خاندانی شجرہ جات قلمی

ماجھی ملکوال سے 17 کلو میٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور یہ یونین کونسل ماجھی میں شامل ہے۔اس کی کل آبادی تقریباً پانچ ہزار کے لگ بھگ ہے اور شیخ سید احمد ولی کے ایک خدمتگار کا نام میاں ماجھی دھوبی (۳) تھا۔اور ماجھی گاؤں کا نام اسی ماجھی دھوبی کے نام سے مشہور ہوا۔کیونکہ میاں ماجھی دھوبی شیخ سید احمد ولی کی زمینوں کی دیکھ بھال کرتا تھا۔اور اس کا مدفن بھی اسی گاؤں میں ہے۔(صدری روایت)

Marfat.com

سید محمد

آپ بیت اللہ تشریف لے گئے اور واپس نہیں آئے آپ کا صرف ایک بیٹا ملکوال میں موجود تھا اور ان کا نام سید محمد زکریا ہے جن کا مزار مبارک ملکوال دربار شریف پر موجود ہے سید محمد زکریا کی بھی کافی کرامات ظاہر ہوئیں جن میں ایک واقع شادیوال ضلع گجرات میں ہوا جب دیوار پر بیٹھے تھے تو چند لوگوں نے آپ کا تمسخر اڑایا کہ آپ کا گھوڑا بہت اچھا ہے تو آپ نے دیوار کو حکم دیا کہ خدا کے حکم سے چل تو وہ دیوار چل کر شادی وال دارے تک آئی تمام لوگ آپ کے قدموں میں گر گئے اور معافی مانگی۔ وہ دیوار آج بھی شادی وال میں فضل الٰہی نائی کے گھر موجود ہے جہاں وہ دیے بھی جلاتے ہیں اور نفل بھی پڑھتے ہیں۔

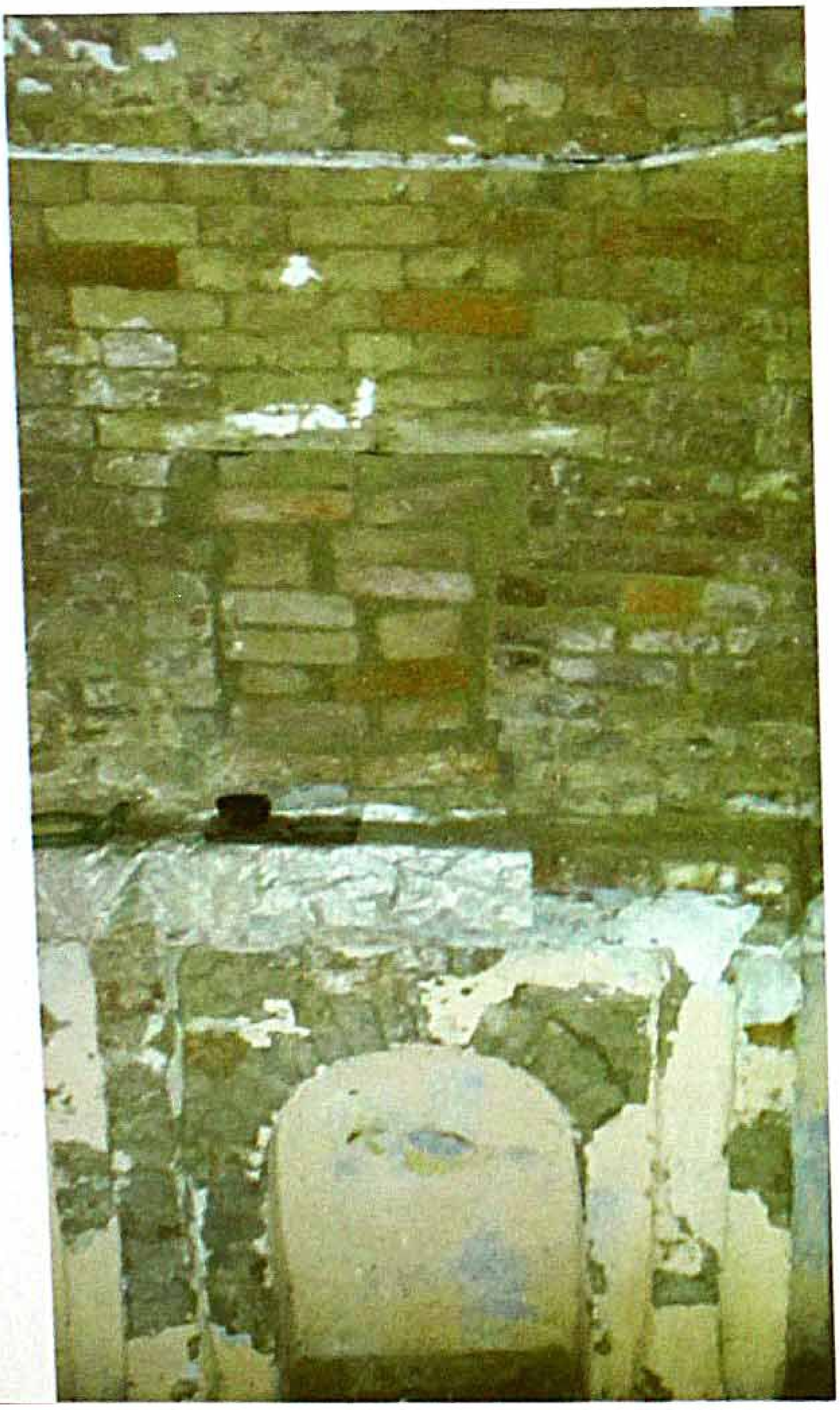

دیوار پتہ:
فضل احمد نائی (مرحوم) دارا ذیل دار
اچھوٹا لوک اچھر کے شادیوال گجرات

Marfat.com

سید جلال

آپ بھی ولی اور مجذوب تھے۔

سید شیخ احمد ولی سبز رنگ کا لباس زیب تن فرماتے اور پیر سید فضل دین نے بھی اپنی تحریر میں یہ لکھا ہے کہ آپ سبز رنگ کا لباس پہنتے تھے۔ اور اس کے علاوہ آپ کی اولاد میں سے جس نے بھی آپ کو خواب میں دیکھا سبز لباس میں ہی دیکھا اور کافی مدت تک آپ کی اولاد میں سے تمام بزرگ سبز لباس زیب تن فرماتے جیسا کہ حضرت حافظ شکر اللہ اور قاضی عزیز اللہ۔

قاضی محمد انور کے سات بیٹے تھے۔

1۔قاضی بندگی حامد 2۔قاضی عزیز اللہ 3۔قاضی نصر اللہ 4۔قاضی مستقیم

ان چاروں کی اولاد کوٹلی سیداں میں آباد ہے۔

5۔قاضی محمد باقر 6۔قاضی محمد ذاکر 7۔قاضی خواجدین

ان تینوں کی اولاد دہلی، انڈیا میں آباد ہے۔

Marfat.com

سید شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات

بھوک اور کھانا :

جو شخص اپنے معدے کو خالی رکھے اور تھوڑا کھانے کا عادی ہو جائے اس کا دل فیض الٰہی کے انوار قبول کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ شہوت اور حرص نفسانی اس پر غالب نہیں آتی۔ ہمیشہ باوضو رہتا ہے سستی نیند اور کاہلی اس پر غلبہ نہیں کر پاتیں خلقت خدا پر شفیق اور رحم دل ہو جاتا ہے عبادت کرنے میں لذت پاتا ہے اور شیطان اس سے دور بھاگتا ہے۔ یہ بات طے ہے کہ جب تک معدہ خالی نہیں ہوتا دل پاک نہیں ہوتا پس جو دل پاک وصاف نہ ہو اس میں رحمت الٰہی کیسے آسکتی ہے۔ حلال میں سے صرف اتنا ہی کھانا چاہیے کہ عبادت کے لیے قوت حاصل ہو سکے۔

Marfat.com

خاموشی:

کم بولنا باعزت لوگوں کا طریقہ ہے اور صاحب رتبہ بزرگوں کا شعار ہے کسی نیک کام کے لیے بقدر ضرورت کلام کرنا اچھا ہے دو بڑوں میں صلح کرانا دین کی دوستی کے لیے وعظ و نصیحت کرنا کسی محتاج کے لیے کلمہ خیر کہنا۔

کم سونا:

اگر کوئی شخص خشوع وخضو کے ساتھ رات کی ایک گھڑی عبادت میں بسر کرتا ہے تو تمام دن کی عبادت سے بہتر ہے خدا کی رحمت کا نزول عبادت کی قبولیت زیادہ تر رات کو ہی ہوتی ہے۔رات کو جاگنے کی دولت ایسے شخص کو نصیب ہوتی ہے جو ازلی سعادت مند ہو اور خدا کا عشق اسی پر غالب ہو اس لیے رات کو جاگنا اور نیند کو ترک کر دینا بہادروں کا ہی کام ہے۔

Marfat.com

منقبت

لفظوں میں رقم کیا شاعری میں ڈھالا سرکار آپ کو
رضوان نے حسین موتیوں کی طرح سنبھالا سرکار آپ کو
رقم کئے آپ کے مناقبات اپنی تحریروں میں اس طرح
سمندر کی گہرائیوں سے مانندِ جواہرات نکالا سرکار آپ کو
جو روشنی آپ در اقدس سے لے کر آئے تھے کبھی
آنے والی نسلوں کے لیے بنائے رکھا اجالا سرکار آپ کو
ہو کے مایوس آپ کے در سے کوئی خالی گیا ہی نہیں
آج بھی سناتے ہیں ہزاروں سوالی غم نالا سرکار آپ کو
جب تلک رہے گی دنیا زندہ رہیں گے درویش شمیم
خدا نے بنا کے بھیجا اس نگر کا رکھوالا سرکار آپ کو

Marfat.com

سید شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات

شیخ احمد کے ملفوظات جن کا ذکر درج کیا جاتا ہے۔

نفس کے مطالبات پورے مت کرو۔

اپنی قوت پر بھروسہ مت کرو۔

اپنی خامیوں کا جائزہ خود لو۔

اپنا باطن ظاہر سے بہتر رکھو۔

نیک آدمی سے فیاضی کرو۔

نمود و نمائش سے باز رہو۔

مذہب کی حفاظت علم سے کرو۔

اگر آرام و آسائش کے خواہش مند ہو تو حسد نہ کرو۔

اپنی اچھی اور بری چیزیں پوشیدہ رکھو۔

ہمیشہ اچھے کام کرنے کی تلاش میں رہو۔

اس بات پر فخر مت کرو کہ تم نے کوئی گناہ کیا ہے۔

کسی جگہ بھی موت کو مت بھولو۔

جب تم پر کوئی مصیبت نازل ہو تو اسے اپنے گناہوں کی سزا سمجھو۔

Marfat.com

اوصاف شیخ سید احمد ولی

حضرت شیخ سید احمد ولی بڑے بارونق، ہنس مکھ، خندہ رو، بااخلاق، نرم طبیعت، پاکیزہ اوصاف، کریم اخلاق، مہربان اور شفیق تھے۔

بعض مشائخ نے آپ کے وصف کو بیان فرمایا ہے کہ حضرت سید شیخ احمد ولیؒ بدگوئی سے دور بھاگنے والے اور حق کے سب سے زیادہ قریب تھے علم نے آپ کو مہذب بنایا، قرب نے آپ کو مؤدب بنایا، خندہ روئی آپ کی صفت تھی سچائی آپ کا وظیفہ، یادالٰہی آپ کا وزیر، غور فکر آپ کا مونس، آداب شریعت آپ کا ظاہر، اوصاف حقیقت آپ کا باطن تھا، فقیروں کے ساتھ تواضع سے پیش آتے، بڑوں کی عزت، چھوٹوں پر شفقت فرماتے، سلام کرنے میں پہل کرتے۔

مسجد کی چھت کی سیلنگ

Marfat.com

حضرت شیخ سید احمد ولی کے حلیہ اور عادات کا بیان

راست بیاں ناقلوں سے اس بات کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت شیخ سید احمد کا قد معتدل رنگ سرخ وسفید اور گھنے ابرو تھے۔ ریش مبارک سرخی مائل تھی۔ کمال حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن صوت سے بھی آراستہ کہ تسبیح خوانی اور قرأت خوانی میں گویا آپ کا کوئی ثانی نہ تھا بلوغت کے درخشانی آغاز سے نفیس لباس زیبِ تن کرتے۔

حضرت کا ایسا حسن و جمال تھا کہ جہاں سے بھی گزر ہوتا لوگ آپ کے دیدار کا انتظار کرتے۔

Marfat.com

Marfat.com

سید کا مطلب

شہزادہ، حاکم، سردار یا مالک جو اپنے ذاتی اوصاف، املاک یا پیدائش کے لحاظ سے ممتاز ہو۔ آخری معنوں میں یہ لفظ تمام عالم اسلام میں بلا شرکت غیر کے آنحضرت ﷺ کی اولاد کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ قرآن مجید میں صرف 2 مرتبہ استعمال ہوا ہے ایک بار تو سورہ آل عمران میں حضرت یحییٰؑ اور دوسری مرتبہ سورہ یوسف زلیخا کے شوہر کے لیے آیا ہے۔ قرآن مجید کی سورہ الاحزاب میں سید کی جمع سادۃ بمعنی دینوی اور مذہبی گمراہ سردار بھی استعمال ہوا ہے عرب اس لفظ کو انسانوں کے علاوہ جنوں، حیوانوں اور بے جان چیزوں کے سلسلے میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ ہمارے ہاں سیدہ فاطمۃ الزہرہ کی اولاد کو سید کہا جاتا ہے

شیخ کا مطلب

اس لفظ کے دو مفہوم ہیں ا۔خاص 2۔عام

کسی دینی یا روحانی سلسلے کا بانی مگر اس کے جانشین کو جو اس سلسلے کی گدی سنبھالے یا ان لوگوں کو جو اس کی مختلف شاخوں کے رئیس ہوں کو بھی شیخ کہا جاتا ہے۔ شیخ الطریقہ اپنے سلسلے کا دینی اور دنیاوی دونوں امور میں رہنما ہوتا ہے اس میں لازمی طور پر تمام اخلاق حسنہ پائے جانے چاہیئں آپ وہ اعلیٰ ظرف، زاہد اور تمام اوصاف حمیدہ کا حامل ہونا چاہیے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ اسے علم وافر حاصل ہو وہ اس کا برگزیدہ بندہ ہوتا ہے اور اس پر دینی برکت نازل ہوتی ہے اس لیے بندے کو اللہ تک پہنچانے کا وسیلہ ہوتا ہے اسے قانون الٰہی یا شریعت کا مکمل علم ہوتا ہے وہ

Marfat.com

وساوس نفسانیہ اور ان کے علاج سے واقف ہوتا ہے۔ اپنے طریقے کی مخصوص تعلیمات کا بانی یا وارث ہونے کی وجہ سے اس کی رضا در مطلق کی مشیت سے فیض یاب ہوتی ہے۔ وہ صوفیوں کی روایات کا جاری رکھنے والا ہوتا ہے۔ اس کے دل میں ان خیالات کے سوا جو اللہ عزوجل نے یا بانی سلسلہ نے جو عالم ملکوت کے اندر مظہرہ القدس میں صاحب مرتبہ ہونا چاہیے اور وجود اقصیٰ کے مقدس خیالات سے براہ راست فیض یاب ہوتا ہے۔ مرید کی نظر میں شیخ ہر قسم کی روحانی فضیلتوں کا پیکر ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے تصرف اور کشف و کرامات کی قدرت عطا کی جاتی ہے۔

حوالہ

اردو دائرہ معارف اسلامیہ

جلد گیارہ

السری بن الحاکم

شیاد حمزہ ۱۹۷۵ عیسوی۔ ۱۳۹۵ ہجری ص ۵۴۵۔ ۸۵۱۔ ۸۵۲۔ ۸۵۳

اولیاء اللہ

اولیاء اللہ کون ہیں: اولیاء سے مراد وہ مخلص اہل ایمان ہیں جو اللہ کی بندگی اور گناہوں سے اجتناب کی وجہ سے اس سے قریب ہوجاتے ہیں۔ ولی کا معنی قریب ہے یعنی مومن جب ایمان اور عمل صالح پر کاربند ہوتا ہے اور شرک اور دوسرے گناہوں سے اجتناب کرتا ہے تو اللہ رب العزت کے قریب ہوجاتا ہے چناچہ ارشاد باری تعالی ہے۔

Marfat.com

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ۔ لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ ط لَا تَبْدِیْلَ لِکَلِمٰتِ اللّٰہِ ط ذٰلِکَ ھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ (یونس، ۶۲)

ترجمہ: یاد رکھو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور (گناہوں سے) بچتے ہیں ان کے لیے خوش خبری ہے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں بھی اللہ کی باتوں کے لیے کوئی تبدیلی نہیں ہے یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔

حوالہ

اولیا اللہ کی پہچان

ص ۱۰۳

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

Marfat.com

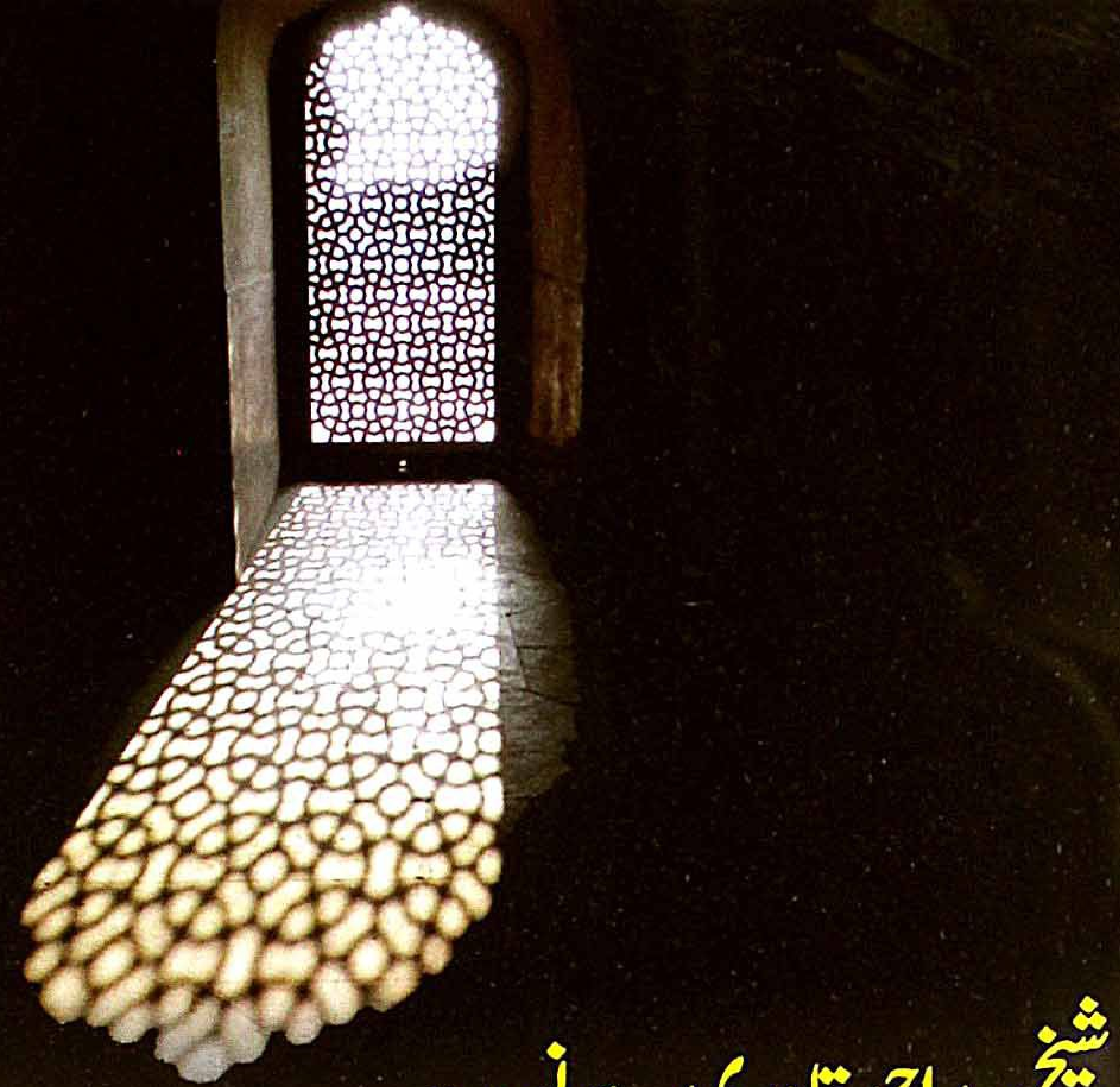

شیخ سید احمد قادری سے نسبت

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو آپ کی طرف منسوب کرتا ہے تو وہ آپ کے مریدین میں شمار ہوگا۔اور آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی اپنے فضل و کرم سے میرے مریدوں کو اور میرے طریق کا اتباع کرنے والوں اور میرے ساتھ محبت رکھنے والوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔شیخ سید احمد ولی نے اپنی گفتار اور اپنے کردار سے ایک معیاری زندگی کا نمونہ پیش کیا۔کم کھانا، کم سونا، اور لوگوں سے کم میل جول رکھنا ان کا طریقہ کار تھا۔عشق الہی میں وہ ایسے سرشار تھے کہ ان کو اپنی ہستی کا پتہ نہ تھا۔تسلیم و رضا، توکل و قناعت، امید و بم، محبت و اخوت، خلوص و خدمت، نقر و فاقہ، ایثار و استطاعت ان کا شعار تھا۔وہ اپنے درد اور اپنے درمان، اپنی دعا، اپنے سوز، اپنی زندگی، اور اپنی موت اپنی فتح، اور اپنی شکست کو اللہ کی طرف منسوب کرتے تھے۔وہ عشق الہی کے اسیر تھے، دین کے نصیر تھے، وہ روشن ضمیر تھے، بے کسوں کے دستگیر تھے، کامل پیر تھے، وہ دربیش بہا و

Marfat.com

بے نظیر تھے، طالبوں کی طلب، جب ان کو ان حضرات کے میخانے میں لاتی وہ ان کی تائب کر کے الائش دنیا سے پاک وصاف کر دیتے تھے، وہ جبر وتشدد کو ناروا سمجھتے تھے محبت اور خلوص کے دلنشین ہتھیاروں سے غیروں کو اپنا کرتے تھے اور امیر شریعت تھے جو پا کے حقیقت تھے، صاحب نسبت، صاحب اجازت تھے، شمع شبستان ہدایت تھے، چراغ دوران ولائیت تھے، علم باطن اور علم ظاہر میں کامل تھے، وہ اہل صفا تھے ولی خدا تھے عالم باعمل تھے صاحب جودوکرم تھے وہ شمس وقمر میں، جان وجگر میں، لعل وگہر میں، شام وسحر میں برگ وشجر میں، آتش نمرود میں گلزار ابراہیم میں خدا کا جلوہ کارفرما دیکھتے تھے، ان کی زندگی نکات طریقت کا دفینہ تھی حقیقت میں وہ معرفت کا آئینہ تھی، وصول ولی اللہ کا زینہ تھی، معرفت الہیہ کا سرچشمہ تھی عرض انہوں نے اپنی روحانی طاقت اپنے کردار اپنی گفتار اپنے ایثار اور اپنے خلوص ورواداری سے ایک نئے سماج کی تشکیل کی۔

"اَلَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ۝"

(سورہ الرّعد ۲۰)

ترجمہ : یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ کے ساتھ عہد کر لیتے ہیں اس کو پورا کرتے ہیں اپنے اقرار کو نہیں توڑتے۔

آپ کی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ ہمیں ادب واحترام کے پھولوں سے اپنی زندگیوں کو مشکبار بنانا چاہیے، یہی مکارم اخلاق کی بنیاد ہے اگر ہم ایک دوسرے کا ادب واحترام کرنا

Marfat.com

شروع کر دیں تو بہت سے مسائل از خود دور ہو جائیں۔ علاوہ ازیں تواضع کو زندگی میں جاری و ساری کرنا چاہیے عظمت و عزت کا یہی زینہ ہے۔

آپ کی زندگی ایک کامیاب زندگی تھی، جن میں مصائب دل کھول کر سامنے آئے۔ مگر استقامت اور ہمت ماوی آئی، اور حضرت سید شیخ احمدؒ اس سلسلے میں کامیاب رہے۔ آپ نے بڑی کوشش صرف کر دین اسلام کی تبلیغ شروع کی اور یہ ایک ایسا کام تھا جس میں اپنی ہمت اور عزم کے ساتھ خود اعتمادی نے کامیابی یقینی کر دی۔ ارد گرد کے علاقے میں ہندو کافی تھے بہت سے ہندوؤں اور غیر مسلم لوگوں کو آپ نے مسلمان کیا اور ملکوال کی سرزمین پر اپنی خانقاہ بنائی اس زمانے میں انسان اناج کی ڈھیریوں کی طرح بٹے ہوئے تھے نہ اتحاد، فکر و عمل تھا نہ آپس میں محبت و خلوص، بلکہ اپنی اپنی ڈفلی اپنا اپنا راگ تھا جو بج رہا تھا، مگر بے سر و تال، جس کی آواز سے کانوں کے پردے پھٹے جاتے تھے تمدنی دنیا میں یہ اندھیرا دور دور تھا جس سے زندگی کے پودے مرجھا جانے لگے تھے۔ انسان انسانیت سے گر کر حیوان سے بدتر ہو گیا تھا اونچی ذات کے لوگوں کے ارد گرد زندگی کی رعنائیاں انگڑائیاں لیتی دکھائی دیتی تھیں۔ اس دور میں حضرت شیخ سید احمدؒ نے اسلامی تعلیمات کو عملی حیثیت سے پیش کیا جس سے سماجی خود ساختہ اونچ نیچ ختم ہوئی زندگی اپنی اصلی کیفیت پر آئی اس طرح وقت کی سب سے اہم ضرورت پوری ہوئی گرتا ہوا انسان زندگی پر موت کو ترجیح دیتا تھا۔ اب پھر زندگی کی تمنا کرنے لگا۔ اس انقلاب عظیم کا بانی محلوں میں نہ رہتا تھا بلکہ ایک معمولی سی جھونپڑی میں لوگوں کو یہ بتا رہا تھا

ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ہی انسانیت کا صحیح مسلک ہے۔ انا ربکم داعلی بنے والی قوم اس

Marfat.com

پیغام کو سن کر سماجی زنجیروں کو توڑ کر آگے بڑھی اور اس پیغام کو جو پیغام حق تھا بڑے ذوق وشوق سے سنا اور یہ بات اچھی طرح سمجھ آئی کہ صرف یہ ہی راستہ نجات کا راستہ ہے۔ اس سید شیخ احمدؒ نے نظر کی تاثیر سے اس کفر کے سمندر میں خشکی کی لہر دوڑا دی۔ نہ صرف یہ بلکہ اس نے جدھر آنکھ بھر کر دیکھا مصیبت اور لغزشوں کے سوتوں کو ہمیشہ کے لیے خشک کر دیا۔ وہ سینہ جو برسوں سے کفر و کار کی تاریکیوں میں گھرا تھا اس پیغام حق سے ایمان کی منور تنزیل بن گیا۔ وہ دماغ جس میں نفرت و حقارت کے خیالات پرورش پا رہے تھے اس پیغام کو سن کر محبت رواداری، اخوت و مساوات کی تجاویز پر غور کرنے لگا۔ وہ سر جو آج تک بتوں کے اگے جھکا کرتا تھا اب صرف اس ذات کے آگے جھکنے لگا جو حقیقت میں عبادت کے لائق ہے۔ یہ تھے وہ لوگ جو حضورؐ کے احکامات پر اپنی ہر چیز قربان کر دینے میں ذرا بھی تامل نہ کرتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ ماحول کی زہریلی فضا کبھی ہوئی

اسی بلند ہستی جن کو دنیا میں یہ عروج تھا کہ اگر چاہیں تو روحانی بادشاہت کے ساتھ ساتھ زمین کی بادشاہت پہ بھی قبضہ کر لیتی مگر دنیا کی قدرت وخواہشات ان کے سامنے کوئی اہمیت نہ رکھتی تھیں۔

Marfat.com

کیا شیخ احمد ولیؒ قادری سید تھے

سولہویں صدی کی شہرہ آفاق شخصیت حضرت شیخ سید احمد ولی کے نام کا سابقہ ''شیخ'' ان کے نام ونسب کے ضمن میں گمراہ کُن ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس لفظ کا ان کے نام سے کوئی تعلق اور واسطہ نہیں۔ آج کل 'شیخ' کا لفظ ایک خاص ذات یا جات کو ظاہر کرتا ہے۔ ہندوستان کے مسلمان سلاطین دہلی کا عہد اور دور مغلیہ میں یہ لفظ ممتاز علمی فضیلت کی علامت تھا۔ بعض اوقات یہ لفظ زہد وتقویٰ پر بھی دلالت کرتا تھا۔ جو اہل اسلام کے متشددین کے یہاں پایا جاتا ہے۔

حضرت شیخ سید احمد ولی قادری قوم کے سید تھے۔ لیکن علمی فضیلت کی بنا پر انہیں شیخ کا لقب حاصل ہو گیا تھا۔ ابوالفضل کے نام کے ساتھ جو اکبر کا وزیر اور مشہور عالم تھا شیخ کا لفظ آتا ہے۔ جو اس نقطے کی وضاحت کے لیے یہی کافی ہے۔ ابوالفضل کو عام طور پر شیخ ابوالفضل کہا جاتا ہے۔ اس کا سبب فقط یہ ہے کہ وہ بہت بڑا عالم اور نظیر قابلیت کا مالک تھا۔ بعض لوگوں سے خطاء ہوئی کہ انہوں نے شیخ احمد ولیؒ کو غیر سید جانا کیونکہ ان کے نام کے ساتھ پہلے شیخ کا گمراہ کن لفظ آتا ہے۔ حالانکہ صحیح تو یہ تھا کہ سید کا کلمہ آتا۔

ہمارے ہاں دو مورخ ہیں۔ اور دونوں یکساں قابل اعتماد بھی اور مستند بھی ہیں۔ ایک ابو الفضل جو اکبر کے عہد کا سرکاری مورخ تھا اور دوسرا ایک ایسا شخص جس نے اولیائے کرام کی زندگی کے مطالعے کو اپنا مضمون بنالیا تھا۔ دونوں کا بیان اس قیاس سے مختلف ہے جس کے قبول

Marfat.com

کر لیے جانے کا امکان ہے ۔ ایک اور شخص قاضی حافظ شکر اللہ ہے ۔جس نے اپنے فارسی کے مخطوطہ میں مستند حالات قلم بند کیے ۔اور وہ مخطوطہ یوں رقمطراز ہے ۔

کہ آپ نے بغداد میں بارہ سال تک شیخ عبدالقادر جیلانی کے مزار پر جاروب کشی کی اور لنگر کے لیے جنگل میں سے لکڑیاں کاٹ کر اپنے سر مبارک پر رکھتے اور اس خدمت کا صلہ انہیں یوں ملا کہ قبر سے آواز آئی کہ آپکو ہند کے صوبہ پنجاب کی خلافت سے نوازا جاتا ہے ۔اور اس کے علاوہ قاضی حافظ شکر اللہ کی کتاب مناقب و کرامات شیخ سید احمد قادری میں جن شخصیات کا ذکر آیا ہے ان کے ساتھ ان کی ذات بھی تحریر ہے جیسے کہ نعمت اللہ گجر، جلال خان گکھڑ، ملک ہست خان وغیرہ ۔اس لیے جو لوگ شیخ سید احمد قادری کو سید نہیں مانتے گناہ کا مرتکب ہیں ۔اور جو لوگ اس بات کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں وہ لوگ گناہگار ہیں ۔

صاحب انوار السیادت فی آثار السعادت و شریف التواریخ آپؒ کے نسب کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ شیخ سیدؒ احمد ولیؒ حسنی سیدؒ تھے اور شیخ سید احمد کا شجرہ حضرت امام حسنؓ سے جا کر ملتا ہے۔

حوالہ: شریف التواریخ
شریف احمد شرافت نوشاہی
حصہ دوم صفحہ نمبر ۵۰۹

صاحب انوار السیادت فی آثار السعادت
صفحہ نمبر ۲۳۹-۲۳۳-۲۳۲-۲۳۱

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ. اَلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ. لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى
الْاٰخِرَةِ ط لَا تَبْدِيْلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ
الْعَظِيْمُ (یونس،٦٢)

خبردار بے شک اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ وغمگین ہوں گے وہ ایسے لوگ ہیں جو ایمان لائے اور ہمیشہ تقوی شعار رہے ان کے لیے دنیا کی زندگی میں بھی عزت ومقبولیت ہے اور آخرت میں قابل غور مغفرت وشفاعت اور دنیا میں بھی نیک خواہوں کی صورت میں روحانی مشاہدات ہیں اور آخرت میں بھی حسن مطلق کے جلوے اور دیدار اللہ کے فرمان بدلا نہیں کرتے یہی وہ عظیم کامیابی ہے

Marfat.com

باب پنجم

مناقب و کرامات
شیخ سید احمد ولی

قاضی حافظ شکر اللہ

Marfat.com

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ماشاء اللہ
یا حی
یا اللہ
دربار عالیہ قادریہ
یا رسول اللہ
یا قیوم
والی پنجاب شیخ المشائخ حضرت قبلہ پیر سید حاجی شیخ احمد ولی بن سید محمد افغانی
محمد
ابوبکر
عمر الفاروق
عثمان الغنی
علی المرتضیٰ
محمد
علی
فاطمہ
حسن
حسین

Marfat.com

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبه نستعین

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین. والصلوة والسلام علی رسوله
محمد وآله واصحابه اجمعین. اما بعد میگوید اضعف عباد
الله فقیر شکر الله بن نعمت الله بن ابوالفضل الفضلائی دقیقه
والفقها بندگی شیخ حامد مفتی پرگنه چیمه چته متعلقه
صوبه لاهور غفر الله لهما. که از مدت مدید بعضی از معتقدان و
عقیدت کیشان بجد باعث بودند. که برخی از احوال خجسته
مآل ومناقب خیر مآب حضرت قدوة الاولیاء والمحققین
زبدة الفقراء والمساکین برهان العارفین سلطان
العاشقین گوهر معدن تحقیق در دریای تصدیق. منبع
اسرار الهی مهبط انوار تجلیات نامتناهی در روزگار خود
یگانه

Marfat.com

یگانه دور عصر خود قطب زمانه حاجی حرمین الشریفین
شیخ المشایخ حضرت شیخ حاجی احمد نور الله مضجعه
در قید قلم در آید تا باستماع آن احوال موجب سعادت
و وسیله نجات باشد اما این احقر از بی استطاعتی و قلت
بضاعتی دلیری نه نمود و اهمال می ورزید حتی که قبل شروع
این مطلب شریف بمدت هفت ماه شب جمعه وقت صبح صادق در
عالم [illegible] شده بدیدار فیض آثار آن بزرگوار خواجه خضر
سعادتمند شد از آتش شوق جمال آن محبوب ذو الجلال در اشتغال
آمد و هر روز در ترقی الجد حتی که تنفر تمام از دنیا و ما فیها
شده و نقوش شاغل حطام از دل بالکل سترده گشت
و دران ایام مقصد شریف و مطلب منیف شروع نموده وسیله
سعادت و واسطه نجات خود ساخت و احب الصالحین و لست
منهم ؛ لعل الله یرزقنی صلاحا ؛ و این احقر هر چند
در نظر مردم نسبت بزرگی با آن جناب ارادتمند دارد اما به اعتقاد
خود چه نسبت خاک را با عالم پاک ؛ ولی معروف زان قدم ست این خاک

Marfat.com

۲

ای اگر نسبت سگی سگان آن آستان ملازمان باشند زهی
سعادت و سعید حالت بیت سگ که شد منظور نجم الدین سگان را سرور است
گر بگیرد شیر را از لطف او این در خور است پوشیده نماند که
در خدمت اصلح الناس شیخ یعقوب صرفی عمله جا گو نارزان
که ملا لطفی و روشن پیشانی بود و ملاقی شده و از عمر خود و بعد سالگی
میگفت که رسیده ام و ظاهر میکرد که من در خدمت حضرت شیخ
المشایخ مذکور رحمة الله علیه سعادت مند شده ام و ایشان
پیر بمرتبه کمال بودند حتی که چرم پیشانی حضرت او بجنبه
بر چشم مبارک ایشان رسیده بود هرگاه نظر بکسی کردند بدست
مبارک خود چرم را از چشم خود بالا میکنند و می دیدند و هم
شیخ یعقوب گفته که حضرت مرحوم بر من دعا کردند
که عمرت بسیار خواهد بود چنان از زبان خود مردم نکوهی مرد
و حال از حیات خود شکوه ندارم که بمیرم و بعضی احوال
و مناقب حضرت شیخ مرحوم از شیخ از شیخ یعقوب مذکور
مسموع شده و چندی دیگر از مردم معتبر تحقیق از استماع

Marfat.com

یاحیه

وتحقیق رسیده تا در قید تحریر و ضبط تقریر آوردن اینها بر ذات خبیر بعون

الله الملک الوهاب بی رده اند که دو از ده سال حضرت شیخ جاروب

کشی مقبره منوره حضرت غوث الصمدانی محبوب سبحانی قطب ربانی معشوق

یزدانی عبد القادر جیلانی قدس الله سره العزیز کرده اند و چوب

سوختنی بر بار نموده در مطبخ خانه می آورده اند تا آنکه سر مبارک

ایشان اماس کرفته و از بار چوب چاک گشته و کرم افتاد و ترک

قطعه نهاد تا که از حضور پر نور ایشان را آواز حکم خلافت بپنجاب

فرمود آب آمد التماس آورده که تحمل بار خلافت جناب فیض

مآب نیست التماس کرد بعد از آن حکم خلافت بحضرت شیخ الشیوخ

شیخ داود مرحوم که در قصبه شیرگره آسوده اند و مقام قیام [illegible] نموده از

وفات خواهد بود تا جدیکه روضه حضرت شیخ مرحوم مذکور زیارتگاه

حضرت پیر دستگیر می نامند والله اعلم بالصواب چنانچه آورده اند

که اولاً ظهور ولایت آن جناب ولایت مآب حضرت شیخ المشایخ

در قصبه [illegible] زنده با نیکی در خدمت [illegible] صلح الناس فاضل [illegible]

[illegible] زبدة الاتقیا و عمدة الفقرا شیخ عبد الله [illegible]

محمد رفیع خان احمد الستقامت [illegible] اند و از القاب شیخ عبد الله

مذکوره را کار [illegible] شاه [illegible] باد افتاد و حکم کرده

که یکی از فلاز عمله که [illegible] الجحیم و [illegible] ناک [illegible] بلند فرستاده

تلامذه

شاگرد

Marfat.com

٦

تا استاد وقت ظهر بر پهاڑ آمدند و روی جانب شیخ مرحوم بردند
و گفتند که قومی کابلی و تتار و جوانان زورآور شیخ حاضر اند اگر برود
مطلب انجام آید چون بحضرت شیخ شریف چنین تکلیف دادند
لاچار انحراف نکردند و قبول فرمودند و استاد بوقت پگاه
مکتوب مطلوب حواله شیخ نمودند و رخصت کردند چون وقت
مغرب شد یکی از همسایگان حضرت شیخ را بر کناره بازار ایستاده
دید و خبر باستاد رسانید که شیخ حامد رفته در فلان جا نشسته
استاد بی حظ و متغص شد شاگردانرا فرستادند تا شیخ را بخدمت استاد
آوردند تا استاد بزبان طعنه بسیار و ملامت زیاده بر شیخ فرمودند تا آن
بآنجا که استاد در حق شیخ دعا بد کردند لابد حضرت شیخ دست استاد
صاحب را گرفته درون مسجد بردند و گفت ما حضرت مطلب با کار
انگشت با بازار شیخ فرمودند که چراغ بیارید تا که جواب مکتوب استاد
مهر با مهر استاد دستخط خود یابی با حصول مقصود حواله فرمودند استاد مطالعه
نموده و دست بدعا خیر درباره شیخ واکشوده گرد غبار استغفار بزار
از صفحه خاطر عاطر بدر برده خبر با شهر قشر داشته و اظهر گشت که این مسافر
بعوض یک روز پیش ملکی رفته و بحصول مقصود باز درینجا رسید شیخ مرحوم
از انجمله غایب گردیده والله اعلم بحقایق آورده‌اند که روزی

در ایم

Marfat.com

در مسجد موضع آدم لو به عمله پرگنه گجرات فرخنده آیات رسیدند
بتلاوت کلام ربانی اشتغال کمال ورزیدند ناگاه سوار تیز شتاب با
پشتاره اسباب طلب بیگاری در موضع مذکور آمده و از زمینداران دایره
نشینان طلب بیگاری کردند و گفتند که نوبت بیگاری آن مرفوست
سپاهی گشت پشتاره اسباب بر سر حضرت شیخ داد و روان شد مقدار
دو سه تیر پرتاب رفته بود که ناگهان نظر سپاهی بعقب افتاد دید که
پشتاره اسباب مقدار یکدست بالا از سر در هوا میرود فی الفور
سپاهی از سر اسب فرود آمد و بر پای شیخ افتاد و عذر معذرت
بسیار آغاز نهاد که در من تقصیر نیست سپاهیان پشتاره خود
را بسر خود یا بر پشت اسب میدارند و در موضع مذکور آمد و آنها را جو
زجر و توبیخ و ضرب و شلق کرد که این قسم ولی را بیگاری داده
آید و خوف خدا در میان نیاورده آید القصه سپاهی را جو رنجا
ساخته و وداع نمودند پس مشهور است باخود بردند که این مرد فرد ولی
درویش جلی یا ظرف خام گلی است اگر دعوی ولایت نماید تا ما را
هم کرامت و کرامات نماید هر یکی از راه مصلحت گفتند که اینرا در چاه
عمیق بسته طریق خواهیم انداخت و بعضی گفتند که قبر کنیده
دفن نمائید ساخت اتفاق همه بر قبر کردند و قبر در چند

Marfat.com

کنند بده شیخ را بردند و گفتند که در قبر در آ و مار اگر افتی بنماید

لاچار در قبر معه مصحف و عصا داخل قبر ما گردیدند و قوم جهال کمال

کمال تخته درخت خشک سنگ بر لحد بیفشردند که مباد العصا

که بخوبی بر گنبد بیرون رود هنوز قبر بهموار نشده بود

که شخصی روان رسید از اینجا که آواز ماتم از ولایت بشنید پرسید که

کدام کس فوت شده است ... گفتند که فلان

درویش یکرده خویش را آمده و مدفون کرده ایم آن شخص با ایشان

در جواب گفت که آن مرد با فرحت و ... در مسجد فلان با تلاوت

قرآن دیده ام باور نداشتند اما شخص از ان ها گفت که مسجد مذکور

فرد ... بیائید و تفحص حال نمائید شخصی از ایشان رفت شیخ را

سالما دید باز گشت و از انجا ... باز گشت همه آمده بر پای

حضرت افتادند و عذر تقصیرات ساختند و آن تخته خشک درخت سبز

و برنگ گشت و در حق ساکنان انجا از زبان تاثیر بیان دعا ماند

ویران و محروم ... حواله فرمودند ... مذکور تا حال

میماند و اکثر ... که می آید ... گاهی بطریق سیر ...

حضرت میگذرد و او میگردد و بر زمین نواحی قبر مذکور درستی در

و فور میشود و کسی ... و همان طور بر زمین افتاده ماند و

گردد

Marfat.com

مناقب دیگر

گرده آورده اند که در اثنای راه‌نمال استاد نیکو نهاد را
با شیخ اتفاق ملاقات افتاد و در خدمت حضرت شیخ الملتجا و (در میان)
والملجا آغاز نهاد که فی سبیل الله مرا از زیارت بیت الله
بکنانید و بدرجه عالی رسانید حضرت شیخ بعد عذر و دفع (الوقت)
وحیله حواله با ادب استادی قبول فرمود هر دو دست را حلقه
کرده بنهاد و گفت که درین حلقه بیا و ببین و مطلع
شو که کعبه چنین است هرگاه استاد در حلقه دو دست
ایشان دید گویا که در بیت الله استاده شده است و بعد سعی
فرمودند که زیارت کرده آمدم [illegible] شیخ گفت آری به تسلی دل حضرت
شیخ را در جنگل دید تعجب ماند والله اعلم — آورده اند که در
مسجدی در قصبه سودهرا بود که سقف او افتاده بود همه چیزهای
سقف و دهان محله تیار کرد چوب شهتیر [illegible] مسجد آوردند
از مقدار طول یک دست کم آمد درین اثنای شیخ مرحوم وقوع فرمودند
و پرسیدند که چه چیز است ایشان آن را وا نمودند حضرت شیخ فرمودند
که بسم الله الرحمن الرحیم خوانده بردارید امید است که برابر خواهد آمد

مناقب

Marfat.com

و در جانبی که نقصان بود چوب بدست خود گرفته دعا فرمودند که یا چوب
باذن الله برابر شو که جانبی هرگاه بر مسجد راست کردند چو برابر شد
والله اعلم — آورده اند که در شهر لاهور یک آهنگر معتقد حکایت آهنگر
ایشان بود روزی در خانه ایشان نشسته بودند که زنی صاحب حسن
و جمال جوان عمر برای زیارت آمدند و دو کس زن آهنگر بوده
که نظر حضرت شیخ بر وی افتاد و بتبسم فرمودند و آن دانست که بر من
به نظر بد می بیند حضرت آنگاه دانست و معلوم فرموده زن با کشف
زن مذکوره عابده فلان شد و خطره قبیح در دل افتاد و حضرت شیخ
آن دو کس را که آهنگر در کوره خود در آتش سرخ کرده بود چون
میل در چشم مبارک خود کشیده آن و فرمودند که ای بی بی اگر نظر من
بر تو بد بودی هر دو چشم من بسوختی و بینم همه از حسن و جمال
خالی بود که چنانی حسن و جمال بر تو عطا فرموده و کافر بوده از بهشت
محروم مانده در دوزخ خواهی رفت همان وقت از راه عبدیت بنده
گرفت بحضور آن آهنگر و حضرت شیخ مشرف باسلام گشته کلمه طیب خواندند و
تا آن حضرت نام حسن را تغیر داده یعنی بی بی ساتول نام ادغام و تا

نبی جان داد

Marfat.com

حاجت حال و وصال شده و حضرت شیخ از آنجا رخصت شدند و با
آهنگر گفته رفتند که هرگاه ترا مشکلی پیش آید مرا یاد خواهی کرد
حاضر خواهم شد بعد مدت آن بی بی را اجل آمد و آن فوت
شده چون دختر شد و بعد او را بطلاق شد و آن چوبهای
برای سوختن او یکجا کردند آهنگر بیچاره یک تنها بود از حال
اسلام وی خاطر بعضی خباثت هم بسبب دعوی اسلام متفق با
آهنگر شدند اما مدعیان اسلام کم و هنود آن بسیار بر گفته
ایشان باو نکرده بی بی سانول را بر توده چوبها جمع کردند تا
کار بانجام رسید که آتش دهند و از ازدحام خلق از حد زیاده گشت
بیچاره آهنگر فریاد فریاد برآورد که یا حضرت شیخ حاجی احمد
وقتیست که بعهد اسلام دختر خود خوانده برسی فی الفور حضرت
شیخ از غیب پیدا شدند و فرمودند که اینچه قضیه ایست آهنگر حال
ایشان را دیده و دید چوبهای حضرت افتاد و حال بی بی سانول را
عرض کرد و حضرت شیخ نزد میت بی بی سانول مذکور ایستاده
شدند و فرمودند که ای بی بی سانول بخدا آنست که بزبان خود

Marfat.com

تا بهشتی و باقی الله استاده شوی و کلمه شهادت خوانی تا
بفرمودن حضرت شیخ بی بی مذکوره بر سر پیر در حرکت آمد و بنشست
و باواز بلند بحضور اقوام ازدحام کلمه طیبه خواند و گفت از دل و زبان
که اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا عبده و
رسوله و گفت که یا حضرت کافران در بهشت رفتن من
خلل انداخته بودند اما حضرت بر وقت رسیدند همانجا جنازه خوانده
او را مدفون گور کردند و حضرت از انجا در ازدحام خلق غایب شدند
مناقب دیگر اورده اند که حضرت شیخ صاحب بر لب دریا بطریق سیر
بجائی رسیدند که ناگاه زن ضعیفه دیدند که با دو پسران خورد و
یک چرخه چوبین بر کنار دریا حیران نشسته است از وی پرسیدند ای
مادر چرا حیران نشسته گفت که یا حضرت رئیس ده مرا مطالبه تخت
می کند و من چیزی بخانه نداشتم پس فراری شدم و پسران خود را
همراه آوردم و اکنون حیرانم که بر لب دریا کشتی نیست و خود
معه پسران کوچک عبور نتوانم کرد و نیز خوف کنم که مبادا سرهنگان
رئیس تعاقب کنند و مرا بگیرند پس رهائی نتوانم شد شیخ صاحب
بر حال وی رحم فرمودند گفتند که ای ضعیفه چرخه خود را در دریا
بینداز و پسران خود را بگو که بر یک دست بر شاخهای چرخه

محکم دارند

Marfat.com

محکم بگیرند تا الله تعالی ترا سلامت از دریا ببرد چون ضعیفه
بموجب فرموده حضرت همه فرزندان خود بدریا آمد حضرت
بعصاء دست خود چرخه را دکه گردند بیک دکه عصا ضعیفه مع
فرزندان خود سلامت بکنار آمد و فرمودند که هر جا خواهی برو و تنها

آورده اند که سبب مشایخ شدن و توطن گرفتن حضرت شیخ
اینست که در جنگل بار گوندلان شیر کنان می بودند و در ویرانه
آب برای وضو نیافت نماز عصر در رسید تا که در آب دان موضع
جوت گوندلان لعلقه بهره رشید بود و بقصد آب بر سر چاه
که متصل بموضع مذکور است و نامش چاه لاله میگویند رسیدند
طایفه زنان بر رسن و دلو آب بر آورده سبوچه ها پر میکردند
و حضرت شیخ دیدند که وقت نماز عصر تنگ گردد تا حضرت
بسم الله الرحمن الرحیم خوانده کوزه بدست گرفته بر کنار چاه
بند بوره طرف دیگر چاه بند بوده استاده دست خود دراز کردند
آب از طرف که حضرت شیخ استاده بودند طغیان کرده
برابر دست ایشان رسید و طرف ثانی که زنان بودند برابر ماند
که پیش بود و ایشان کوزه پر آب کرده وضو ساختند

Marfat.com

۱۳

باز متوجه جنگل شدند و درمیان زنان که آب میبردند بی بی سائره

نام دختر اصلح الناس صاحب ورع و توکل شیخ شمائل نام که

در موضع جوش وطن داشت و دران گرد جوار در بزرگی

داشتن شیخ بود طلب آب کرد و توقف کردند زنان در دادن آب

و برابر آمدن آب و کوزه پر کردن از آب تمامی چنین بدر

بزرگوار خود نقل کرد شیخ شمائل را اشتیاق ملاقات حضرت

بسیار شد روزی بقصد ملازمت دربار گوندلان سیر میکرد

دید که زیر درخت اراک بمراقبه نشسته اند از لمعان جبهه

نور رنگی چهره دانست که این فقیر اند آنکه از سر چاه آب

رفته بودند همین است با خود هر دو ولی که [illegible]

الولی یعرف الولی چند مذکور با خود کردند و شیخ

۵ شمائل مرقوم الی بخطبه (نکاح) دختر مذکوره بحضرت شیخ کرد و حضرت

شیخ دفع الوقت و حیله ها در خدمت شیخ شمائل میکرد که من

غریب الوطن و نادان مطلق ام بهتر است که با کسی اهل الوطن (صلاحیت) قبول

منسوب [illegible] بود هر یک عبث توقف کرده سر از مراقبه بیرون فرمودند

دختر شیخ را قبول فرمودند و حضرت شیخ شمائل آنحضرت را در آباد

موضع جوش آوردند و عقد نکاح بی بی سائره با حضرت شیخ کردند

Marfat.com

بدین نسبت تعلق بعد از چند روز بخانه آورده مردم بسیار را
بخدمت شیخ اعتقاد و بندگی پیدا شد و آنجا بتاریخ [?] رفت

مناقب دیگر

والله اعلم آورده اند که حضرت شیخ وقت عصر در موضع مذکور
آمدند و درودگران را طلب کردند و فرمودند که چهل میخ چوب طیار کرده بیارید
چون بیاوردند فرمودند که نزدیک موضع چوب قطع زمین صاف
کرده مقدار یک بیگه کم و بیش آنجا میخ‌ها را گرداگرد زمین مذکور
کوفته زنند و وقت مغرب شد الله درودگر و غیره [illegible] مردمان را
لوصند همه را رخصت فرمودند مگر یک شخص که در خدمت شریف
قدری محرم شده بود او پوشیده در زیر درخت [?] نشست
و فردا از معاینه شبانه با مردم خبر داد که چون مقدار یک پاس شب
گذشت آوازهای اسپان می‌شنیدم دیگر هیچ در نظر من چیز
نیامد و هرگاه آواز مردم می‌شنیدم هیچ کلام معلوم نشد و هرگاه
حضرت شیخ کلام میکردند آواز میشناختم که حضرت شیخ ناطق اند
ماسوای آواز هیچ مطلب مفهوم نمی‌شد فردای آنحضرت بوقت
زوال در خانه آمدند بی بی سائره زوجه حضرت پرسید که
دوش راز چیست فرمودند که مهمانان من امشب جن بودند
که بسبب پاس خاطر من بنده درینجا شب باشی شده اند

Marfat.com

وانهار از رخصت ساختم تا در عجب گذاشته آمده ام و از ان
میخ که از چوب ایراک کوفته بودند همه درختان سبز و تازه شدند
و تا حال کسی را قدرت نیست که چوبی از آن درختان بگیرد و
در نواحی چوت مشهور است که این چهره درختان حضرت
شیخ است والله اعلم آورده اند که در اثنا راه روزی زن
ضعیفه نالش کنان بر پای حضرت شیخ افتاد و ظاهر کرد که از
ما حصول این جهان بجز یک پسر ندارم او هم غایب است خالصاً لله
توجه فرمایند که پسر من بمن رسیده باشد حضرت توجه فرمودند و
ضعیفه را گفتند که چشم خود را بند کن چون چشم را بند کرد و
طرفة العین پسر آنرا دست گرفته آوردند و مادر پسر را
گفتند که چشم را وا کن و پسر خود را بشناس چون پسر خود دید
گریه کرده در بر کرد و از پسر پرسید که کجا بودی و مدت
با پسرش با گل ملوث بوده بعد جواب داد که این مادر من
در بغداد بودم و در پی گل در کار بودم که این بزرگ مرا
از بازو گرفته نزد تو آورده والله اعلم آورده اند که روز
جای ست ناثره تا فی برای حضرت شیخ بخانه آمدند و باز رفتند
و بعد از شیخ باز بخانه آمدند و باز غایب شدند و بعد از دو
ساعتی باز آمدند بی بی صاحبه از حضرت پرسید که دو مرتبه
کجا رفته بودید فرمودند که اول بمکه از خانه رفته بودم برای

مناقب دیگر

چهره چوبی درختان ... ماند ... میکنند

Marfat.com

مددی باری که در دریا باد شور کشتی نزدیک غرق بود او شیخ را
یاد کرد تا رسیدم و کشتی را بر دوش نهاده از ورطه برون آورده
باذن الله تعالی کشتی بکنار رسید و مرتبه دوئم که رفته ام لوتکار
مراد رکشتی مذکور رفته دوشی بسته بود یادم آمد باز رفته ام
لوتکار آوردم قدری با خضر را تناول فرمودند باز در رسید رفتند

فائده دیگر

والله اعلم ۱۲ آورده اند که حضرت شیخ در راه گذر می شیخ چوب عبور
میفرمودند در اثنای راه که دیوار خام شکسته بود خاطر مبارک
آن دیوار چنین آمد که بر دیوار بیچون شخصی [illegible] بر اینت
بهیچ الله فاسقطی آمد والتماس بحضرت شیخ آورد که ایت [illegible]
اما اگر راه رود حضرت بر زنجیر مبارک جنانی راندند که بحکم الله تعالی
بجواب بیتر رو باش بقدرت الله تعالی ده گز دیوار مذکور راه از
مقام خود در رفت و فرمودند که باز پس جای خود جا ایستاد
مدت دیوار بقا مانده و مردمان تبرکاً بر دیوار بوسه میکنند

فائده دیگر

دیگر آن دیوار بعدم رسید والله اعلم ۱۲ آورده اند که
جوانی از قوم ساربانان یعنی بوج در ملک خطا یک شتر داشت
او را بار کرده همراه قافله بتجارت رفت در اثنای راه بود را
ساقی شتر ماده از ضعف شب [illegible] و شتر ماده همانجا نیز
بیفتاد و کاروان دیگر آنجا نیز نماند گذشته رفت حضرت

Marfat.com

شیخ لطف الله سیر در آن مقام که شهزاده افزالی در رفتند و احوال
او شان معلوم کردند که آن فریاد فریاد در جنگل بجا برآورد که
حضرت شیخ پرسیدند که نام تو چیست گفت که نام من بایزید است
و از زبان مبارک چنان فرمودند که اگر با شهزاده به شوق چه خواهی
داد بایزید گفت شهزاده بتو خواهیم بخشید فرمودند که نتوانی چنان
کرد آخر الامر دهم حصه مقرر فرمودند بایزید قبول نمود و از زبان
مسیحا بیان خود فرمودند که ای شهزاده باذن الله استاده شود
دست مبارک خود را بر دامن او زدند بحکم الله تعالی برابر شد و بعده
حضرت با شهزاده بعضا بجمع بایزید بر روانه شد بر شهزاده رخصت
و بایزید پرسید که یا حضرت شیخ کجا باشی فرمودند گفتند که موضع چوت
گوندلان که نزدیک ملک زادست برسانی و فرمودند که بی
ترا برکت خواهد شد بسیار و بالآخر مشهور است که آن سردار
بلوچان شد و احوالش از هر طرف افزون گرفت تا که ملک
بایزید آباد گشت و نذرها بخدمت شیخ صاحب فرستاده ماند

مناقب دیگر

والله اعلم اورده الله که مردمان بسیار از [illegible] مرید و
معتقد حضرت شیخ شدند از انجمله چوده [illegible] عرف جمال
سردار موضع ملک وال عمله پرگنه بهره که از موضع چوت
[illegible] گروه جانب شرق لب دریای بهت [illegible]

[illegible]

Marfat.com

در خدمت شیخ ملازم شده بودند و حضرت شیخ را صحبت ایشان

از بی بی سائره تولد شده بودند چون سیدیان موضع چوشت در
خدمت حضرت شیخ معروض داشتند که اگر فرمایند حویلیها برای
صاحبزادگان تیار کرده شود دران حین چون سیدی سعید خان
که تارک دنیا شده بود در خدمت حضرت ملازمت داشت
التماس بحضور حضرت کرد که این زمین محض جنگل و بارانه است
و وطن مردم صحرائی است اگر پسند خاطر عاطر آید فکر
عمارت حویلیهای در ملک والی که جای خوشی و زمین بهشت و بلده سرد
و آبادانی بسیار دارد کرده شود اگر تجویز فرمایند بهتر است حضرت
فرمودند که باشد دید روز دوم شیخ صاحب سوار شده در موضع
ملک وال تشریف بردند و تماشای گرد و جوار موضع مذکور را ملاحظه
فرموده جای خوشی و مقام دلکش یافتند و بجهت خود پسند
نمودند دران جایکه متصل موضع مذکور جانب غرب که مقدار
زمین خالی از عمارت بود منظور آوردند و بعصای مبارک گرد
خط کشیدند و فرمودند که این قطعه را حواله ما کنید چون سیدی
سعید خان وغیره برادرانش رضامند شده زمین حواله شیخ صاحب
نمودند که دران زمین مذکور بمقدار صد خانه از اولاد

Marfat.com

شیخ سکونت دارند کوٹلی حضرت شیخ حاجی حامد از همانوقت
علیحده متصل ملکوال دارند که مسکن اولاد است و چوہدری مذکور
از دانش و فرهنگ خود التماس بشیخ هم آورد که عاقبت سفر ناگزیر
در پیش است مهربانی فرموده برای مقبره جائی مقرر فرمایند حضرت
قبول فرمودند و متصل زمین مذکوره جانب شمال زمینی اعلی که
آنجا قدر کشتکاری زمیندار میکرد خود بنفس نفیس تشریف فرمودند
پسند آوردند و گفتند که ازینجا بوی خوش می آید همان وقت
زمیندار مذکور موازی ده بیگه زمین قطع علیحده کرده نذر گذرانید که برای
خانقاه و مقبره منوره حضرات و هم مقابر اولاد [illegible]
دران زمان است ازین موجب چوہدری سالمو شیخ [illegible] شده
جمعی با خود گفتگوی کردند و ماجرا پیش شیخ رسید فرمودند
که هرگاه در رحلت نماییم البته خواهم که نعش ما را همه جا
که خواهید ببرید الحال این شیخ با خود نیز زید والله اعلم ۱۲

آورده اند که افضل الفضلاء شیخ مخدوم الملک که در عهد عصر خود
~~عرشی آستان از بزرگی و ولایت حضرت مخدوم~~ که در بلده
لاهور اشتهار داشت اشتیاق [illegible] عاقبت قصد ملاقات کرده
[illegible] حضرت شیخ صاحب [illegible]

سوار شده در راه دهلی بخاطر گذرانیدند که اگر لحم الطیر و نان درمک
که تنگ و باریک باشد در مجلس شیخ خورده باشم مرد فقیر باشد گرم باشم و باور خواهم
داشت هرگاه در خدمت حضرت شیخ ملاقات کرده و نشسته
بود از ساعتی زنی طبق پر گوشت مرغ و نان تنگ و باریک
گرم و تازه به نظر در خدمت شیخ آورد و حضرت شیخ از آنجا که
مهمان بود و طعام را پیش مخدوم الملک نهادند چنانکه مخدوم صاحب
رغبت بطعام کردند گرم بسیار بود و دست از طعام برداشتند و
وحضرت شیخ کوزه آبی که با خود داشتند آنرا در گوشت انداختند
و تناول فرمودند چون از طعام فارغ شدند شیخ مخدوم الملک
ازین طعام در انواع لذت تعریفها فرمودند آنزن که طعام آورده
بود در خدمت شیخ التماس مینمود که یا شیخ من زنی بیوه ام
هیچ کس ندارم یک پسر و دختر برادر زاده دارم الا که از ترکه شوهر یک غلام یک صد
و بیست اشرفی زر داشتم امروز غلام اشرفیها را بطریق دزدی برده رفت
و من عاجز ماندم لله تعالی توجه شریف در باره من ضعیف فرمایند
که غلام معه اشرفی بهم رسد حضرت شیخ فی الحال در جواب ایشان
فرمودند که ای مادر در خدمت مخدوم الملک بگو که مدار المهام
بادشاه اند تاکید کوتوالان و غیره متصدیان فرمایند تا غلام تو پیدا
گردد حواله تو خواهند ساخت حضرت مخدوم الملک التماس کردند

Marfat.com

که با شیخ ما را و بادشاه را هیچ قدرت نیست که غلام پیدا کنیم و بیچاره
زن الحاح بسیار کرد و حضرت شیخ از زبان مبارک خود فرمودند
که در گذر فلان و کوچه فلان که چند دوکان است غلام آنجا است
و از آن یک اشرفی تصرف ساخت و بقیه اشرفی در میان بگره خود
بسته در بغل دارد و چند تنکه را متصرف شد الحال برو تا بیابی و
الا فردا در جای دیگر خواهد رفت و بدست تو نخواهد آمد زن
مذکوره همان وقت رخصت شد هنوز مقداری زمانه گذشته
بود که آن زن و غلام معه اشرفیهای در خدمت حضرت شیخ
باز آمدند و اشرفیها را به نذر مبارک گذرانیدند هر چند آن
زن الحاح نمود که نذر قبول نظر شود اما به سبب بیوه بودن قبول نه فرمودند
و آن زن از خدمت شیخ رخصت شده رفت و مخدوم الملک
نیز بالتسلی و تسکین بمسکن خود باز گشت والله اعلم بالصواب

آورده اند که چودهری هیبت خان وغیره معتقدان در خدمت حضرت
شیخ التماس نمودند که حضرت را سه فرزند نیک طالع و
بخت بلند و ذالکشف بودند اول شیخ محمود دوئم شیخ محمد
سوئم شیخ جلال مایان در خدمت کدام کس از غیب داده

Marfat.com

رجوع آریم فرمودند که شیخ محمد را داعیه بیت الله شریف دارد خداوند
را معلوم است باز درینجا آید یا نیاید که هماندم طرف خواهد ماند دیگر
جلال درینحال که از اطفال است محض بجلوه کمال حسن کمال است
همین بزرگ فرزند شیخ محمود شمع و چراغ افروز مقامها خواهد شد بالآخر
شیخ محمد جانب بیت الله رفت و هرگز عاید نشد و جلال را مردم
جلوه نگار نگذاشتند و برکت در شیخ محمود چنان ماند که تا این حال در اولاد وی
زیارت و سجادگی باقی است و اعتبار مریدان بر آنست والله اعلم
مناقب دیگر

آورده اند که یکی زن پارسا بالو بود را حضرت شیخ دختر خوانده بودند
و او را تعلیم قرآن میفرمودند بی بی مذکوره نسبت قرابت بخود بدر
نیست که از مریدان بخوص تازه میدانست آنگاه که ختم قرآن کرد
حضرت شیخ رحلت فرمابدار البقا گشتند و بی بی مذکوره از کمال محبت بکا کرد
که یا حضرت مرا نقصان در خواندن قرآن شریف رو نمانده است حضرت
شیخ بر بی بی مذکوره ظاهر شده فرمودند که باکسی از من آگاهی نخواهی داد
بحکم الله تعالی هر روز بلا ناغه تعلیم سبق ترا خواهم کرد روزی در
دادن سبق بی بی بودند که ناگاهان برادران حقیقی دختران
منتفق در آنحال در رسیدند و آواز مردی شنیدند از غیرت

Marfat.com

نتوانستند ماند از بیبی مذکوره استفسار نمودند که آواز مرد
بیگانه که می آید کدام کسی بود هر چند بیبی بیچاره بموجب فرموده
حضرت اخفا کرد اما نگذاشتند که نه پرسند حتی که دست بشمشیر
بردند وگفتند که راست بگو والا ترا میکشیم بیبی از ترس جان
پیش ایشان حقیقت بخوبی گفت از نعمت کمال مرا محروم میکنید شما دانید
لاچار بیبی ظاهر نمود که حضرت شیخ هر روز بپرسش می آیند
و بمن کلام الله می دهند بعد از آن روز آمدن حضرت منقطع
گشت والله اعلم

مناقب دیگر

آورده اند که شیخ نعمت الله عرف گجر از
مریدان کاملان بود میگویند که صورت حضرت نعمت الله
بعینه صورت حضرت شیخ جناب بنده بود هر که شیخ نعمت الله را دید
میدانست که حضرت شیخ جناب همان است شیخ نعمت الله میگفت که حضرت
شیخ درون حجره است و این فقیر نعمت الله گجر است و وطن
شیخ نعمت الله در تعلقه پوشهار در ملک کنبهرا بود بعد رحلت
حضرت شیخ برار البجنة شیخ نعمت الله در وطن اصلی خود رفتند
و از فقیر نعمت الله در ملک کنبهرا بسیار الفیض انتشار و اشتهار

Marfat.com

حضرت شیخ در قریه ملکنسوال بخدمت شیخ محمود فی الحال پیاده
نیاری کنانیده بتعمیر روضه مطهّر فرموده اند هنوز مقبره به چونه
و گچ ملمّع نشده بود که جلال خان ازین جهان بسلامتی ایمان رخصت
گزین شد ازین سبب روضه معمّره بچونه تمام نشده چنانکه الآن کما کان
و از باران و سیلهای کوه در پای بست گل از خشت روضه درون
نشده و محض با کرامات ایستاده و آن پروانه که دست آویز
جلال خان بود نیز دیگر که از اولاد بیت هرگاه کسی از اولاد حضرت
نزد اولاد جلال خان میرود او را بقدر طاقت خود نذر میدهند
و نذرانه مبلغ وغیره بر پشت کاغذی نویسند والله اعلم بالصواب

آورده اند حضرت شیخ در موضع چوٹ رحلت گزین بفردوس برین
شدند بعد تکفین و تجهیز حضرت بموجب فرموده که در نقل
سابقه مذکور شده که الحال گفت گویا خود نکنید بعد وفات ما هرچه
بوقوع آید بر آن عمل نمایند هرگاه نعش جنازه حضرت را جانب ملکنسوال
قصد کردند سبک معطّر می شد و میوه شدند برداشت و هرگاه
زمینداران چوٹ قصد میکردند که نعش در قبرستان خود

Marfat.com

بربند هرگز طاقت بردن نیاوردند و برداشتن نتوانستند عاقبت
نعش حضرت را در قریهٔ ملکوال جائیکه در حیوة خود معین کرده بودند
و فرموده بودند که بوی خوش من اینجا می آید آنجا مدفون ساختند و تمامی اولاد
حضرت که مقدار صد خانه است در قریهٔ ملکوال سکونت دارند
و وجه معیشت هیچ ندارند و گذران ایشان بر نذر و نیاز است و دیگر
کسب نمیدارند و شغل کشتکاری که بهتر حلال است معاش نمودند
و بعد کدام حق سبحانه تعالی روزی میرساند بلکه حال درین دور
آخر که زمان ابتر و ناخوشتر و محدث عصیان وافر نیز از دست
فعل بیرون از دزدی و زنا و ربا بفضل خدا و توجه جد که سراسر
بدنست و زیبهاست چیزی بصدور نیاید اما از انجا که الانسان
مرکب من السهو والنسیان و صحب النفس والشیطان خالی از قدری
عصیان و چیزی نقصان کسی نخواهد بود و هم در اولاد حضرت حفاظ
کلام مجید و طالب علم هستند والله اعلم [illegible]
اسپ عراقی که بعلهران نذر شیخ نعمت الله داده بود شیخ
مذکور سوار بران اسپ بر وقت شیخ محمود صاحب سجاده نشینی

بوده در ملک والی ورود نمود شیخ محمود طلب آب که اول بشنید آمده بود

از شیخ نعمت الله فرمود شیخ نعمت الله در جواب گفته فرستاد که پسر زاده

من طفل است و از من آب میخواهد از انجا که مرا نیز داعیهٔ بانیجی ندانی

عالمت آن است بعد و حواله خاتم نمود چون شیخ محمود از سخن استماع شد آن این جواب

غضب آلوده بوده چابک که نزد خود داشتند بر ستون خانه که دران

نشسته بودند بسرعت تمام زدند فی الفور در شکم شیخ و عقب تر

شیخ نعمت الله استیلا آورد لاچار مردم بسیار و شیخ مذکور بالحاح

به استعذار بزار در خدمت شیخ محمود بزرگوار رسانید فرموده

آنچه شدنی بود شد عاقبت شیخ نعمت الله ودیعت حیات بقول فی بجناب الٰهی

نموده براحله ممات سوار شده بدار الجنت شتافت و قبر در

پای مبارک حضرت شیخ عالیجناب میباشد والله اعلم

آورده اند که در عصر سجاده نشینی شیخ عبد القادر رازاولا حضرت

مقبول الله الغافر حاکم در پرگنه بهره ضابط و جابر بر عمل و ضبط

مزروعات فصل ربیع بدیهات (نام شهری) ملک والی آمد و چاه شماری

ملک والی نمود تا له بریک فی ... چاه زمیداران ملکوال مقدار سی ...

بطریق نیاز حواله اولاد شیخ صاحب نموده بودند

رسید و بطور عاطلان بگرفت (زمین) چاه گردیدند و زمیداران وغیره

Marfat.com

وغیره مردمان گفتند که این معاف را دیر که آئمه شیخ صاحب است
فرد جواب گفت که سند آئمه را بیارید تا از موقوف خارج نمائیم
وانست زمیداران گفتند که سند آئمه بجای روضه است
عامل باز گفت که صاحب آئمه را بحضور من بیارید زمیداران
التماس کردند که سجاده نشین شیخ عبدالقادر است از روئی
آزادگی طبع بخانه کسے گاهی بحاجت نرفته است بهتر و خوب
این است که شما بملاقات شیخ مذکور قدم رنجه فرموده
باشید حاکم مذکور رنجه بخدمت شیخ صاحب رسید و بمجرد نشستن
سوال گفت که یا شیخ سند آئمه بیارید که معاف داشته آید
شیخ گفت ● سند آئمه بجای روضه است که سند بحال داشته
ترا زین دیگر نداریم حاکم گفت هرگاه که آمد امیر گرفت پیر چون
تیر جوشیں گفت و بر خاست و متوجه ضبط جاه مذکور شد مقدار
مسافت از خانقاه رفته بود که ناگاه اسپ حاکم بیخودانه بر
زمین افتاد و عامل از اسپ مقدار هفت گز افتاده و دست
دراز کرده همین طور بر زبان کرامات مرات گفتن نهاد
که پیر محمد مستغرق با چنگم بهوش و بیخود گشت و همین لفظ را
میگفت آخر بای عامل مذکور قبر و شیخ عبدالقادر روان آمدند

آمدی

Marfat.com

والتماس آوردند که حضرت سلامت حاکم مذکور بدینطور رسیده که هیچ
عافیت نیست و به هلاکت قریب است برای خدا قدم رنجه فرمائید
و شفقت نمائید که خلاصی او شود شیخ عبدالقادر گفت که کسی
چهارپائی برید و بران انداخته بنزد پائی حضرت یعنی مقبرهٔ
منورهٔ بیندازید هرگاه که چهارپائی بنزد وی بردند دیدند که
طاقتش بران کلمات هم نیست الغرض بر چهارپائی انداخته
در خانگاه آوردند و بسوی قبر شریف انداختند بعد از زمانی
بهوش آمد و عافیت و شفا شد تا آنکه مبلغ پنجروپیه بنذرانه
شیخ عبدالقادر آورد و قدری هم به مجاوران درگاه ولایت
پناه ارزانی داشت و عذر معذرت تقصیرات خود خواست
و یارانش پرسیدند شما که لفظ پیر سلامت و فریاد میگفتید چه بود
و چه نمود در جواب گفت که شخص مبارک لقائی جسیم نمائی
معه دو جوان بمن ظاهر شدند و مرا از اسپ زیر انداختند
و بچوبی که در دست داشتند مرا میزدند و من همین لفظ
بجهت مدد و اعانت از پیر میگفتم هرگاه که شما چارپائی می
آوردید مرا گذاشتند و از زدن معاف داشتند و [illegible]

Marfat.com

که این خاندان به برکت بزرگان قومی عنان است

الغرض هنگام خیر از شیخ عبدالقادر بود از عفو تقصیرات

خود خواننده به رحمت نگردید والله اعلم

قاضی عزیزالله مرحوم که بمنصب قضا عزا پرگنه بندی

شاه چراغ بود نسبت نیرگی چون بنده راقم السطور بجناب رحمة الله علیه

منقبت مآب میداشت درآن وقتیکه رایات عالیات حضرت یعنی پدر خود

نواب خلد آشیانی متوجه بقریه حسن ابدال الشوکت کمال گشتند

شخصی معاند و غریض قاضی مذکور را از گذر جهلم فریاد بحجب حضور

آغاز نهاد و قاضی مذکور را از استماع انچنین بدطینتی

معاند شدید ترسناک شده رجوع بخدمت فیضدرجت

جد بزرگوار من یعنی شیخ صاحب آورد و همت خواست تاکه شیخ

صاحب بحالش راحم و مشفق بوده در خواب بر بی بی عصمت

پناه یعنی والده شریفه قاضی حاضر شدند و فرمودند که به پسر خود

قاضی عزیزالله بگوئید که هیچ خطره نیست و اهمه را بردل

خود راه ندهید که ان شاء الله آوازه نیک و حسن اعمال و حمیده

خصال بود در لشکر گیتم که معلوم خواهی کرد هر گاه که رایات

عالیات

Marfat.com

رایات عالیات نواب نیکو صفات در سرای رسید شد قاضی
محمد عزیز الله بمعرفت دیانت مآب قاضی عبد الوهاب که القضات
اقضی القاضیات لشکر فیروزی اثر همان بود در حضور
نواب رسید و قاضی عبد الوهاب بعرض رسانید که
که از ابتدای شاه جهان آباد تا آن اینجا که قاضی به دیانت داناست
برابر این نیست و از هر وجه صفات نیک و فنون و تزاید
حلم و تکمیل عقل و عمل به پیش نواب خلد آشیانی بیان نمود
چنانکه نواب خلد آشیانی الفاظ حمد و شکر بر زبان آورد
و گفت که الحمد لله و الشکر لله با این چنین مرد ملاقات گشت
و هم مبلغ یکهزار بطریق مرحمت شاهانه بقاضی عزیز الله بخشید
و قاضی مذکور مبلغ مذکوره بحضور نواب مستحقان و مسکینان و فقرا
را داد و مبلغ پنجروپیه بخانه خود برد و بقیه را بتصرف داد تصرف
تا آنکه در بازار میرفت و از زبان تمام مردمان صفت
اوصاف و آوازه نیکنامی خود شنید که مردمان بیکدیگران
آوازه نیکنامی

میگفتند که در تمام عمر خود قاضی چون این شخص بدیانت و امانت
نیافته ایم و ندیده ایم و قاضی عبدالوهاب صاحب هر معامله و قضیه
که از بوهار نزد مهتمی عهده نشست بقاضی عزیز الله می سپردی و قاضی
عزیز الله هیچ معامله از معاملات و قضیه از قضیات طوی
محجوب نداشتی و قضیه از دقائق نامرعی نگذاشتی و فتنامه ها و اخبار
پوشیده وقوعات روزگار بقاضی عبدالوهاب میرسانیدی و قاضی عبدالوهاب
رضامند بود بجناب فیضمآب خلد آشیانی گذرانیدی و از عمدگی صفات
و نیکوئی ذات قاضی عزیز الله آگهی دادی و رعایت رضامند
میگفتی که قاضی عزیز الله مرا از تصدیعات وقوع قضیات
خلاص ساخته والله اعلم آورده اند که شخصی مرید از مزارعان
درخدمت عالیه رحمت شیخ عبدالقادر ظاهر ساخت که حاکم جابر
به جبر و افزایش [illegible] مزروعات مردمان میکند و زمین کاشت
من مقدار شقت نگهداشت و زراعت بسی زبون اگر بموجب
حساب کاشت زمین معامله بگیرند از من ادا نخواهد شد بلکه من
در قید و زندان حاکم پریشان و خراب خواهم شد در حق مرید توجه
فرمایند

[illegible] والله اعلم

Marfat.com

فرمائید که مطلب بموجب استصواب سرانجام پذیرد شیخ صاحب فرمودند
که در چندین مقدار آباد و رضامند شوی التماس کرد که اگر مقدار
نیم بیگه میلش آباد و خورش خواهم شد حضرت شیخ از زبان مبارک
فرمودند که برو و بخاطر جمع نشین که باذن الله نصف خواهد شد
عاقبت چون عامل بجهت ضبط بر سر قطعه مذکور آمد و پیمودن نمود
نیم بیگه شد و هر چند شریک دوم که حصه به زمین مذکوره
بودند نالش نزد حاکم و زمینداران دیگر هم بردند و میگفتند که
ای یاران اینکس و من هر دو در سرکاری و سهم الارضی برابریم
زمین من شصت بیگه است و در پیمودن این نیم بیگه
می آید آنچه شد باز پیمودند تا نیز نیم بیگه شد باز بار دیگر سوم
برای دفع ظن شریک امتحانا پیمودند و نمودند نیم بیگه شد والله اعلم

امتحان

آورده اند که شخصی مرید قطعه زراعت موتهه بارانی کاشت کرده
بود هر گاه که زراعت درو کرده و کوب رفته صاف ساخت در
خدمت شیخ سجاده نشین آمد و التماس کرد که غله موتهه من تیار است
میخواهم که پیمانه کنم لکن ازانجا که معروف است که غله را بوقت

Marfat.com

بستودن چنان می بردند برای خدا اگر توجه سامی معروف
مرید شود غلات هم از عالم غیب تحقیقاً محفوظ ماند بموجب التماس
دی شیخ صاحب تشریف فرموده غله را جمع نمودند اتفاقاً بود از
غلبهٔ شیخ چورا بر توده غله غلبه خواب شد و چنان فرصت
یافتند دخل به توده غله کردند و قدری بردند تا که شیخ جیو
نیز بیدار شدند و فرمودند که بگذارید و دور باشید و خود
باز در جمع نمودن غله متوجه شدند و چون فراغ یافتند مالک را
فرمودند که در زیر فلان درخت برو از آنجا غله موشه که هست
بخانه کرده بیار هرگاه آن شخص بموجب فرموده آنحضرت رفت
دید که توده غله موشه بزیر درخت است چون جمع نمودن نتوانست
غله دو خروار شدند بار کرده بخانه آوردند بوده بخدمت شیخ
معروض داشت که غلات آنجا چه افتادند و چگونه رفتند فرمودند
که من بخواب رفته بودم و چنان بردند چون دریافتم شنیدم
معلوم کردم اوشان از جبر و توبیخ نمودم و پرسیدم که غله کجا
برده اید گفتند که در زیر فلان درخت است تا ن بتو خبر کردم و ولایت تو
گذشت است اورده اسم شیخ نام کتبه ساکن ملکوال بود که بدرجه کمال

رسیده

دولت

Marfat.com

دولتمند بود و کسان از و قرض میگرفتند و صلاح آثار شیخ

عبد الغنی نبیره حضرت شیخ بزرگوار در آن وقت سجاده نشین

مقبره بریشین بود و او شان هم قدر قرض از نبیجه مذکور گرفته بودند

چون غله گندم شیخ عبد الغنی پاک بود تیار شد خبر به نبیجه قرض دار

رسید تا که بر وقت آمده غله رفت و با شیخ صاحب گفت که عوض

قرض گندم تمام مرا بخش ده که بیجوایم و شیخ صاحب در جواب گفتند

مرا غله لهذا بخانه بردن بده بوده تو اخواس نبیجه گفت که در

خانه برده مرا نخواهی داد مثله صید در دام است بوقت دیگر چه کلام است

حتی که درین گفتگو نبیجه و شیخ عبد الغنی قیل و قال سقط واقع شد

که دشنام خروج نمود و کهتری مذکور غله نیم گذاشت و سخن ها

ناموافق شیخ گفت و هر چند مردمان دیگر باکهتری گفتند که شخص

از اولاد حاجی حامد است این چنین بی ادبیها مکن مبادا که

ترا گزندی رسد لیکن گفتگو طرفین بموضع خود رفتند و شیخ صاحب

غله را بخانه خود آوردند و روز دیگر چون قدر رمح آفتاب

برآمده بود که کهتری مذکور رمعه زن و فرزندان دمالیده

چودر نان قند

Marfat.com

شد

خبر بیان نمایند نیامده عبد الغنی و فهمیدن پیچیده بر سر شب

که بعد نشستیم من سه پنج [illegible] گفتند که بچه خواب بودم [illegible] زود

در خانگاه آمده و پیش [illegible] مالیده [illegible] بودند گفتند [illegible] خواب بودم سه شب بیام

کجا است تا فاتحه خوانده شیخ صاحب حاضر بودند بعد [illegible] خود نشستیم

کجا است از اولاد شیخ جواب داد و که بوقت [illegible] مسکن [illegible] داد

تان در اینجا دیگران از اولاد [illegible] جواب داد که حویلی [illegible] زن من جواب

در روز از بخیر و [illegible] تعجب [illegible] آواز دروازه [illegible] بچه نام او [illegible] زن من

که [illegible] نه بسکه ناگاه آواز [illegible] که بچه نام او [illegible] شخصی

بقدر یک نیم پاس می ماند که بچه کجا است [illegible] و بدیدم که شخصی

من کسی گفت که زن فلان [illegible] چون من بیدار شدم [illegible] زن من بغورت است در

که بر چهار پایی خفته است و این زن من که با حضرت

بوسی عصادار نورانی شکل ایستاده است التماس آورد شفاعت

که شیخ صاحب جو به نفس نفیس لطف فرموده [illegible] اما از الطاف [illegible] فرمودند که شوهر

اگر از شوهر من بی ادبی به عبد الغنی واقع گشت [illegible] نخواهد ساخت فرمودند

بی پایان معاف فرمایند که بعد ازین چنین نخواهد [illegible] راضی کنند والا

خود را بگو که بوقت فجر بر شیخ عبد الغنی رود و او را راضی [illegible] درگذاشتیم

چنین سخنها با تو به گفتیم و دیگر آنکه [illegible] التماس تو و شوهر خود را بگو که خاطر جمع

خراب [illegible] شود [illegible] دو جهان [illegible]

واولاد [illegible]

Marfat.com

واو لامی قرض شی ادا خواهند کرد الغرض شیخ عبد الغنی را برپای
انسان و عذر معذرت آغاز نهاد و رضامند ساخت و لیکن گفت که من
قرض شیخ صاحب جیو را بخشیده ام هرگز نخواهم ستانید اما شیخ صاحب
فی الفور مال مویشی وغیره از اجناس داد پوره کرده ادا ساختند تا که هیچ
باقی ذمه خود نگذاشتند والله اعلم آورده اند که
که حضرت شیخ صاحب جیو روزی بخانه خود وضو میساختند و اهلیه شریفه
نیز حاضر بودند بعد فراغ وضو کوزه بردوش تمام بر زمین زدند
که کوزه پاش پاش شد ولی بعد تکبیر تمام پرسیدند که یا حضرت ما
چه بود که کوزه ریزه ریزه کرده اید فرمودند که ای بیبی فلان خادم
ما که بجهت تجارت در فلان جا رفته بود در اثنای راه شیر خونخوار خونخوار
بسر وقتش رسید و میخواست که بر وی در آمده او حمله کند و هلاک
سازد و خادم مذکور فی الحال متوجه ما شد و مدد خواست
تا ما این کوزه را برداشته بسرش زدیم چنانچه سر او پاره پاره شد
بعد از چندروز همان خادم مع نذر پیش خدمت حضرت
شیخ رسید و ظاهر ساخت که یا حضرت شما را بذات مبارک

Marfat.com

٨٠

دیدم که بران شیر رسیده اید و سنگی شدید زدید که شیر فی الفور
هلاک گشت و شما غائب شدید و بتوجه حضرت من خلاص شدم والله اعلم بنقل
جامع این اخبار گوید که بعد وفات حضرت شیخ صاحب یک صد و شصت
سال مرور شده بود که در عهد تخت نشینی جهانداری بنام نامی بادشاه محمد
پناه در مشروح صدر که فقیر به قصد زیارت مقبره منوره و ملاقات
برادران که بآن خاندان قرابت داشتم در موضع مکوال رفتم دیدم
که یکروز مجاوران مقبره منوره وقت صبح بعد نماز بر در روضه
رفتند دیدند که دروازه گشاده افتاده است و حالانکه در شب قفل کرده
آمده بودند و بوقت بنگاه می کشودند مجاوران درون روضه
رفتند دیدند که شخصی دستش بر کتف بسته و روئی بالا بآسمان کرده
آه میزند واقع پرسیدند که درین گرفتار آمدن موجب چیست
و من نیز حاضر بودم و زبان او شنیدم میگفت که نعمت
دامنگیر با صد تقصیر بحال من شد و گفتا که قصد غلاف شیخ کردم که بدزدد و ببرم
که کسی معلوم نه کند چنانچه قفل شکستم بی حیا یا باندرون روضه
آمدم و غلاف از تربت برکشیدم و قبض کردم دیدم که تاریکی است

تربت مبارک

شکستم

Marfat.com

۴۷

ترتیب ختم مستغاثیه بسم الله الرحمن الرحیم

اول سوره فاتحه هفت بار هر یک بار بسم الله بخواند

قل اعوذ برب الناس هفت بار با بسم الله

قل اعوذ برب الفلق هفت بار با بسم الله

قل هو الله احد هفت بار با بسم الله

قل اعوذ یا ایها الکافرون هفت بار با بسم الله

آیت کرسی هفت بار با بسم الله بخواند

کلمه تمجید هفت بار با بسم الله بخواند

عدد ما علم الله وزنة ما علم الله وملأ ما علم الله سه بار با بسم الله

اللهم صل علی محمد عبدک ورسولک وشفیعک وحبیبک النبی الامی

وعلی آله واصحابه وسلم هفت بار با بسم الله بخواند

رب اغفر لی ولوالدی ولاستاذی ولمن توالد او ارحمهما کما

ربیانی صغیرا واغفر اللهم لجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین

والمسلمات الاحیاء منهم والاموات انک مجیب الدعوات یا رافع الدرجات

یا دافع البلیات یا شافی الامراض یا قاضی الحاجات یا کافی المهمات بحرمة

سید الکائنات صلی الله علیه وآله وسلم هفت بار با بسم الله بخواند

اللهم یا رب افعل بی وبهم عاجلا وآجلا فی الدنیا والآخرة

ما انت له اهل ولا تفعل بنا یا مولینا ما نحن له اهل

انک غفور حلیم جواد کریم مالک قدیم بر رؤف

رحیم سه بار یا جبار بیت یکبار بخواند

اللهم انا نعوذ بک من الفضیحتین ومن ظلمة العینین ومن هموم الدین بحق جد الحسن والحسین علیهم ...

۳ بار بخواند

Marfat.com

که دلم تنگ شده است جان از بدن وا کرد و گفت که مرا باد کش
گرفته باد نمائید و فرمود که پسران مرا که خدا بخش و محمد رفیع
و برادران من محمد صدیق است زود طلب کنید که وقت وداع
من است کسان ایشان افغان و خویشان در طلب ایشان شدند
و ایشان را آورده اند در راه بودند که حافظ نزدیکان را
گفت که السلام علیکم من با دشمنان خواهید داد و ما حواله خدا
بنده دو سه مرتبه کلمهٔ شهادت بر زبان راندند و
جان دادند اِنّا لِلّٰه وَ اِنّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْن
هر که آمد بجهان اهل فنا خواهد بود آنکه پاینده و باقیست خدا خواهد بود

وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْن

تم تمام شد عبارت متضمن مناقب و کرامات
شیخ حاجی احمد رحمت الله علیه از
دست فقیر حقیر جلال الدین
ساکن موضع جیمون
والله اعلم
بالصواب

Marfat.com

Marfat.com

باب ششم

ترجمہ کتاب

مناقب وکرامات

حضرت شیخ سید احمد ولیؒ

اردو ترجمہ

علامہ سعید زیدی

Marfat.com

Marfat.com

شروع کرتا ہوں اللہ کے پاک نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا مالک ہے۔ حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر درود وسلام فقیر شکر اللہ بن نعمت اللہ بن افضل الفضلا وافقہ الفقہا بندگی شیخ حامد مفتی پرگنہ چیمہ چٹھہ متعلقہ صوبہ لاہور (اللہ ان سب کی مغفرت کرے) کہتا ہے کہ بڑی مدت سے بعض عقیدت مند بہت زیادہ اصرار کرتے تھے کہ حضرت قدرۃ الاولیا زبدۃ الفقرا والمساکین برہان العارفین، معدن تحقیق دردریائے تصدیق، منبع اسرار الٰہی، انوار تجلیات لافناہی جو اپنے وقت میں یگانہ تھے اور قطب زمانہ تھے یعنی حاجی حرمین شرفین شیخ المشائخ حضرت شیخ سید احمد اللہ ان کی قبر کو نور سے بھر دے کے احوال اور مناقب کا کچھ حصہ قلم بند کیا جائے لیکن یہ فقیر اپنی کاہلی اور بے استطاعتی کی وجہ سے دیر کرتا رہا۔

Marfat.com

ایک مدت اس کشاکش میں گزری کہ کیا میں اس قابل ہوں کہ یگانہ عصر قطب وقت عاشق حرمین شریفین شیخ المشائخ حضرت شیخ حاجی احمد نور اللہ کے حالات و آثار کو قلم بند کر سکوں۔

آخر کار اس تحریر کے شروع کرنے سے آٹھ ماہ قبل شب جمعۃ المبارک بوقت صبح صادق حضور بزرگوار خاصئہ حضرت پروردگار کو جاگتی آنکھوں سے دیکھا زیارت ہوئی پھر آتش شوق جمال دن بدن ترقی پذیر رہی یہاں تک کہ اس دنیا نافرجام سے مکمل نفرت کی صورت پیدا ہو گئی مشاغل شب و روز شریک ہو گئے بس ان دنوں میں ہی حضرت قدس سرہ کے احوال و مناقب کو زیر تحریر لانا شروع کیا تا کہ آپ کے تذکرہ کو وسیلہء سعادت واسطہ نجات بنالوں۔

اَحبُّ الصّٰلِحِیْنَ وَ لَسْتُ مِنْھُمْ. لَعَلَّا اللّٰہُ یَرْزُقْنِی صَلَا حاَہ

ترجمہ: میں صالحین سے محبت کرتا ہوں اور ان میں سے ہوں جو جھکتا ہے۔ کہ اللہ میری اصلاح کرے۔

آپ و مخلصین کو علم ہے کہ احقر (مصنف) حضرت آنجناب ارشاد مآب کی اولاد میں سے یعنی حضرت کا پوتا ہے لیکن اس کے باوجود میرا مسلک ہے کہ

من آنم کہ من دانم

مجھے اپنی حثیت معلوم ہے۔

فرد

چہ نسبت خاک را با عالم پاک
ولی معروف زان قدم ست ایں خاک

خاک کو عالم پاک سے کیا نسبت ہے۔ لیکن یہ مٹی اسی قدم سے معروف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر اس رشک ملائک آستانہ اقدس کے سگان کوچہ کے ساتھ بھی نسبت ہو جائے تو ہمارے لیے سعادت ہے

Marfat.com

بیعت

سگ کہ شد منظور نجم الدین سگاں را سرور است

گر بگیر د شیر ر ا از لطف او ایں درخواست

ترجمہ: وہ کتا جو نجم الدین کو پسند آ گیا وہ کتوں کا سردار بن گیا اور اگر شیر اس پر پنجہ آزمائی کرے تو وہ اس سے مہربانی کی درخواست کرے گا۔

اکثر مناقب و حالات و کرامات اصلح الناس شیخ یعقوب سے سماعت کئے، یہ حضرت شیخ یعقوب وطن سیدا (مضافات) جا گو تارڑاں (منڈی بہاؤالدین) کے ہیں، خوبصورت خوب سیرت تقریباً ایک سو سال سے زائد عمر ہیں، میں جب ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور آنے کی غرض سے آگاہ کیا تو فرمانے لگے کہ میں حضرت شیخ سید احمد قادری کی خدمت بابرکت میں ایک عرصہ رہا ہوں، حضرت شیخ یعقوبؒ نے بڑی لمبی عمر پائی تھی حتیٰ کہ آپ کی پیشانی سے چمڑا لٹک کر آپ کی آنکھوں پر آ گیا تھا، جب کسی کو دیکھ کر مخاطب کرنا مقصود ہوتا تو اپنے دست مبارک سے چمڑا کو آنکھوں سے اوپر اٹھاتے اور مخاطب کو دیکھ کر گفتگو فرماتے۔

شیخ یعقوب کہتے ہیں کہ حضرت مرحوم نے مجھے بھی طوالت عمر کی دعا دی تھی بدیں وجہ اللہ کے فضل سے ایک صدی سے زائد کا ہو چکا ہوں اور اب تک زندگی سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔

حضرت یعقوب اور دیگر سلسلہ کے مردان معتبر سے حکایت ہے کہ حضرت شیخ سید احمد قادری نے 12 سال تک حضرت غوث الصمدانی، محبوب سبحانی، قطب ربانی، مقبول یزدانی شیخ عبدالقادر جیلانی اللہ سرہ العزیز کے مزار شریف پر جاروب کشی کی اور روضہ مبارک کے لنگر

Marfat.com

خانہ کے لیے نواحی بغداد شریف کے جنگلات سے ایندھن کاٹ کر اپنے سر پر لاد کر لاتے رہے یہاں تک کہ آپ کا سر مبارک میں سوزش آ گئی اور پھر بھی آپ نے لنگر خانہ کے فقراء کی خدمت میں کوئی کمی نہ آنے دی، آخر کار آپ کے سر میں زخم ہو گئے اور ان زخموں میں کیڑے پڑ گئے جو کہ سامنے چلتے نظر آتے تھے اس خدمت کا صلہ روضۂ اقدس سے ملا کہ حضرت شیخ غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ کی قبر سے آواز آئی کہ جاؤ تمہیں اقلیم ہند کے صوبہ پنجاب فرح مآب کی خلافت سے سرفراز کیا جاتا ہے حیا و ادب کے پیکر حضرت شیخ نے عرض کیا کہ میں خود کو آپ حضرت کی خلافت کے قابل نہیں پاتا تو حضرت نے عالم مشاہدہ میں اپنے اس مجسم خلوص و پیکر خدمت محبت کرنے والے کو حکم دیا کہ پنجاب میں قصبہ شیر گڑھ کے حضرت شیخ الشیوخ داؤد بندگی کرمانی کے پاس تمہارا حصہ ہے آپ بغداد پاک سے واپس ہند تشریف لا کے شیخ داؤد بندگی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور خلافت میں سرفراز ہوئے۔

حکایت کی جاتی ہے کہ حضرت شیخ المشائخ کی ولایت و بزرگی کے آثار آپ کے عہد طالبعلمی میں ہی نمودار ہونے لگ گئے تھے مثلاً سوہدرہ نزد وزیر آباد میں قرآن حکیم کی تعلیم کے لیے جناب اصلح الناس فاضل العلم والقیاس عمدۃ الفقراء شیخ محمد عبداللہ سوہدروی کی خدمت میں تھے تو ایک مرتبہ حضرت شیخ محمد عبداللہ کو کسی ضروری کام کے لیے ایک توانا مضبوط مرد ہوشمند کی ضرورت پڑی جو دہلی جا کر آپ کا مکتوب مختوح بخدمت شاہ ہند بادشاہ کو بطور امانت پہنچا دے تو آپ کی نظر اپنے اسی شاگرد رشید یعنی حضرت شیخ سید حاجی احمد قادری پر گئی۔ حضرت شیخ محمد عبداللہ نے آپ کو بلایا اور مکتوب حوالہ کیا کہ جاؤ اور یہ مکتوب دہلی میں بادشاہ کو پیش کرو، آپ صبح خط لے

Marfat.com

کر روانہ ہو گئے، لیکن پچھلے پہر کو کسی نے آپ کو سوہدرہ کسی دکان پر بیٹھے پایا تو جا کر حضرت استاد کو حاسدانہ شکایت کی کہ حاجی سید احمد دہلی نہیں گئے بلکہ یہیں سوہدرہ میں موجود ہیں حضرت استاد کو غم وغصہ ہوا کہ یہ نافرمانی کیوں کر سرزد ہوئی، فوراً بلا بھیجا اور شدید غصہ وناراضگی کا اظہار کیا طعن وملامت کرتے ہوئے بددعا کرنے کو تھے کہ ہونہار شاگرد اپنے استاد مکرم کا ہاتھ پکڑا اور عرض کی کہ مسجد کے اندر تشریف لے چلیں مسجد میں جا کر مکتوب استاد کا جواب مزین و بمہر استاد شاہجہاں آباد بادشاہ ہند آپ کے حوالہ کیا حضرت شیخ محمد عبداللہ فرمان شاہی دیکھ کر حیران ہوئے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ سوہدرہ سے ایک پہر میں دہلی کی مسافت طے کر کے دربار میں حاضر ہو کر درخواست ملاحظہ کے بعد جواب بھی مل جائے اور پھر اسی دن واپس درخدمت استاد واپس آجائے، بہرحال شیخ محمد عبداللہ پر یہ منکشف ہو چکا تھا کہ یہ عام نوجوان نہیں اس پر فضل الٰہی و فیضان اولیائی خصوصی متوجہ ہے جب یہ خبر علاقہ میں نشر ہوگئی اور عوام شوق ملاقات جوق در جوق آپ کی خدمت میں آنے لگا تو آپ نے وہاں سے غائب ہونے میں ہی عافیت جانی کہ ابھی تو کئی منازل باقی ہیں جو طے کرنی ہیں۔

آپ کے مناقب میں یہ بھی ہے کہ جب آپ سوہدرہ سے نکلے تو گجرات فرخند کے موضع آدم ٹوپہ میں قدم رنجہ فرمایا اور رہائش پذیر ہو گئے تو لوگوں کی نظروں سے اپنے کمالات کو پوشیدہ رکھا ایک دن قرآن حکیم کی تلاوت فرما رہے تھے کہ ایک لشکری گھڑ سوار آیا اس کے پاس کچھ سامان تھا۔

اچانک نظر اس جوان رعنا پر پڑی بے نیازی اب سپاہی کو پسند نہ آئی اور غصہ میں آ کر

Marfat.com

اپنا سامان حضرت پر رکھا اور کہا کہ میری سواری کے پیچھے چلتے آؤ ناگاہ چند ے سفر کے بعد اس نے اپنے عقب میں نظر کی تو دیکھتا ہے کہ اسباب حضرت کے سر سے اونچا ساتھ آرہا ہے، سمجھ گیا کہ یہ نوجوان راہ چلتی ہستی نہیں صاحب کمال ہے فوراً گھوڑے سے اترا اور اپنا سر حضرت کے پاؤں میں دیا اور ہزار در ہزار معذرت واستعذ ادکیا اور سامان اپنے سر پر اور اور حضرت کو گھوڑے پر بٹھایا اور واپس اسی گاؤں آگیا اور لوگوں کو زجر وسیخ کی کہ ایسے صاحب مقامات ولی اللہ کو میرے ساتھ بطور بیگاری (ٹیکس) کر دیا ایسا کرتے ہوئے تمہیں خوف خدا بھی محسوس نہ ہوا۔

حالات دیکھ سن کر اس لشکری (سپاہی) کا غصہ سہ کر گاؤں والوں نے باہم ہم نے تو اس نوجوان میں ایسی کوئی بات دیکھی نہیں چلو خود تجربہ کر دیکھتے ہیں کہ یہ ڈھونگ ہے یا در حقیقت اللہ سے اس کا کوئی تعلق ہے مشاورت میں بات ہونے لگی کہ کسی اندھے کنوئیں میں پھینک دیتے ہیں یا پھر قبر میں زندہ دفن کر دیتے ہیں، کچھ قابل ہوا تو باہر نکلے گا ورنہ جان تو چھوٹ ہی جائیگی آخر طے پایا کہ قبر کا فیصلہ ٹھیک ہے گاؤں کے دیہاتیوں نے قبر کھودی اور حضرت شیخ احمد ولی کو پکڑ کر کہنے لگے کہ چلو خود ہی قبر میں اتر جاؤ، ہم قبر بند کر دینگے تم اپنی کرامت (اگر ہوئی تو) سے زندہ باہر آجانا یہ خواہی حضرت شیخ اپنے عصاء اور قرآن حکیم لے کر قبر میں اتر گئے اور ان جہال نے درندگی و جہالت کے ساتھ آپ کو قبر میں لٹا کر او پر شیشم و کیکر کے مضبوط تختے رکھ کر مٹی ڈالنے لگے ابھی قبر مکمل بند نہ ہوئی تھی ایک راہی نے قبرستان میں داخل ہو کر ان لوگوں سے پوچھا کہ بھائی کون فوت ہو گیا؟ کہنے لگے فلاں درویش اپنی حرکتوں کی وجہ سے پکڑا گیا اور ہم اس کو دفن کر رہے ہیں اس شخص نے کہا جس درویش کی تم بات کر رہے ہو وہ تو تازہ دم فلاں مسجد

Marfat.com

میں قرآن حکیم کی تلاوت کر رہا ہے وہ جہال اسکو سن کر مسکراتے رہے آخر ایک شخص بولا کہ چلو مسجد قریب ہے خود چل کر دیکھتے ہیں جب وہاں گئے تو دیکھا کہ واقعی شیخ بنفس نفیس مسجد میں تشریف فرما ہیں اور صحیح سالم اپنے رب کا کلام مقدس خوش الحانی کے ساتھ پڑھ رہے ہیں سب گاؤں والے آگے بڑھ کر حضرت کے قدموں میں گر گئے اور عذر تقصیرات پیش کرنے لگے حضرت نے سب کو معاف فرما دیا کرنا خدا کا یہ ہوا کہ قبر پر رکھے گئے تختہائے چوب خشک خوشبودار سبز و شاداب درختوں میں بدل گئے اور وہ قبر جو دیہاتیوں نے حضرت شیخ قدس سرہ کے امتحان کے لیے بنائی تھی آج بھی موجود ہے اور وہاں کے لوگ اس کی مجاوری کرتے ہیں نذر و نیاز ازرو کے جہالت وہاں چڑھائی جاتی ہیں درختوں کا اژدھام ہے اور ان کو کاٹنے کی جرآت کوئی نہیں کرتا۔

شیخ یعقوب مذکور اور متوسلین بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ شیخ سید احمد ولی کے استاد محترم جن سے قرآن حکیم اقامت سوہدرہ کے دوران پڑھا تھا تشریف لائے اور منت ولحاج کرنے لگے کہ مجھے بیت اللہ شریف کی زیارت کروا دیں زاد و راحلہ مسافرت کے لیے میرے پاس آئے ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہاں سے ہی جاگتی آنکھوں زیارت سے مشرف ہو جاؤں۔ حضرت شیخ نے اپنے دونوں ہاتھوں کا حلقہ بنایا اور اپنے استاد مکرم سے کہا کہ اس حلقہ کے اندر تشریف لے آئیے اور دیکھیے کہ کعبہ شریف کیسا ہے حضرت شیخ کے استاد محترم نے ایسا ہی کیا اور نعرہ زد ہوئے کہ میں نے الحمدللہ کعبہ مکرمہ کی زیارت کر لی۔

مریدین بیان کرتے ہیں کہ قیام سوہدرہ کے زمانہ میں ایک مسجد کا چھت بوجہ کہنگی زمین بوس ہو گیا۔ اہل محلہ نے مسجد تیار کی لیکن جو شہتیر چھت کے لیے تیار کیا گیا وہ لمبائی میں

Marfat.com

ایک ہاتھ کم نکلا منتظمین حیران و پریشان کہ اب کیا کریں اتنے میں کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت شیخ سید حاجی احمد تشریف لارہے ہیں آپ کے پوچھنے پر انہوں نے اپنی پریشانی بیان کردی حضرت شیخ نے فرمایا کہ آؤ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کر شہتیر اٹھاؤ انشااللہ پورا ہو جائیگا حضرت شیخ نے خود کم نکلنے والی طرف سے شہتیر پکڑا اور سب نے مل کر جب شہتیر بلند کیا تو وہ بہ برکت بسم اللہ شریف و بہ کرامت حضرت شیخ صاحب پورا نکلا اور یوں وہ مسجد مکمل ہوئی۔

شہر لاہور میں حضرت کے معتقدین میں سے ایک مرید آھنگری (لوہے کا کام) کرتا تھا ایک مرتبہ حضرت لاہور تشریف لے گئے اور اس لوہار کی دکان پر بیٹھ گئے تھوڑی دیر بعد ایک عورت جو حسن و جمال وافر رکھتی تھی اپنے چرخہ کا تکلا صحیح کروانے اس آھنگر کے پاس آئی، حضرت شیخ نے اس کو متوجہ ہو کر دیکھا اور مسکرانے لگے وہ عورت سمجھی کہ مجھ پر حضرت بدنظر ہو گئے ہیں اس کے دل میں بھی خیالات قبیحہ موج زن تھے کہ حضرت شیخ نے وہ تکلا جو کہ آگ میں تپ کر خوب سرخ ہو گیا تھا اٹھا کر اپنی آنکھوں میں پھیرا اور فرمانے لگے اگر میں بدنظر ہوتا تو میری آنکھیں جل جائیں میں تیرے حسن و جمال کا فریفتہ نہیں بلکہ خالق حسن و جمال کا دیوانہ ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ اللہ نے اتنا حسین چہرہ ایک کافر عورت کو عطا کیا تو کیا اب یہ چہرہ جہنم کی آگ کا ایندھن بنے گا جیسا کہ مقولہ کہ 'از دل خیزد بر دل ریزد' اس زن حسینہ و جمیلہ پر حضرت کے یہ کلمات ایسے اگرانداز ہوئے کہ اس نے وہیں حضرت شیخ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا اور کلمہ توحید پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو گئی۔ حضرت شیخ نے اس کا نام تبدیل کر کے بی بی سانول رکھا وہ عورت ولایت میں صاحب حال ہو گئی حضرت نے اس کو فرمایا کہ اگر کبھی کوئی

Marfat.com

مشکل پیش آئے تو مجھے یاد کر لینا حاضر ہو جاؤں گا۔ایک مدت گزرنے کے بعد اس زن ولیہ کو موت نے آلیا چونکہ اس کے خاندان کے لوگوں نے حسب روایت مذہب ہندومت اس عورت کی میت کو جلانے کے چتا تیار کی اور اس کو باہر رکھ دیا تا کہ جلا دیں حضرت کا معتقد آھنگر اور قلیل تعداد میں جو مسلمان وہاں موجود تھے آزردہ ہوئے کہ ایک مسلمان عورت کی لاش کو جلایا جائے گا اور ہم بوجہ قلت تعداد کے کچھ نہ کر سکیں گے، اچانک آھنگر نے فریاد کی کہ یا شیخ سید حاجی احمد ولی آج وقت ہے کہ دختر اسلام کی مدد کو پہنچئے، غائب سے حضرت شیخ ظاہر ہوئے اور پوچھا کہ کیا قصہ ہے، آھنگر آپ کے قدموں کو چوم کر بولا کہ مدد کیجئے آپ کی منہ بولی بیٹی سانول بی بی کی میت کو جلایا جا رہا ہے جب کہ قاعدہ اسلام کے مطابق اس کا جنازہ اور کفن دفن ہونا چاہیے تھا حضرت شیخ، بی بی سانول کی میت کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا: بی بی سانول بہتر یہ ہے کہ تم خود ظاہر کر دو خود کو اور کلمہ شہادت پڑھو، اچانک مردہ میں حرکت ہوئی اور اس نے بآواز بلند کلمہ شہادت پڑھا اور کہنے لگی حضرت شکر ہے کہ آپ بروقت پہنچ گئے ورنہ یہ ظالم کافر مجھے جلا دیتے، حضرت نے چتا سے اس کے جسم کو اتارا اور اس کی نماز جنازہ پڑھی اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کروا کر خود غائب ہو گئے۔

حضرت کے مناقب بیان کرنے والے بتاتے ہیں کہ ایک بار حضرت شیخ سید احمد ولی برلب دریا سیر فرما رہے تھے کہ اچانک دور سے ایک ضعیفہ عورت پر نظر پڑی کہ باحال پریشان زار و قطار رو رہی ہے اور دو معصوم بچے بھی اس کے ساتھ ہیں اور ایک چرخہ لکڑی کا اس کے پاس ہے جو اس کی کل متاع ہے۔حضرت نے از راہ ہمدردی اس سے حالات پوچھے تو اس

Marfat.com

زن ضعیفہ نے بتلایا کہ میرے گاؤں کے چوہدری نے مجھ پر میری بساط سے زیادہ مالیانہ عائد کیا ہے جو میں ادا نہیں کر سکی اور خطرہ ہے کہ ملازمان چوہدری میرے تعاقب میں آئیں گے اور اگر میں پکڑی گئی تو سخت اذیت اور سزائیں دی جائیں گی۔ شیخ صاحب کو اس پر رحم آ گیا فرمانے لگے اپنا چرخہ دریا میں بہادو اور دونوں بچوں کو کہا کہ اس کی دونوں طرف کی لکڑیوں کو پکڑ لو اور بڑھیا سے فرمایا کہ تم بھی اس چرخہ پر ہاتھ رکھ لو پھر اپنے عصا مبارک سے اس چرخہ کو دھکیل دیا اور فرمایا جاؤ دوسرے کنارہ پر جہاں جی چاہے زندگی بسر کرو۔

شیخ کی شادی خانہ آبادی اور موضع چوٹ میں توطن اختیار کرنا بھی ایک حیرت زدہ واقعہ ہے روایت ہے آپ گوندلاں کے جنگل میں سے گزر رہے تھے کہ نماز عصر کا وقت ہو گیا لیکن پانی برائے وضو کہیں میسر نہ تھا چلتے چلتے متعلقہ بھیرہ کے موضع چوٹ گوندلاں میں پہنچے وہاں گاؤں سے باہر چاہ لاکھ کے نام کا کنواں تھا جب کنوئیں پر پہنچے تو دیہاتی رواج کے مطابق عورتوں کا جمگھٹ کنوئیں سے پانی بھر رہا تھا۔ ایک ہی برتن تھا عورتیں باری باری ڈول نکالتیں اور اپنے گھڑے بھر رہی تھیں حضرت نے دیکھا کہ عصر کا وقت ہو رہا ہے کنوئیں کے دوسرے کنارے پر تشریف لائے اور کوزہ پکڑ کر ہاتھ دراز کیا تو پانی خود بخود اوپر کی طرف والے کنارے پر امنڈ آیا اور آپ نے بغیر رسی و برتن کے کنوئیں سے پانی لیا اور وضو کر کے نماز عصر ادا کی پھر جنگل کی طرف چلے گئے ان عورتوں میں بی بی سائرہ نام کی ایک دوشیزہ تھی جو شیخ شماعل کی دختر نیک اختر تھی شیخ شماعل موضع چوٹ میں رہائش پذیر تھے اور بزرگی میں بے مثل و بے مثال اور شیخ وقت تھے آپ کی بیٹی بی بی سائرہ نے کنوئیں پر پیش آمدہ واقعہ من و عن اپنے پدر بزرگوار کے گوش گزار کر دیئے اب شیخ شماعل

Marfat.com

کو ملاقات شیخ کا شوق پیدا ہوا تو بار گوندلاں کے جنگل کی طرف گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک درخت کے نیچے ایک جوان رعنا تمام تر بے نیازی کے ساتھ مراقبہ میں بیٹھا ہے اور اس کے اوپر نور کی چادر تنی ہوئی ہے شیخ شماعل نے پہچان لیا کہ بیٹی کے بیان کردہ فرد یہی ہیں ویسے بھی مقولہ ہے 'الولی یعرف الولی' (ولی ولی را شناخت کند) یعنی ولی ولی کو پہچان لیتا ہے۔ شیخ شماعل آپ کے پاس بیٹھ گئے حال احوال پوچھا اور اپنی ہونہار بیٹی کا رشتہ پیش کیا حضرت شیخ نے کہا کہ میں غریب الوطن مسافر اور بیگل علاقہ کہ نہ سمجھنے والا ہوں بہتر ہے کہ آپ کسی اہل وطن صاحب کے ساتھ اپنی بیٹی کا عقد کر دیں لیکن شیخ شماعل نے جب اصرار کیا تو آپ نے بعد از مراقبہ فرمایا کہ ٹھیک ہے مجھے قبول ہے شیخ شماعل آپ کو جنگل سے موضع چوٹ ساتھ لے کر آئے اور اپنی بیٹی بی بی سائرہ سے عقد نکاح کر دیا بدیں سبب آپ کا وطن موضع چوٹ ٹھہرا کچھ عرصہ بعد ہی آپ کی شہرت پورے علاقہ میں ہوگئی اور مخلوق خدا کثرت سے آپ کی معتقد ہوئی۔

ایک مرتبہ حضرت شیخ نے عصر کے وقت کچھ لوگوں کو چالیس کھونٹے لکڑی کے تیار کرنے کا کام دیا اور فرمایا کہ ایک مربع میل کے مقدار زمین صاف کر کے اس کے ارد گرد یہ چالیس کھونٹے لگا دو مغرب کے بعد جب سب کام ہو گیا تو سب لوگوں کو وہاں سے رخصت فرما دیا لیکن ایک شیخ جو آپ کا محرم حال تھا یہ سبب جاننے کے لیے ایک درخت کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا اور سب احوال دیکھنے کے بعد اس نے دوسری صبح لوگوں کو بیان کیا کہ جب رات بہت ہو گئی میں نے اچانک گھوڑوں کے آنے کی آواز سنی لیکن نظر کچھ نہ آ رہا تھا تھوڑے وقت کے بعد آواز آنی شروع ہو گئی جو کسی نہ معلوم زبان میں گفتگو کر رہے تھے حضرت شیخ کی آوازیں پہچانتا

Marfat.com

رہالیکن سمجھ کچھ نہیں آ رہا تھا، دوسرے دن حضرت شیخ بوقت زوال گھر تشریف لائے آپ کی زوجہ بی بی سائرہ نے آپ سے پوچھا کہ رات کا راز کیا تھا؟ بی بی سائرہ کے سوال کے جواب میں حضرت نے فرمایا کہ رات چالیس ہزار آدمی میرے مہمان تھے عرب جا رہے تھے وہ رات کو میرے پاس ٹھہرے پھر میں انہیں عرب تک چھوڑ کر ابھی واپس آ رہا ہوں۔

یہ یاد رہے کہ وہ لکڑی کے خشک چالیس کھونٹے جو شیخ نے زمین کے گرد و گرد لگوائے تھے وہ سرسبز درختوں میں بدل گئے اور آج تک وہ ایک جنگل کی شکل اختیار کر چکے ہیں اور کسی میں ہمت نہیں کہ وہ درختوں کو کاٹے یا وہاں سے ایندھن لکڑی لے جائے آج بھی موضع چوٹ اور اس کے نواح میں اس کو حضرت شیخ کی رکھ (جنگل) کہا جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت شیخ کہیں تشریف لے جا رہے تھے کہ اچانک ایک بوڑھی عورت حضرت کے پاؤں پڑ گئی اور رو رو کر عرض کرنے لگی کہ حضرت میرا اس دنیا میں سوائے ایک بیٹے کے اور کچھ نہیں ہے لیکن وہ بیٹا بھی کچھ عرصہ سے مفقود الخبر ہے کچھ معلوم نہیں زندہ ہے یا نہیں خدا کے لیے کچھ اس کی خبر دلوا دیں حضرت نے اس ضعیفہ کو آنکھیں بند کرنے کے لیے کہا بس آنکھ جھپکنے میں اس کا بیٹا اس کے پاس تھا حضرت نے اس عورت کو کہا آنکھیں کھولو اس نے جب اپنے لخت جگر کو اپنے سامنے دیکھا تو بھاگ کر سینے سے لگایا اور رو رو کر پوچھنے لگی کہ تو کہاں تھا اور یہ گرد و غبار اور کیچڑ میں لت پت کیوں ہے تو بیٹے نے جواب دیا کہ بغداد شریف میں مزدوری کر رہا تھا کہ اچانک یہ بزرگ وہاں پہنچے اور اور مجھے ہاتھ پکڑ کر تمہارے پاس لے آئے۔

Marfat.com

حکایت ہے کہ ایک روز شیخ کی زوجہ بی بی سائرہ آپ کے لیے روٹی لائی تو آپ اچانک کہیں چلے گئے پھر تشریف لائے لیکن ایک دو گھڑی بعد پھر چلے گئے جب واپس آئے تو بی بی نے سوال کیا کہ آپ یوں یکدم کہاں غائب ہو گئے تھے، حضرت نے فرمایا کہ جب تم آئیں تو میرا ایک چاہنے والا دریا کے شور میں کشتی سمیت غرق ہونے لگا تھا اس نے مجھے فریاد کی تو میں وہاں پہنچا کندھا دے کر کشتی کو منجدھار سے نکال دیا جب واپس گھر آیا تو یاد آیا کہ میں اپنا کمبل تو کشتی میں بھول آیا ہوں اس لیے فوراً واپس دریا کے شور تک گیا تا کہ کمبل واپس لے آؤں اس کے بعد حضرت نے کھانا تناول فرمایا اور پھر چہل قدمی کرنے تشریف لے گئے (واللہ عالم بالصواب)

مقتدین بیان کرتے ہیں کہ حضرت شیخ ایک مرتبہ موضع چوٹ سے باہر تشریف لے جا رہے تھے اچانک ایک جدید تعمیر کنندہ دیوار دیکھی، نہ معلوم دل میں کیا آئی کہ دیوار پر یوں بیٹھ گئے کہ جیسے گھوڑے پر سوار ہوا جاتا ہے ایک آدمی کہنے لگا کہ سواری تو بہت خوب ہے اگر چلے تو، حضرت نے فوراً دیوار کو حکم دیا کہ باذن اللہ گھوڑے کی طرح چلو دیوار مذکورہ اسپ تیز رو کی طرح چل پڑی تھوڑی دور جا کر حضرت نے اس کو روک لیا مدتوں وہ دیوار اسی مقام پر رہی لوگ اس کی زیارت کو آتے اور چومتے پھر کچھ عرصہ بعد وہ دیوار غائب ہو گئی۔

مناقب شیخ میں بیان کیا جاتا ہے کہ ایک قافلہ تجارت جو دور دراز کے سفر پہ تھے ان میں ایک ساربان کی اونٹنی کی ٹانگ ٹوٹ گئی بے چارے کے پاس حصول رزق کا بس ایک ہی سبب تھا وہ بھی آدھی رات کو جنگل بیابان میں یقیناً ختم ہونے کو تھا، قافلہ والے اسے تنہا جنگل

Marfat.com

میں چھوڑ کر عازم سفر ہوئے، علی الصبح حضرت شیخ حسب معمول سیر جنگل کے لیے نکلے تو اونٹنی کے بلبلانے کی آواز سنی تو بلوچ یعنی ساربان بھی الامان الامان پکار رہا تھا، حضرت اس کے پاس پہنچے اور اس کا حال پوچھا اور فریادرسی کی وجہ پوچھی ساربان نے کہا میرا نام بازید ہے میں تاجر ہوں بس یہی ایک اونٹنی میری ملکیت ہے اور قسمت کہ رات کو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہمراہی جنگل میں مجھے تنہا چھوڑ کر چلے گئے ہیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ اگر نذر مانو تو تمہاری اونٹنی ابھی ٹھیک ہو سکتی ہے مال تجارت کے منافع اور اونٹنی کی قیمت کا دسواں حصہ نذر کے لیے متعین ہوا حضرت شیخ احمد قادری نے اونٹنی کی شکستہ حالت پر ہاتھ مبارک پھیرا اور اپنی زبان مسیحا بیان سے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے برابر ہو جا اسی وقت اونٹنی کی ٹانگ صحتمند ہو گئی اور چل پڑی حضرت نے کل مال تجارت کو ایک ہی بار عصا مبارک کے اشارے سے اونٹنی پر بار کر دیا بازید ساربان نے کہا کہ حضرت نذر متعین کہاں پہنچاؤں؟ حضرت شیخ نے فرمایا کہ موضع چوٹ کہ کوہستان نمک کے قریب ہے پہنچا دینا حضرت کی برکت سے بازید ساربان اتنا پھلا پھولا کہ آخر الامر وہ اپنے قبیلہ کا سردار ہوا اور اس نے تزک واحتشام سے متعینہ نذر حضرت کے حضور نظر کی۔

روایت ہے کہ حضرت کے معتقدین خاص میں ایک بہت مشہور چوہدری ہست خان عرف بکھر سردار تھے جو کہ عملہ پرگنہ بھیرہ ملکوال کے رہائشی تھے اور بہت بڑے زمیندار تھے لیکن حضرت شیخ سید احمد قادری کے ان عشاق خاص میں سے تھے سب زمینداری وغیرہ ترک کر کے ہمہ وقت حضرت کے پاس رہتے تھے۔ حضرت شیخ کے تین فرزندان گرامی بھی تھے جو کہ بی بی سائرہ کے بطن سے تھے مکان کی تنگی کو محسوس کر کے موضع چوٹ کے چوہدریوں نے حضرت

Marfat.com

کو عرضداشت پیش کی کہ اگر آپ اجازت دیں تو صاحبزادگان کے لیے الگ الگ مکانات تیار کروا لیے جائیں اسی دوران چوہدری ہست خان مذکور نے جو کہ تارک الدنیا ہو کر حضرت کی خدمت میں ہی رہتے تھے عرض گزار ہوئے کہ حضور علاقہ کی چوٹ زمین ویران ہے اور پانی کا بھی صحیح بندوبست نہیں جنگلی وصحرائی علاقہ ہے اگر آپ کی خاطر میں پسند آئے تو مکانات وحویلی ملکوال میں تیار کی جائیں جو سرسبز علاقہ ہے جنگل بیلے بہت ہیں پانی کی فراوانی ہے زمینیں سرسبز و شاداب اور خوب غلہ اگانے والی ہیں حضرت نے فرمایا کہ ٹھیک ہم پہلے ملاحظہ کریں گے پھر کوئی فیصلہ ہوگا۔ دوسرے دن شیخ صاحب سوار ہو کر ملکوال تشریف لائے اور اس کے گردونواح کا علاقہ دیکھا اور علاقہ کو واقعی بیان کردہ صفات سے متصف پایا اور ملکوال کے مغربی طرف جو زمین خالی پڑی تھی اس کو اپنے لیے اور صاحبزادگان کے لیے پسند فرمایا اور اپنے عصاء مبارک سے اس کے ارد گرد نشان لگوا دیئے اور فرمایا کہ اس قطعہ ءزمین کو ہمارے حوالہ کردو، چوہدری ہست خان اور اس کے دیگر بھائیوں نے برضا و رغبت ساری زمین جس میں ایک سو مکانات تعمیر ہوئے حضرت کے حوالے کر دی یہ وہی جگہ ہے جسے کوٹلی حضرت شیخ حامد کے نام سے شہرت ملی انہی ایام میں دانا وفہم چوہدری ہست خان نے حضرت شیخ کی خدمت میں عرض کیا آپ مہربانی فرما کر اپنے مقبرہ شریف کے لیے بھی کوئی جگہ منتخب فرما لیں تا کہ بعد میں ہمیں کوئی کشاکش نہ کرنی پڑے حضرت نے یہ بات منظور فرمائی اور اپنے مسکونہ رقبہ کے قریب جانب شمال ایک زمین کے ٹکڑے پر جا کر فرمایا کہ مجھے اس جگہ سے اپنے خمیر کی خوشبو آتی ہے اس قطعہ ءزمین کے مالک نے فی الفور دس بیگھہ (40 کنال) زمین حضرت کے مقبرہ منورہ اور خانقاہ و مقابر حضرت کے

Marfat.com

مخصوص کر دیا۔

اب یہ سارا ماجرا اہلیان موضع چوٹ کے علم میں آیا تو بہت پریشان ہوئے کہ یہ نعمت غیر مترقبہ تو ہمارے ہاتھ سے جاتی رہے گی، وہ سب اجتماعی طور پر حاضر خدمت کو ہوئے اور اپنا حق جتلایا کہ یہ ہمارے ساتھ زیادتی ہے، آپ اتنا عرصہ ہمارے ساتھ رہے قابل وتوطن آپ کا موضع چوٹ مشہور ہوا آپ دار القراء بھی ہمارا ہی حق ہے۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ ابھی اس پر کلام طریل کرنے کی ضرورت نہیں بعد وفات کے میری میت خود فیصلہ کر دے گی کہ مدفن کون سا مقام بنے گا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ آپ کے ایک مرید نے بارانی زمین کے ایک ٹکڑے پر مونٹھ کاشت کی ہوئی تھی۔ جب فصل پک گئی اور کٹائی کے بعد صاف ہوگئی وہ حضرت شیخ سجادہ نشین کی خدمت میں حاضر ہوا اور درخواست کی کہ مونٹھ کا غلہ تیار ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کو ماپوں لیکن وہاں مشہور ہے کہ غلہ ماپنے کے وقت جن لے جاتے ہیں آپ وہاں تشریف لے آئیں تو مجھے یقین ہے کہ میرا غلہ غائب ہونے سے محفوظ رہے گا۔ اس شخص کی درخواست پر حضرت شیخ وہاں تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ماپنا شروع کرو اتفاق سے کچھ دیر بعد حضرت شیخ جو کہ غلہ کے ڈھیر پر بیٹھے تھے انہیں نیند آ گئی اس طرح جنوں کو فرصت ملی انہوں نے غلہ کے ڈھیر میں شامل ہو کر کچھ غلہ غائب کر لیا جب شیخ صاحب نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا کہ رکھ دو یہاں سے دور ہو جاؤ اور خود دوبارہ غلہ ماپنے کی طرف متوجہ ہو گے چونکہ آپ کی کشادگی ہوئی تو آپ نے غلہ کے مالک کو فرمایا کہ فلاں درخت کے نیچے جاو وہاں مونٹھ کا ڈھیر پڑا ہے اسے لے آو جب وہ شخص

Marfat.com

آپ کے فرمان کے مطابق وہاں پہنچا تو دیکھا غلہ کا ڈھیر اس درخت کے نیچے رکھا ہوا ہے چونکہ غلہ ماپا ہوا تھا تو وہ دو گدھوں کے برابر غلہ اس شخص نے گدھوں پر لاد کر اپنے گھر لے آیا۔ بعد میں اس نے حضرت شیخ سے عرض کیا کہ غلہ وہاں کیسے پہنچا۔ آپ نے فرمایا کہ میں کچھ دیر کے لئے سو گیا تھا اور جن اسے وہاں لے گئے تھے جب میں بیدار ہوا تو مجھے معلوم ہو گیا اور میں نے انہیں برا بھلا کہا اور ان سے پوچھا غلہ کہاں لے گئے ہو انہوں نے بتایا کہ غلہ فلاں درخت کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ پھر میں نے تمہیں بتایا اور تمہارے نصیب اچھے ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ دہجہ نام کا کھتری جو کہ ملکوال کا رہنے والا تھا اور بہت زیادہ دولت مند تھا کسان اس سے قرض لیتے تھے اُس وقت حضرت شیخ احمد نور اللہ کی اولاد میں سے شیخ عبدالغنی مقبرہ کے سجادہ نشین تھے انہوں نے بھی دہجہ سے کچھ قرض لیا ہوا تھا جب حضرت شیخ عبدالغنی کی فصل پک کر تیار ہو گئی تو اس کی خبر قرض دار دہجہ کو پہنچی۔ وہ غلہ کے ڈھیر کے پاس پہنچا اور شیخ صاحب سے کہا کہ قرض کے بدلے مجھے ساری گندم دے دو۔ شیخ صاحب نے جواب دیا مجھے غلہ گھر لے جانے دو تمہیں تمہارا حصہ مل جائے گا۔ دہجہ نے جواب دیا کہ میں آپ کو یہ غلہ گھر نہیں لے جانے دوں گا کیونکہ اس وقت شکار میرے قبضے میں ہے بعد میں ممکن ہے آپ میرا حصہ نہ دیں۔ حتی کہ شیخ عبدالغنی اور دہجہ میں تلخ کلامی ہوئی اور گالی گلوچ تک نوبت پہنچ گئی۔ دہجہ کھتری نے آدھا غلہ چھوڑ دیا اور کافی غیر معمول باتیں شیخ صاحب سے کہیں۔ وہاں اور لوگ بھی موجود تھے انہوں نے اس کھتری سے کہا شیخ صاحب حاجی احمد کی اولاد میں سے ہیں اور تم ایسی سخت باتیں ان سے نہ کرو کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے اس کے بعد لوگوں کے

Marfat.com

کہنے سننے پر وہ کھتری اپنے گاؤں چلا گیا اور حضرت شیخ عبدالغنی اپنا غلہ گھر لے آئے۔ دوسرے روز سورج نکلنے کے بعد وہی کھتری اپنے بیوی بچوں کے ساتھ ڈیڑھ من حلوہ پکا کر خانقاہ پہنچا اور پوچھا کہ شیخ عبدالغنی کہاں ہیں کہ وہ آئیں اور فاتحہ خوانی کے لئے حلوہ تیار ہے تا کہ اسے لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ صاحبؒ ایک روز اپنے گھر میں وضو کر رہے تھے اور ان کی بیوی بھی وہاں پر موجود تھی۔ آپ نے وضو سے فارغ ہونے کے بعد کوزہ زور سے زمین پر دے مارا کوزہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔ اُن کی زوجہ محترمہ نے حضرت سے پوچھا کہ یہ سب کیا ہے کہ آپ نے کوزہ ریزہ ریزہ کیوں کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ میرا ایک خادم تجارت کے سلسلہ میں ایک سڑک پر جا رہا تھا کہ وہاں ایک خونخوار شیر اس کے سر پر آ پہنچا اور وہ شیر اسے ہلاک کرنے کیلئے اس پر حملہ کرنے والا تھا۔ وہ خادم میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ سے مدد مانگی میں نے وہ کوزہ اس شیر کے سر پر مارا ہے جس سے اس شیر کے سر کے دو ٹکڑے ہو گئے ہیں۔ اس واقع کے چند روز بعد وہی خادم نذرانہ لے کر حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے حقیقت بیان کی۔ کہ کل میں ایک سڑک سے گزر رہا تھا کہ وہاں اچانک ایک شیر آ گیا اور مجھ پر حملہ کرنے والا تھا کہ میں نے آپ سے مدد چاہی تو آپ وہاں تشریف لائے اور آپ نے ایک پتھر اٹھا کر شیر کے سر پر مارا اور اس کا سر دو ٹکڑے ہو گیا اور میری جان بچ گئی۔ اور پھر آپ وہاں سے غائب ہو گے۔ اس طرح آپ کی توجہ سے مجھے مدد ملی۔

بیان کرنے والے کہتے ہیں کہ حضرت شیخ احمد نور اللہ کی وفات کے ایک سو ساٹھ سال بعد جب بادشاہ کی تخت نشینی کا وقت تھا تو یہ فقیر مقبرہ کی زیارت اور اپنے بھائیوں کی ملاقات کے

Marfat.com

لئے کیونکہ اس خاندان سے رشتہ داری تھی موضع ملک وال گیا ہوا تھا۔ ایک روز مقبرہ منورہ کے مجاور صبح کی نماز کے بعد روضہ کے دروازے کی جانب گئے تو دیکھا کہ بڑا دروازہ کھلا ہوا تھا حالانکہ رات کو اسے انہوں نے تالہ لگایا تھا جب وہ متعجب ہو کر روضہ کے اندر داخل ہوئے تو دیکھا کہ ایک شخص کے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں اور اس کا چہرہ آسمان کی جانب اٹھا ہوا ہے اور وہ فریاد کر رہا ہے اس سے جب پوچھا گیا کہ کیا واقعہ پیش آیا اور تم کس مصیبت کا شکار ہوئے ہو فقیر نے بتایا کہ کیونکہ میں وہاں حاضر تھا اور میں نے خود اس کی زبان سے سنا کہ اس نے کہا کہ میری قسمت کی بدنصیبی کہ میں نے ارادہ کیا تھا کہ شیخ کی قبر مبارک چوری کر کے لے جاؤں تا کہ کسی کو اس بات کا علم نہ ہو چنانچہ میں نے تالہ توڑا اور روضہ میں داخل ہوا اس کے بعد تربت سے غلاف کھینچا پھر دیکھا ہر طرف تاریکی ہے اور روضہ کا دروازہ بند ہو گیا۔

ایک مرتبہ اس زمانے کے افضل الفضلاء شیخ مخدوم الملک دہلی سے لاہور آئے تو حضرت شیخ سید احمد قادری کا تذکرہ کئی مجالس میں سنا تو تشویش پیدا ہوئی کہ حضرت سے ملاقات ہونی چاہیے پس لاہور سے قصد سفر باندھا اور سوار ہو کر ملاقات کو چلے دل میں خیال آیا کہ حضرت کا امتحان بھی ہونا چاہیے اس کے لیے سوچ لیا کہ اگر پرندوں کا گوشت اور مکئی کے آٹے کے تازہ نان حضرت نے ظہرانے میں کھلائے تو پھر یقین آئے گا کہ واقعی حضرت با کرامت ولی ہیں ورنہ صرف وقت گزاری کے لیے درویشی اختیار کئے ہوئے ڈھونگی سمجھے جائیں گے۔ جب مخدوم الملک حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر بڑا وقت بیٹھے تو ایک عورت آئی اور اس

Marfat.com

نے ایک طبق نذرانے کے طور پر پیش کیا جس میں پرندوں کا گوشت اور گرم روٹی مکئی کی موجود تھی حضرت شیخ نے مخدوم الملک کے سامنے وہ طبق پر از طعام رکھا اور فرمایا کہ اسے نوش فرمائیے مخدوم الملک نے جب کھانا شروع کرنا چاہا تو دیکھا کہ شدید گرم ہے تو ہاتھ کھینچ لیا حضرت شیخ کے پاس ٹھنڈے پانی کا برتن رکھا ہوا تھا اس سے پانی گوشت میں ڈالا اور فرمایا کہ لیجئے ٹھنڈا ہو گیا اب تناول فرمائیے کھانے سے فارغ ہوئے تو مخدوم الملک نے لذت و انواع طعام کی بہت تعریف کی ابھی مجلس جاری تھی کہ ایک عورت حاضر ہوئی اوزار و قطار روتے ہوئے عرض گزاری کی حضرت میں ایک بیوہ عورت ہوں کوئی اولاد نہیں نہ ہی رشتہ دار ہیں شوہر نے ترکہ میں اشرفیاں اور غلام چھوڑا تھا لیکن آج وہ اشرفیہائے زر غلام چرا کر بھاگ گیا میں عاجز و مجبور بیکس عورت ہوں اسے ڈھونڈ نہیں سکتی خدارا آپ دستگیری فرمائیں اور کسی طرح وہ غلام اور اشرفیاں واپس دلوا دیں حضرت شیخ نے فرمایا کہ حکومت وقت کے بہت بڑے عہدہ دار کی خدمت میں عرض کرو کہ یہ اپنے کوتوال (تھانیدار) اور سپاہیوں کو حکم دیں کہ تیرے غلام کو گرفتار کر کے اس سے اشرفیاں برآمد کروائیں اور غلام و اشرفیاں تیرے سپرد کر دیں یہ سن کر مخدوم الملک کہنے لگے کہ یا شیخ مجھے یا بادشاہ کو یہ قدرت نہیں کہ ایک غیر معروف غلام کو کہیں سے پکڑ واسکیں واللہ آپ خود ہی اس ضعیفہ کی مشکل کشائی فرمائیے ادھر عورت بھی بار بار حضرت سے کہے جا رہی تھی میں کسی بادشاہ و مخدوم کو نہیں جانتی میں تو آپ کے پاس حاضر ہوئی ہوں، آپ ہی نظر کرم فرمائیں تا کہ میری مشکل حل ہو جائے، حد سے گزرتی اہ وزاری دیکھ کر حضرت نے توجہ فرمائی اور کہنے لگے کہ فلاں محلہ میں جو بازار ہے اس کی ایک دکان پر تیرا غلام موجود ہے اس نے وہ اشرفیاں ایک کیسہ میں باندھ

Marfat.com

کر بغل میں دبار کھی ہیں آدمی لے کر وہاں پہنچو تا کہ اسے پکڑ لو ورنہ وہ تیاری کر رہا ہے کہیں اور جانے کی اور پھر تمہیں کبھی نہ ملے گا۔ عورت نے ایسا ہی کیا جب وہاں پہنچی تو واقعی غلام وہاں موجود تھا (اس کو ماخوذ کرلیا گیا) تھوڑی دیر گزری کہ وہ عورت اور اپنے مفرور غلام اور مسروقہ اشرفیوں کے حضرت کی خدمت میں پھر آئی اور عرض کرنے لگی کہ حضرت یہ اشرفیاں میں آپ کی نذر کرنا چاہتی ہوں لیکن حضرت شیخ نے اس کی بیوہ ہونے کی وجہ سے ایک اشرفی بھی قبول نہ فرمائی اور اس کو فرمایا کہ بس دعا کردو یہ دیکھ مخدوم الملک متعجب ہوا اور اس کے یقین و ایمان میں تازگی و فرحت پیدا ہوئی اور پھر اجازت لے کر وہ واپس چلا گیا۔

حضرت شیخ سید احمد قادری کبر سنی وضعف سے صاحب فراش رہنے لگے تو چوہدری ہست خان وغیرہ معتقدین نے آثار کو قریب دیکھ کر حضرت سے عرض کیا کہ یا حضرت آپ کے تینوں صاحبزادگان ماشاء اللہ بلند بخت و صاحب کشف ہیں ہمیں راہنمائی فرمادی جائے کہ ہم آپ کے بعد کس سے رجوع کریں حضرت شیخ نے فرمایا کہ منجھلے صاحبزادہ سید محمد کو تو ہر وقت بیت اللہ کا عشق و شوق رہتا ہے ہوسکتا ہے وہ عرب جا کر مجاورت بیت اللہ شریف اختیار لے اور واپسی ہی نہ آئے اور چھوٹے صاحبزادہ پیر سید جلال بچپنے سے ہی جلوہ کمال میں مستغرق ہے اس لیے بزرگ بڑے صاحبزادہ یعنی شیخ پیر سید محمود سے وابستہ رہنا وہی تمہاری راہنمائی کے لیے موزوں ہیں حضرت شیخ کی دعا سے برکت و رحمت شیخ پیر محمود میں اتنی ہوئی اب بھی ان ہی کی اولاد میں ریاست و سجادگی کی باقی چلی آرہی ہے اور مریدین ان ہی پر ہے۔

گاؤں کی ایک نیک و پارسا بی بی حضرت شیخ کی منہ بولی بیٹی تھی حضرت اس کو قرآن

Marfat.com

حکیم کی تعلیم فرماتے تھے یہ عورت چوہدری ہست خان رشتہ دار تھی ابھی اس نیک بخت عورت کی تعلیم ادھوری تھی کہ حضرت شیخ رحلت فرما گئے بی بی مذکور حضرت کی میت مبارک کے پاس آ کر رو کر کہنے لگی کہ یا حضرت اب میں قرآن پاک کیسے پڑھوں گی اچانک حضرت شیخ نے لب مبارک کھولے اور اس بی بی سے فرمایا کہ اگر تم کسی سے ذکر نہ کرو گی تو میں انشاالله بعد از وفات بھی ہر روز تمہیں آ کر قرآن شریف کی تعلیم دیا کرونگا۔ چنانچہ بلا ناغہ اس بی بی کی تعلیم جاری تھی کہ ایک دن یوں ہوا اس کے نوجوان بیٹے اور بھائی باہر سے آئے تو انہوں نے اندر سے کسی مرد کی آواز سنی اور مشکوک ہو گئے اندر آ کر غصہ سے ڈھونڈ نے لگے اور بیٹا اپنی ماں سے اور بھائی اپنی بہن سے پوچھنے لگا کہ گھر میں مرد کون تھا، آواز کس کی تھی اسکو کہاں چھپایا ہے جلدی سے بتاؤ، بے چاری بی بی حضرت سے کئے ہوئے وعدہ کے مطابق خاموشی سے روتی رہی بتلانا نہ چاہتی تھی لیکن جب بیٹوں اور اور بھائیوں نے کہا کہ ٹھیک ہے ہم تجھے قتل کیے دیتے ہیں بلآخر مجبور ہو کر اس نے ساری کتھا کہہ دی کہ کیسے حضرت شیخ نے بوقت وفات مجھ سے وعدہ تعلیم کیا تھا اس کے بعد پھر روز تشریف لانا منقطع ہو گیا۔

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ موضع چوٹ میں ہی رحلت گزیں بفردوس بریں ہوئے جب آپ کو غسل وکفن دیکر جنازہ و دفن کے لیے موضع چوٹ کے قبرستان کی طرف آپ کا میت مبارک لے جانا کا ارادہ کیا گیا تو چارپائی اٹھائی نہ جاسکتی لیکن جب موضع ملکوال کی طرف ارادہ لے جانیکا ہوا تو چارپائی سبک ہو گئی آپ نے زندگی میں ہی ملکوال کی زمین کے متعلق فرمادیا تھا کہ مجھے اس جگہ سے اپنے خمیر کی خوشبو آتی ہے اس لیے آپ کی میت کو ملکوال لے جایا گیا اور

Marfat.com

آپ کی منتخب کردہ و پسندیدہ فرمودہ زمین میں آپ کے جسد خاکی کو سپرد خاک کر دیا گیا، بعد ازاں آپ کی اولاد بھی آپ کے پسندیدہ مقام پر سکونت پذیر ہوگئی عجیب تر بات یہ کہ ظاہری طور پر سوائے نذر و نیاز کے دنیاوی آمدن کے ذرائع ہونے کے باوجود آپ کی اولاد جو کہ تقریباً ایک سو مکانات کی مسکون تھی مرفہ الحالی کی زندگی بسر کرتی رہی اور ان میں دنیاوی و نفسانی عیوبات بالکل نہ تھے نہ چوری چکاری نہ زنا و بدکاری نہ نمائش و ریا کاری اور آپ کی اولاد میں حفاظ قرآن و طالبان علوم اسلام بکثرت ہوئے۔ بلکہ اس آخری دور میں جبکہ زمانہ بری اور ناخوشی کا شکار ہے ہر طرف گناہ اور زبوں حالی، برائی اور ریا کاری کا دور دورہ ہے۔ اللہ کے فضل اور ان کے جد امجد کی توجہ کے سبب جو کہ یقیناً ہدایت اور رہنمائی ہے ان کی اولاد کے دلوں میں یہ برائیاں ابھی تک جگہ نہیں پا سکیں ہیں۔ ہر انسان نفس اور شیطان چال سے بچا نہیں ہے۔ لیکن آپ کی اولاد آج بھی اللہ کی مخلوق کا بھلا کر رہی ہے اور کسی کا نقصان نہیں چاہتی۔ آپ کی اولاد آج بھی قرآن مجید کا علم سیکھ رہی ہے اور اس کی حفاظت کر رہی ہے۔ واللہ علم

ہر زمانہ میں حضرت شیخ کی اولاد میں سے درویش اور اولیائے اللہ ہوئے ہیں اور وہ اسی جگہ رہ کر انسانیت کی خدمت اور اللہ کے دین کی تبلیغ کرتے ہیں۔

آپ کے سجادہ نشین حضرت پیر شیخ سید محمود صاحب کے متعلق بتایا جاتا کہ شیخ نعمت اللہ (جو کہ علاقہ پوٹھوہار کے رہنے والے تھے) سے ایک گھوڑے کی فرمائش کی جو کہ شیخ نعمت اللہ مذکور کو شاہان گکھڑ نے نذر کیا تھا لیکن شیخ نعمت اللہ نے کہا کہ یہ عراقی نسل گھوڑا میرے بیٹے کو بہت پسند ہے اور وہ مجھ سے پہلے ہی اس کی بابت کہہ چکا ہے اس لیے میں آپ کی نذر نہیں کر سکتا چونکہ گھوڑا حضرت شیخ پیر سید محمود کو پسند آچکا تھا اور پھر آپ نے خلاف معمول سوال بھی کر

Marfat.com

دیا تھا اس لیے طبعاً آپ کو شدید رنج و غصہ ہوا آپ نے فوراً ایک چابک اٹھایا اور جو ستون آپ کے قریب تھا اس پر غصہ سے دے مارا چابک کا ستون پر لگنا تھا کہ ادھر سے اچانک شیخ نعمت اللہ کے پیٹ میں شدید درد اٹھا اور برداشت ختم ہو گئی یقین ہو گیا کہ یہ حضرت کے غصہ و ناراضی کی وجہ سے ہے، آپ کی خدمت میں آہ وزاری اور منت اس قدر کیا گیا کہ شیخ نعمت اللہ کو معاف فرمایا جائے لیکن حضرت نے بے نیازی سے فرمایا کہ جو ہونا تھا ہو چکا اب تیر جسہ ءنیابد، آخر شیخ نعمت اللہ نے وہیں جان جان آفریں کے سپرد کی اور حضرت شیخ احمد قادری کے پائنتی کے طرف دفن ہوئے۔

اس وقت گکھڑوں کی حکمرانی جلال خان گکھڑ کے پاس تھی۔ اس کا تعمیر کردہ تالاب کابل کی سڑک پر آج بھی موجود ہے۔ تقدیر الٰہی سے اس زمانہ میں فالج کا حملہ جلال خان کے جسم پر ہوا۔ جس کے باعث اس کا نصف بدن بے حس اور ناکارہ ہو گیا مذکورہ مرض سے وہ کمزور اور تنگدل ہو گیا۔ جلال خان گکھڑ کے بعض تعلق داروں نے شیخ نعمت اللہ گجر کی فقیری کی برکت اور بزرگی کے آثار کے بارے میں سن رکھا تھا۔ انہوں نے ان کی طرف رجوع کیا اور حاضر خدمت ہوئے اور پورا واقعہ نعمت اللہ گجر کے گوش گزار کیا اور عرض کیا کہ اگر جلال خان آپکی تشریف آوری کی برکت سے صحت یاب اور مکمل تندرست ہو جائے تو حضرت کی خدمت میں بہت سارا نذرانہ پیش کریں گے اور وہ جان و دل سے آپ پر جاں نثار ہو جائے گا۔

شیخ نعمت اللہ گجر جلال خان کے پاس تشریف لے گئے اور دعائے خیر کی اور کہا کہ میں

Marfat.com

اپنے شیخ یعنی حضرت سید احمد ولی کی طرف متوجہ کرتا ہوں تم بھی ان کی طرف توجہ کرو۔ آخر کار حضرت شیخ سید احمد ولی جلال خان کے سامنے تشریف لائے اور حکم دیا کہ اے جلال خان اللہ کے فضل سے اُٹھو۔ جلال خان نے عرض کیا کہ مجھ میں کھڑا ہونے کی ہمت نہیں۔ شیخ سید احمد نے اپنی زبان مبارک سے فرمایا

اے جلال خان بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھو اور میرا عصا تھام لو۔

حضرت شیخ سید احمد ولی کے فرمان کے مطابق جب اس نے عصا ہاتھ میں لیا اور اس کا سہارا لے کر کھڑا ہوا اپنے گمان کو دور کرنے کے لئے اور اپنی کامل صحت کے لئے اس نے عرض کیا کہ میں سو رہا ہوں یا جاگ رہا ہوں۔

شیخ سید احمد نے فرمایا اے جلال خان جان لو اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحت عطا فرمائی حضرت شیخ سید احمد یہ کہہ کر غائب ہو گے۔ جلال خان نے اپنے آدمیوں کو جگایا سب نے دیکھا کہ صحت و عافیت کے ساتھ بیٹھا ہوا ہے کوئی بیماری یا تکلیف نہیں انہوں نے نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ مبارک باد دی۔

اگلے روز جلال خان نے ایک عراقی گھوڑا اور دیگر تحائف حضرت شیخ نعمت اللہ کے نذر کیں کہ ان کو حضرت شیخ سید محمود کی خدمت میں ارسال کر دیں اس کے علاوہ خانقاہ شریف کی چار دیواری اور حضرت شیخ سید احمد ولی کے روضہ مبارک کی تیاری کے لئے بھی وعدہ کیا اور حضرت شیخ سید احمد ولی کی نذر کے لئے ایک لاکھ روپیہ مقرر کیا اور اسے تحریری طور پر لکھ کر مہر لگا دیا اور کہا

Marfat.com

کہ میری اولاد بھی شیرینی سمیت سال بسال فضل بفضل حضرت شیخ سید احمد ولی کی خدمت میں ملکوال پہنچاتی رہے گی۔

شیخ سید محمود نے ابھی گنبد و روضہ مطہرہ تیار کرایا تھا۔ اور ابھی تک بقیہ کی گچہ چونہ کیا گیا تھا کہ جلال خان گھکھڑ اس جہاں سے ایمان سلامت لے کر رخصت ہو گیا۔ اسی وجہ سے روضہ مبارک پر مکمل چونہ گچ نہیں ہوا ابھی تک ویسا ہی ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ بارشوں اور سیلاب کے باعث دریائے جہلم کی مٹی روضہ کی اینٹوں کے اندر چلی گئی۔ اور یہ صرف کرامت کے باعث کھڑا ہے۔ وہ پروانہ جو جلال خان کے پاس بطور دستاویز تھا۔ اس کی اولاد میں سے کسی کے پاس ہے۔ اور حضرت کی اولاد سے کوئی فرد بھی جلال خان کی اولاد کے پاس جاتا ہے وہ اپنی استطاعت کے مطابق نذر دیتے ہیں اور نذرانہ کی رقم کاغذ کی پشت پر لکھ دیتے ہیں

بیان کرتے ہیں کہ شیخ نعمت اللہ گجر شیخ سید احمد ولی کے کامل مریدوں میں سے تھے۔ شیخ نعمت اللہ گجر کو اپنے پیر و مرشد سے اس قدر انس تھا کہ ان کی شکل بالکل حضرت شیخ سید احمد ولی کی صورت ہو گئی تھی جو کوئی حضرت شیخ نعمت اللہ گجر کو دیکھتا تو سمجھتا کہ حضرت شیخ سید احمد ولی یہی ہیں۔ اور شیخ نعمت اللہ گجر کہتے کہ حضرت شیخ حجرہ کے اندر ہیں یہ تو فقیر نعمت اللہ گجر ہے۔

جلال خان گکھڑ کا تعمیر کردہ تالاب آج بھی جہلم میں موجود ہے جس کا کل رقبہ 29 کنال اور موجودہ رقبہ 13 کنال اس کی گہرائی 141 فٹ اور سیڑھیوں کی تعداد 140 اور سیڑھی کی اونچائی اور سن تعمیر (۹۸۴ ہجری) بمطابق 1587

بحوالہ تاریخ پبی قلمی مرتبہ راجہ کفایت علی خان پنوار (مرحوم) نمبر مطبوعہ جندوٹ 1936 ہجری قلمی پبی مولفہ محمود تا سب سکندر لال مذکورہ پوٹھوہار مطبوعہ صفحہ نمبر ۹۵

Marfat.com

شیخ نعمت اللہ کا وطن گکھڑوں کے ملک پوٹھوہار کے علاقہ میں تھا۔ حضرت شیخ سید احمد ولی کے دار جنت میں انتقال کے بعد شیخ نعمت اللہ اپنے اصلی وطن واپس چلے گئے۔ شیخ نعمت اللہ گجر کی فقیری کی شہرت گکھڑوں کے ملک میں پھیل گئی۔ (شیخ نعمت اللہ کی اولاد اسلام آباد میں آباد ہے)

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ کی اولاد میں سے جب حضرت شیخ عبدالقادر مقبول اللہ الغافر کی مسند نشینی کے دور میں مزروعہ زمینوں کی پیمائش ہو رہی تھی جس حاکم کی ڈیوٹی پرگنہ بھیرہ میں تھی وہ ظالم و جابر اور گستاخ اولیاء مشہور تھا جب وہ حاکم ملک وال پہنچا کہ چاہ شماری اور پیمائش مزروعات کرے تو جب وہ حضرت شیخ کی 30 بیگھہ زمین میں پہنچا جو زمینداران ملکوال نے آپ کی نذر کی تھی جب اس کی پیمائش کی جانے لگی تو علاقہ کے زمینداروں نے حاکم سے التجا کی یہ زمین اور کنواں خانقاہ شریف کا ہے اس لئے اس کو معاف رکھو تو حاکم مذکور نے نخوت سے کہا کہ ٹھیک سند آئمہ جو مغل حکومت نے آئمہ اور خانقاہوں کے لیے جاری کی ہے وہ دکھلا تو میں موقوفی پیمائش کا حکم دے دیتا ہوں لوگوں نے کہا کہ حضرت شیخ سید احمد قادری کا روضہ مبارک ہی اس کی سند ہے لیکن حاکم کا اصرار جاری رہا تو لوگ کہنے لگے کہ اس درگاہ کے سجادہ نشین

پرگنہ برصغیر کی ایک انتظامی یونٹ کا نام ہے۔ پرگنہ سلطنت دہلی نے متعارف کروایا اور یہ فارسی زبان کا لفظ ہے اور پرگنہ میں موزیہ شامل ہوتے ہیں۔ سولہویں صدی میں مغل بادشاہ اکبر نے سلطنت کو صوبے میں تقسیم کیا جو کہ بعد میں سرکار میں مزید تقسیم کیا گیا۔ جو کہ ضلع کے برابر تھے۔ پرگنہ نے سرکار کی انتظامی یونٹ کو مزید پرگنہ میں تقسیم کیا اور پاک و ہند کی تقسیم کے بعد پرگنہ کا نظام پاکستان میں ختم کر دیا گیا۔

Marfat.com

شیخ سید عبدالقادر گھر پر موجود ہوں گے ہمیں تو ان کو بلانے کی ہمت نہیں تم خود ہی ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ وہ حاکم بڑے طمطراق سے حضرت کے گھر آیا اور آتے ہی بغیر کوئی گفتگو کئے کہنے لگا کہ لائیے سند آئمہ دکھلائیے تاکہ میں زمین کی پیمائش موقوف کردوں شیخ عبدالقادر نے فرمایا کہ ہمارے جدامجد کا روضہ ہی سند کمال ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں حاکم نے کہا کہ جب حاکم آتا ہے تو پیر تیر کی طرح بھاگ جاتا ہے مجرد اتنی بات کی اور ضبطئ زمین کا پختہ ارادہ کر کے وہاں سے زمین کی طرف چلا آیا ابھی تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اچانک گھوڑے سے اڑتے ہوئے نیچے گرا تقریباً آٹھ گز اوپر اچھل کر جب زمین پر گرا تو دونوں ہاتھ آگے کی طرف کیے ہوئے چلانے لگا کہ پیر سلامت فریاد، پیر سلامت فریاد، ہوش سے بیگانہ ہو گیا اور بس یہی چلا تا رہا جب اس کے یار دوستوں نے وہمراہیوں نے یہ حالت دیکھی تو وہ بھاگتے ہوئے شیخ سید عبدالقادر کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگے اور جو کچھ حاکم کے ساتھ بیتی سب سنا دی اور التجا کرنے لگے کہ حضرت اب اس کے بچنے کا ایک ہی سبب ہو سکتا ہے کہ آپ اسے معاف فرما دیں ورنہ وہ پاگل ہو کر مر جائے گا۔ شیخ سید عبدلقادر نے فرمایا کہ اسے چارپائی پر ڈال کر حضرت شیخ سید احمد کے مقبرہ پر لے جاؤ اور ان کے پاؤں کی طرف لٹا دو جب حاکم کی چارپائی حضرت کے روضہ شریفہ کی پائینتی کی طرف رکھ دی گئی تو حاکم جو چلا رہا تھا اچانک خاموش ہو گیا اور جب ہوش میں آ گیا تو پانچ روپیہ نذرانہ شیخ سید عبدالقادر کو پیش کیا اور مجاوران درگاہ ولائت پناہ کو بھی تحائف پیش کئے۔

بعد میں جب اس سے پوچھا گیا کہ تمہیں کیا ہوا تھا اور تم عالم بے ہوشی میں فریاد کیوں کرتے تھے تو حاکم نے جواب دیا کہ جب میں گھوڑے پر سوار ہوا تو اچانک ایک بزرگ

Marfat.com

نورانی صورت والے دونو جوانوں کے ہمراہ تشریف لائے اور مجھے گھوڑے سے دور اچھال دیا اور ڈنڈوں سے مجھے زدو کوب کرنے لگے میں اس لیے کہتا تھا کہ پیر سلامت فریاد پھر جب تم لوگ مجھے چارپائی پر ڈال کر روضہ مبارک کے پاس لے کر آئے تو انہوں نے مجھے چھوڑ دیا اور معاف کر دیا میں سمجھ گیا کہ یہ خاندان برکت نشان قوی ہمت بزرگوں کا ہے الغرض حضرت شیخ عبدالقادر نے اس کے لیے دعائے خیر فرمائی اور وہ حاکم بعد از عفو وہاں سے واپس ہو گیا۔

روایت ہے کہ قاضی عزیز اللہ مرحوم (بندہ راقم السطور کی طرح قاضی صاحب بھی شیخ سید احمد ولیؒ سے نسبت نبیرگی رکھتے تھے) کو حکومت وقت کی طرف سے پرگنہ پنڈی شاہ (ا) چراغ کا قاضی مقرر کیا گیا تو اس دوران جناب نواب صاحب خلد آستانی قریہ حسن ابدال کے دورہ پر جہلم تشریف لائے تو کا ایک بدنیت شخص جو کہ قاضی عزیز اللہ صاحب سے پرخاش وعداوت رکھتا تھا حضور نواب صاحب کی خدمت میں شکایات لے کر پہنچا جب قاضی صاحب نے یہ بات سنی تو قدرتی طور پر خوف زدہ وغم زدہ ہو کے اور بخدمت فیض درجت یعنی حضرت شیخ احمد کی روح پرفتوح کی طرف دل کو متوجہ کیا اور دعا کی کہ شیخ میری حالت پر رحم وشفقت کیجئے اور اس بحران سے بچائیے. کہتے ہیں کہ ان کی والدہ کو خواب میں اپنے جد بزرگوار کی زیارت ہوئی اور انہوں نے خواب میں عصمت پناہ بی بی کو فرمایا کہ بیٹی قاضی عزیز اللہ سے کہہ دو کہ کوئی وہم نہ کرے اور بے خوف وخطر اپنے فرائض سرانجام دیتا رہے میں نے لوگوں کے دلوں میں انشا اللہ تمہارے لیے آوازہ نیک ڈال دی ہے تو ان میں حسن اعمال وحمیدہ خصائل جانا جاتا ہے چنانچہ جب حضور نواب نے سرائے میں آرام کرنے کے لیے قدم رنجہ فرمایا تو قاضی صاحب مذکور بمعرفت قاضی القضاۃ

Marfat.com

(۲) قاضی محمد عبدالوہاب صاحب خدمت نواب صاحب میں حاضر ہوئے قاضی القضاہ نے نواب صاحب کو بتلایا کہ شاہ جہاں کے دور سے لے کر اب تک قاضی عزیز اللہ جیسا دیانت وامانت کوئی قاضی نہیں ہوا اور بھی ان صفات نیک مثلاً علم وحلم اور تکمیل عقل وعمل بیان کی۔

نواب صاحب یہ سب سن کر کہنے لگے کہ اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے آج کے ہمارے دور میں ایسے کو ہمارے ساتھ رکھا ہے اور ہماری ملاقات ایسے آدمی سے ہوئی پھر ایک ہزار روپیہ بطور بنام وتکریم قاضی عزیز اللہ کو دیئے قاضی صاحب مذکور نے پانچ روپے اپنے گھر کے خرچہ کے لیے رکھے اور باقی نوسو پچانوے روپے وہیں مساکین فقراء پر خرچ وتقسیم کر دیئے۔ جدھر سے بھی قاضی صاحب مرحوم گزرتے تھے لوگوں کی زبان پر ان کا تذکرہ ہوتا کہ زندگی بھر ایسا صاحب دیانت وتقویٰ ہم نے نہیں دیکھا یہ بے مثال امانت دار شخص ہے۔

حضرت شیخ سید عبدالقادر مقبول اللہ الغاضر کی ایک کرامت بہت مشہور ہے کہ ایک مرید مخلص جو کہ علاقہ کا زمیندار تھا آنجناب کی خدمت فیضدرجت میں حاضر ہوا اور عرض کی خدارا اپنے مسکین مرید پر نظر کرم فرمائیے ورنہ میں غریب کہیں کا نہ رہونگا۔ حضرت شیخ سید عبدالقادر نے تفصیل پوچھی تو انہوں نے عرض کی کہ حاکم جابر بہ جبر وافر لوگوں کی زمینیں جو کہ ساٹھ بیگھہ ہے اب کے سال اس میں غلہ اگا نہیں لیکن لگان اتنا ہے کہ ساری زمین جاتی رہے گی حضرت شیخ سید عبدالقادر نے فرمایا جاؤ جب زمین پیمائش برائے اندازہ کرنے غلہ جات کے آئیں گے تو تیری زمین ان کو کم لگے گی اور پھر ایسا ہوا کہ جب پیمائش ہوئی تو وہ ساٹھ بیگھہ کے بجائے تیس بیگھہ نکلی تو اسی پیمائش کے مطابق اس پر سرکاری لگان عائد کیا گیا اس کے شریک کھاتہ نے

Marfat.com

حیرانگی کا اظہار کرتے ہوئے موقعہ پر موجود سے کہا کہ یہ دور موروثی طور پر زمین میں شریک ہیں ساٹھ بیگھہ میری زمین ہے اور ساٹھ ہی اس کے حصہ میں آئی تو پھر کیسے تیس بیگھہ ہو سکتی ہے الغرض تین مرتبہ زمین کی پیمائش کی گئی لیکن بار بار موجب فرمان حضرت شیخ عبدالقادر تیس ہی نکلی۔

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ مخلوقات ایک درجہ کی نہیں پھر مخلوقات میں سے انسان سب سے افضل ہے لیکن انسان بھی سب ایک درجہ اولیاء کے نہیں ہیں بلکہ ان میں سے کافر، مسلمان مومن وغیرہ ہیں اور سب سے افضل درجہ اولیاء کا ہے۔

(2) شاہ چراغ مشھدی معروف بہ شاہ چن چراغ

آپ موضع سید (تحصیل گوجر خان) کے کاظمی مشھدی خانوادے میں شاہ ملوک کے گھر پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت سے قبل خضر علیہ السلام نے آپ کے والد گرامی کو بشارت دی تھی کہ ان کے گھر ایک فرزند کی ولادت ہوگی، جس کے نور ولایت سے ایک عالم منور ہوگا اسی مناسبت سے شاہ ملوک نے آپ کا نام شاہ چراغ رکھا۔ آپ کا شجرۂ نسب درج ذیل ہے:

"شاہ چراغ — سید ملوک — تاج دین — محمد فقیر — مصطفا — شادی پیر — مسکین — یاسین — احمد — زین العابدین — نصیر الدین — علی شیر — عبدالکریم غازی — وجیہ الدین — محمد ولی الدین عرف فتح الدین — محمد ثانی الغازی — رضاء الدین — سلطان صدر الدین — سلطان محمد احمد سابق — سلطان ابوالقاسم حسین مشھدی — علی امیر پیر بربر — عبدالرحمان رئیس الزمان — محمد اسحاق ثانی — موسیٰ حسن زاہد — محمد عالم — عبداللہ — محمد اول — اسحاق الموفق — امام موسیٰ کاظم — امام جعفر صادق — امام محمد باقر — امام زین العابدین — امام حسین ابن علی — علی شیر خدا۔

آپ بچپن سے ہی صوفیا کی طرف مائل تھے اور اہل خانہ سے بے نیاز ان کی نشست و برخاست فقرا و مشائخ کے ساتھ ہی رہتی تھی۔ آپ سلسلہ سہروردیہ کی شاخ مرتضا شاہیہ میں اپنے ماموں شاہ عنایت ولایت (جن کا مزار مظفر آباد/ آزاد کشمیر میں ہے) سے بیعت وخلافت سے سرفراز تھے۔ عطائے خلافت کے بعد آپ اپنے شیخ کے حسب ارشاد راول پنڈی میں آ کر رہائش پذیر ہوئے۔

راول پنڈی میں آپ نے ایک بقال کے مکان پہ رہائش اختیار کی جہاں آپ کے عقیدت مندوں کی آمد و رفت ہونے لگی۔ اس پہ بقال نے گمان کیا کہ اگر یہی حالت رہی تو کہیں شاہ چراغ اس کے مکان پہ قابض نہ ہو جائیں۔ اس خدشے کے پیش نظر اس نے آپ کو مکان سے نکال باہر کیا اور گھر پہ تالا لگا کے چل دیا۔ کچھ دیر بعد جب وہ واپس آیا تو کیا دیکھتا ہے کہ آپ مکان کے اندر موجود

Marfat.com

ہیں، اس نے پھر آپ کو باہر نکالا لیکن کیا دیکھتا ہے کہ آپ گھر کے اندر ہی موجود ہیں۔ اس پر بقال نے وہ مکان بخوشی آپ کی نذر کر دیا۔

راول پنڈی میں ایک خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگی کہ اس کے ہاں اولاد نہیں اور اعزا و اقربا اسے عقیمہ کے نام سے پکارتے ہیں۔ وہ خاتون دعا کی خواست گار ہوئی کہ اس کی گود بھر آئے۔ آپ نے فرمایا: جاؤ! تمھارے ہاں بیٹی پیدا ہوگی۔ یہ سن کر وہ سیدھی، شاہ عبداللطیف معروف بہ امام بری کے ہاں پہنچی اور اپنی روداد انھیں سنائی۔ انھوں نے فرمایا کہ تیری قسمت میں بیٹا نہیں ہے۔ اس پہ خاتون عرض گزار ہوئی کہ اگر قسمت میں نہیں تو پھر آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے مطلب؟ یہ سن کے شاہ لطیف نے فرمایا: اچھا! جا تیرے ہاں بیٹا ہوگا۔ خیر! مدتِ مقررہ کے بعد اس کے ہاں بیٹے کی ولادت ہوئی تو وہ اپنے فرزند سمیت شاہ چراغ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گلہ کلام کرنے کہ آپ نے تو بیٹی کا فرمایا تھا، مگر میرے ہاں تو بیٹا تولد ہوا ہے۔ شاہ چراغ نے فرمایا: دیکھ لے! تیری آغوش میں تو لڑکی ہے۔ اس عورت نے جو دیکھا تو لڑکی تھی۔ وہ افسردہ ہو کر شاہ لطیف کی خدمت میں پہنچی اور اپنی پریشانی سے انھیں آگاہ کیا۔ انھوں نے فرمایا: بی بی یہ بچہ ہے، بچی نہیں۔ خاتون نے جو دیکھا تو واقعتاً لڑکا تھا۔ اس پر وہ اسی جوش و خروش میں شاہ چراغ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور مذکورہ بالا مکالمے کے بعد پہلے جیسی صورت حال کا
سامنا کرنا پڑا، تو وہ خاتون دوبارہ شاہ لطیف کی خدمت میں پہنچی اور دوبارہ انھیں صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس پر انھوں نے فرمایا: بی بی! دیکھ لے، یہ لڑکا ہی ہے اور اب دوسرے راستے گھر چلی جا۔

نسب نامہ شریف میں آپ کا سال وفات ۱۱۱۵ھ مرقوم ہے۔ احوال گکھڑاں میرپور کے مطابق آپ ذیقعد ۱۱۴۰ھ/ جون — جولائی ۱۷۲۸ء میں حیات تھے۔ آپ کا مزار راول پنڈی شہر کے محلہ شاہ چن چراغ میں زیارت گاہ خلایق ہے۔

ذکر حضرت مولانا عبداللہ انصاری سلطان پوری قدس سرہ

یہ حضرت عالم بے بدل و مشاہیر فقرائے ہند میں سے ہیں۔ مرید خاندان چشت کے نہایت متقی تھے۔ زمانہ شیر شاہ سوری سے تا عہد اکبر زندہ رہے۔ دفع کفر و بدعت میں نہایت کوشش کرتے تھے۔ امرائے اثنا عشری کو آپ سے نہایت عداوت تھی۔ موقع پا کر بادشاہ کہ ان کی جانب سے برہم کر کے دیس بدر کرا دیا۔ آپ نے عرب میں جا کر کئی حج کیے اور مدینہ طیبہ میں رہے۔ جب ہمایوں نے پھر آ کر ہندوستان پر قبضہ کیا تو مخدوم صاحب ہی خاص الخاص تھے اور مختار کل مخدوم صاحب کی پرزری اور مالداری بھی مشہور تھی۔ فرقہ انصار سے تھے۔ اور بزرگ ان کے ملتان سے سلطان پور میں آ کر آباد ہوئے تھے۔ ہمایوں نے ان کو مخدوم

Marfat.com

الملک اور بعض کہتے ہیں شیخ الاسلام ان کو شیر شاہ نے بنایا تھا۔ اس نیک دل بادشاہ کے کاروبار سلطنت میں اعتبار و اعتماد کے ساتھ ایک خصوصیت لکھتے تھے۔

اسی عہد میں موضع جہنی علاقہ لاہور میں شیخ داؤد، جہنی وال ایک بزرگ و مشائخ صاحب معرفت تھے۔ کہ عبادت و ریاضت اور زہد و پارسائی نے مریدوں کے انبوہ سے ان کی خانقاہ آباد کی تھی۔ اور دور دور تک خاص و عام ان کے ساتھ عقیدت رکھتے تھے۔ قوت ربانی اور نسبت حقانی سے فقر کے سلسلوں کو ایسا رواج دیا تھا کہ جس کا غلغلہ نفخ صور تک خاموش نہ ہو سکا۔ مخدوم الملک نے شیخ داؤد سے ملاقات کی اور کہا کہ آپ کے مرید یا داؤد یا داؤد کہتے ہیں۔

شیخ داؤد نے جواب دیا کہ سننے میں شعبہ ہوگا یاوُ دد کہتے ہوں گے۔ اس ترکیب سے ایک دن کے ایک شب رہ کر ان سے مواعظ اور اضائح بلند اور معارف اور حقائق ارجمند بیان کیے کہ مخدوم الملک کے دل پر بھی اثر ہوا اور شیخ داؤد کو عزت کے ساتھ رخصت کیا۔ دنیاوی دولت اسقدر جمع کی تھی کہ مرنے کے بعد علاوہ املاک و اسباب کے تین کروڑ روپیہ ان کے گھر سے برآمد ہوا۔

دربارِ اکبری صفحہ نمبر ۳۷۶

تذکرہ اولیا ہند و پاکستان جلد دوم صفحہ نمبر ۹۲

منتخب الباب مغلیہ دورِ حکومت صفحہ نمبر ۲۵۲

(۲) اسلامی دور میں قاضی القضاۃ اور شیخ الاسلام کے دو دو عہدے ہوتے تھے۔ جنھیں دس دس قصبات جاگیر میں ملتے تھے۔ ان کی آمدنی ۶۰ ہزار تنکہ سے کم نہ ہوتی۔ قاضی القضاۃ کا کام مفروضات کی سماعت اور احکام سزا کا اجرا تھا۔

قاضی القضاۃ شیخ الاسلام : حسن ابدال سے واپسی کے وقت اثنائے سفر میں قاضی القضاۃ عبدالوہاب کا انتقال ہو گیا تھا۔ قاضی مرحوم کے چار لڑکے تھے۔ ان میں سے بڑا بیٹا شیخ الاسلام، بڑا نیک عالم باعمل تھا۔ دیانت دار اور نیک نفسی میں بس وہ اسم با مسمیٰ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ قاضیوں کے گروہ میں اس سے زیادہ کوئی نیک سیرت دوسرا کوئی نظر نہیں آتا تھا۔ اس کی ان اوصاف اور خوبیوں کا ذکر سب سے زیادہ معروف تھا۔ قاضی عبدالوہاب کے متروکہ میں ۲ لاکھ اشرفی اور پانچ لاکھ روپے نقد، جواہرات اور دوسرا مال و اسباب تھا۔ اس میں سے کچھ شیخ الاسلام کے حصہ میں آیا۔ اس نے اپنی ذات کے لئے کچھ نہیں رکھا۔ بیشتر حصہ باپ کے ایصال ثواب کے لئے محتاجوں کو دے دیا اور باقی اپنے بھائیوں اور دوسرے وارثوں میں تقسیم کر دیا۔ اس نے باپ کی جگہ عہدہ قضا قبول کرنے سے بھی بہت انکار کیا تھا مگر خلد مکان نے بڑی منت سماجت اور اصرار کر کے قضارت کا عہدہ اس کے نام مقرر کر دیا۔ (حوالہ منتخب اللباب حصہ سوم صفحہ نمبر ۲۲۶)

Marfat.com

اورادووظائف

جوحضرت کے خاندان میں مروج ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سورۃ فاتحہ

۸ بار (ہر بار بسم اللہ شریف آغاز میں پڑھنی ہے۔)

قل اعوذ برب النّاس بمعہ بسم اللہ شریف

۸ بار

قل اعوذُ بربّ الفلق بمعہ بسم اللہ شریف

۸ بار

Marfat.com

قل ھو اللہ احد بمعہ بسم اللہ شریف

۸ بار

قل یا ایھا الکافرون بمعہ بسم اللہ شریف

۸ بار

آیت الکرسی بمعہ بسم اللہ شریف

۸ بار

کلمہ تمجید بمعہ بسم اللہ شریف

۸ بار

عَدَدَ بِأَعلَمِ اللهِ وَزِنَةَ بِأَعلَمِا للهِ مَلَاَ بِاعلم الله ملا نا علم الله ۔ بمعہ بسم اللہ شریف

۸ بار

اللھم صلی علی محمد عبدك ورسولك و شفیعك و حبیبك النبی الامی و

علی الہ اصحابہ وسلم ۔ بمعہ بسم اللہ شریف

۸ بار

Marfat.com

رب اغفرلی ولوالدی ولاستاذی ولمن توالدا وارحمهما کما ربّ یانی صغیرو اغفر۔ اللهم لجمیع المومنین ولمئومنات ولمسلمین والمسلیمات الاحیاءمنهم والاموات انک مجیب الدعوات، یارافع الدرجات، یادافع البلیات، یاشافع الامراض، یاقاضی الحاجات، یاکافی المهمات، بحرمة سید الکائنات صلی الله علیه وسلم۔ ب

معہ بسم اللہ شریف

۸ بار

اللهم یاربّ افعل بی وهم عاجلاً واجلاً فی الدنیا والاخره، ما انت له اهل ولا تفعل بنا یامولنا ما نحن له اهل انک غفورٌ حلیمٌ جوادٌ کریمٌ مالکٌ قدیمٌ برٌّ رءوفٌ رحیمٌ یاجبارُ۔

۲۱ بار پڑھیں

الهم انا نعوذبک من الفصحتین ومن ظلمة الحنین ومن هموم الدّین بحق جدّ الحسن والحسین۔

۳ بار پڑھیں۔

Marfat.com

یہاں پر مناقب حضرت سید شیخ احمد ولی کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے اور فقیر حافظ شکر اللہ کی وفات کا واقع بیان کیا جاتا ہے۔ جامع کمالات کے بارے میں جو کسی اور کی زبان سے نقل کیا گیا ہے۔ مگر فی الحقیقت جامع کمالات میں بیان کر رہے ہیں۔

جب ان حالات کے جامع حافظ شکر اللہ اپنے موضع میں پہنچے تو اتفاقاً ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۳۲ھ جمرات کے روز محمد امین زمیندار جو کہ مشہور لوگوں میں تھا اور حافظ شکر اللہ کے مقربوں میں سے تھا فوت ہو گیا۔ حافظ شکر اللہ اس کے جنازے پر گئے اور امامت کی۔ رات اپنے گھر واپس آئے۔ آپ نے محمد امین زمیندار کے رشتہ داروں کی رونے دھونے کی آوازیں سنیں۔

حافظ صاحب نے کہا کہ یہ برائی نہ کریں۔ اچھا کام نہیں ہے۔ اور وہ مغفور ہے اس جمعرات کی برکت کے باعث! آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ میرے مرنے کے بعد اونچی آواز میں ہرگز نہ رونا کیونکہ یہ ممنوع ہے۔ لوگوں نے جواب میں کہا کہ خیریت آپ یہ الفاظ کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے سارے دوست چلے گئے ہیں اب ہماری باری ہے اور اللہ کا حکم بھی ہے کہ

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

ترجمہ: ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کے جانا ہے۔

لیکن چونکہ انہیں کوئی بیماری نہ تھی اس لئے مرنے کا خطرہ بھی نہیں تھا۔ علی الصبح جمعہ کے روز لوگ فاتحہ خوانی کیلئے محمد امین زمیندار کے گھر گئے جب سارے گاؤں کے

Marfat.com

لوگ وہاں موجود تھے تو موت کے احوال کے بارے میں حافظ شکر اللہ نے بڑی پرتاثیر تقریر کی۔ جس کی وجہ سے لوگوں کی آنکھوں میں آنسو جاری ہو گئے۔

تقریر کے بعد وہاں سے اُٹھے اور قاضی حافظ شکر اللہ اپنے گھر آئے۔ اور مختلف معاملات کے فیصلے کرنے میں مشغول ہو گئے۔ وہاں سے اُٹھ کر حکیم عبدالباقی کے گھر گئے۔ عبدالباقی اس شہر کے مشہور حکیموں میں تھے۔ اپنی نبض انہیں دکھائی۔

حکیم صاحب نے چھان بین کے بعد کہا حافظ صاحب بغیر کسی بیماری کے اپنی نبض کیوں دیکھا رہے ہیں آج تو آپ کی بنض ٹھیک چل رہی ہے وہاں سے اُٹھ کر اس قصبے کے دارے کے فقیر کے پاس گئے اور وہاں کچھ دیر بیٹھ کر چلے گئے۔ جب گھر پہنچے تو کہا کہ آج بہت گرمی ہے۔ میرا دل تنگ ہو رہا ہے۔ جسم سے کپڑے اتارے اور کہا کہ مجھے پنکھے سے ہوا پہنچاؤ۔ پھر فرمایا میرے بیٹے محمد رفیع اور خدا بخش اور میرے بھائی صدیق کو جلدی بلاؤ کیونکہ میری رخصتی کا وقت ہے۔ لوگ حیرت سے گرتے پڑتے ان کی تلاش میں نکل گئے اور انہیں ڈھونڈ لائے لیکن ابھی راستے میں ہی تھے کہ حافظ صاحب نے اپنے نزدیکیوں سے کہا کہ میرا سلام ان تک پہنچا دینا۔ اور میں اللہ کے حوالے ہو رہا ہوں۔ اس کے بعد دو تین مرتبہ اپنی زبان سے کلمہ شہادت پڑھا اور جان جانِ آفریں کے سپرد کر دی

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں
اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

Marfat.com

اس کی دوبارہ کتابت مفتی مولوی قطب الدین ولد عالم دین فاضل جامعہ رحمانیہ دہلی نے کی۔

اوران کی وفات طاعون کے مرض سے ہوئی اور عمر ۱۱۰ سال ہوئی۔

تاریخ وفات ۱۳ اپریل ۱۹۰۶ (ان کا مدفن بلہڑ ضلع منڈی بہاؤالدین میں ہے۔)

Marfat.com

Marfat.com

باب ہفتم

تذکرہ السادات گیلانی

مصنف ملک محمد افضل علوی

Marfat.com

Marfat.com

تنزل الرحمۃ عند ذکر الصالحین

نیک لوگوں کے تذکرے کے وقت اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے

تذکرۃ السادات گیلانی

ور ذکر

حضرت حاجی شیخ احمد ولی

ملک محمد افضل علوی - الاعوان گولڑا

بمقام - ڈاک خانہ باغانوالہ - ضلع جہلم

Marfat.com

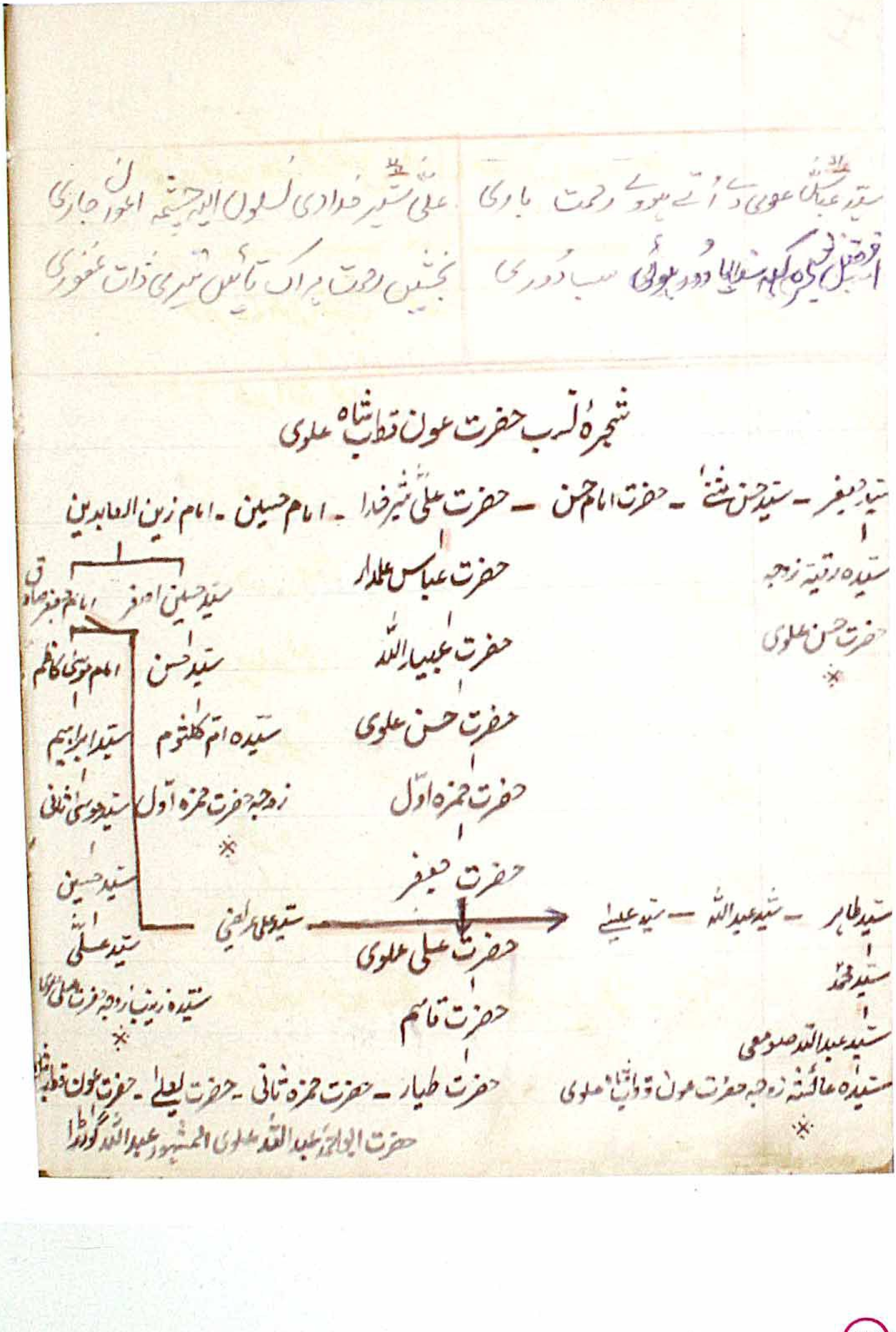

سیّد عباسؓ علوی دے اُتے ہووے رحمت باری
علیؑ شیر خدا دی نسلوں ایہہ چشمہ انوار جاری
اس قبل نصیب کیہہ سنبھالیا دُور ہوئی سب دُوری
بخشیں رحمت ہر اک تائیں تیری ذات غفوری

شجرہ نسب حضرت عون قطب شاہ علوی

سید جعفر ـ سید حسن مثنیٰ ـ حضرت امام حسن ـ حضرت علیؑ شیر خدا ـ امام حسین ـ امام زین العابدین

سیدہ رقیہ زوجہ
حضرت حسن علوی
×

حضرت عباس علمدار
حضرت عبید اللہ
حضرت حسن علوی
حضرت حمزہ اول
حضرت جعفر
حضرت علی علوی
حضرت قاسم
حضرت طیار ـ حضرت حمزہ ثانی ـ حضرت یعلیٰ ـ حضرت عون قطب شاہ
حضرت ابو احمد عبداللہ علوی المشہور عبداللہ گوڑا

سید حسین اصغر
سید حسن
سیدہ ام کلثوم
زوجہ حضرت حمزہ اول
×

امام جعفر صادق
امام موسیٰ کاظم
سید ابراہیم
سید موسیٰ ثانی
سید حسین
سید علی
سیدہ زینب زوجہ حضرت علی علوی
×

سید علی عریضی ← سید عیسیٰ ـ سید عبداللہ ـ سید طاہر
سید محمد
سید عبداللہ صومعی
سیدہ عائشہ زوجہ حضرت عون قطب شاہ علوی
×

Marfat.com

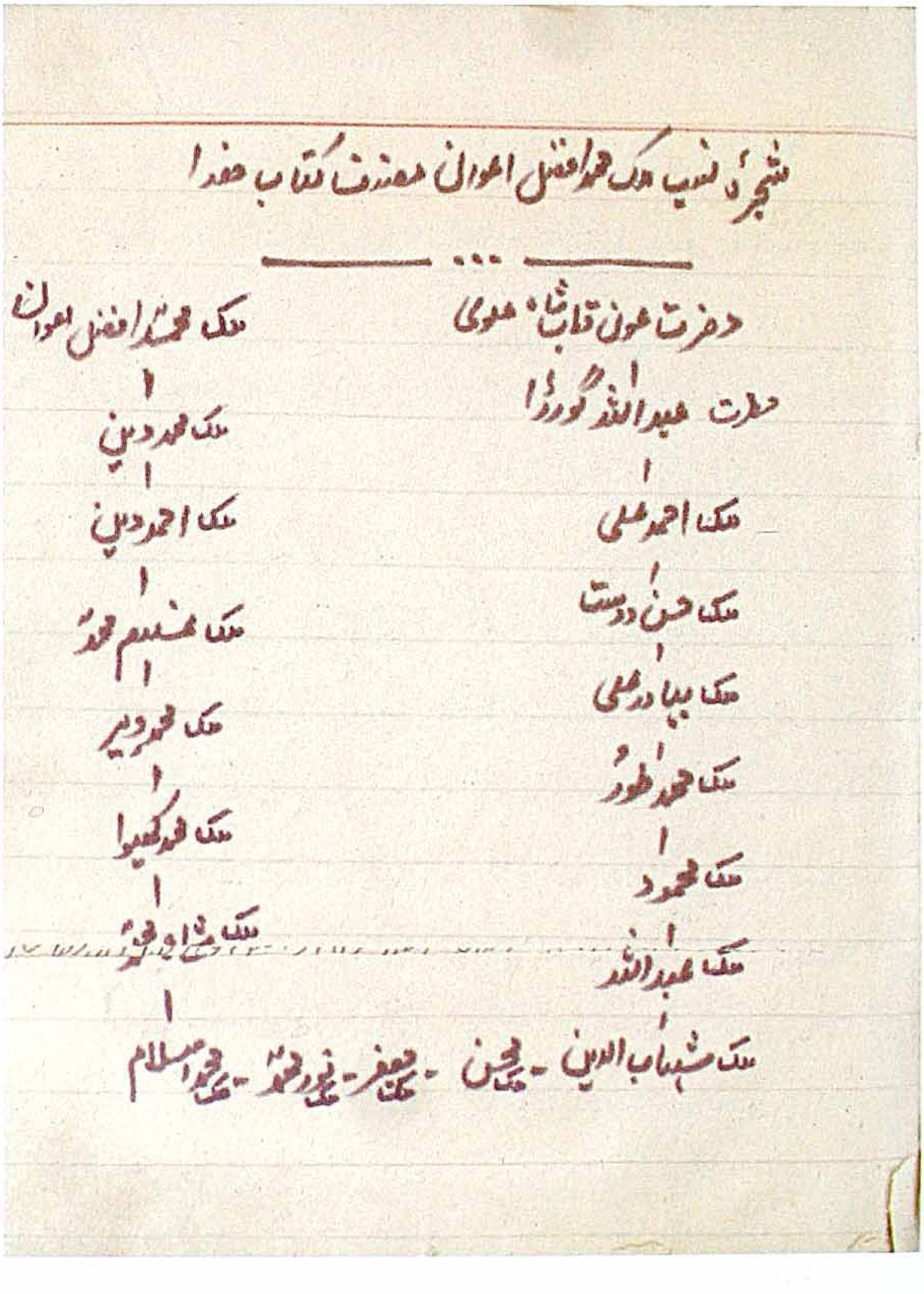

شجرۂ نسب ملک محمد افضل اعوان مصنف کتاب ھذا

حضرت عون قطب شاہ علوی

حضرت عبداللہ گولڑا

ملک احمد علی

ملک حسن دوست

ملک بہادر علی

ملک محمد ظہور

ملک محمود

ملک محمد عبداللہ

ملک شہاب الدین - ملک محسن - ملک جعفر - ملک نور محمد - ملک محمد اسلام

ملک محمد افضل اعوان

ملک محمد دین

ملک احمد دین

ملک شمس محمد

ملک محمد ویر

ملک محمد کھیوا

ملک شادو محمد

Marfat.com

الف

در ذکر صفت باری تعالےٰ و نعت رسول مقبول حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم

اوّل حمد خداوند تائیں جو خلقت دا سائیں — ہر اک دا اوہ مالک خالق ہندا جو ہر جا تائیں

پدر مادر نہ بیٹا اُسدا واحد ذات نیاری — جس قدرت نال بنائی ہر شے کیا خاکی کیا ناری

جن انسان حیوان بنائے زمیاں اَمبر تارے — نالے تینیں انہاں نوں پالے اندر عالم سارے

خوب طرح دی صورت وکھائے ایہہ زمین بچاری — ہر شے اُتے حکم خدا دا ہر دم رہندا جاری

تابع اُسدی اندر رہندے کیا خاکی کیا ناری — اپنی قدرت نال بنائے ہر شے پھر سنواری

مویا ہویا نوں زندہ کردا پتھراں وچوں پانی — پانی وچوں اَگ نکالے واہ قدرت ربانی

رنگا رنگی پیدائش کر کے آدم نوں وڈیایا — ساری مخلوقاں دے اُتے ہے آدم دا سایا

پاک محمدؐ نوں دِتی وت نبیاں دی سرداری — اُسدے شان دا نہیں کوئی کیتا اندر دنیا ساری

جس طفیل ہوئی سب خلقت جن انسان فرشتے — زمیاں تے اسماں بنائے دوزخ ہور بہشتے

پھر اصحاب رسول اللہ دے جنہاں قرب سوایا — اوّل ابوبکر سی جس نوں رب صدیق بنایا

جا عمر ایہہ بہادر کفر کیتا جس ٹوٹے — کفر شرک جس مار مکایا مار شرع دے سوٹے

پیا عثمان سخی بہادر احساں ہے جس بھارا — جامع قرآن تے ذوالنورین روشن نور ستارا

Marfat.com

ب

چوتھا علی شیر بہادر ابو طالب دا جایا — چاچے جایا بھائی حضرت وچ لقاں آیا

شہر علم دا ہے دروازہ حیدر شیر خدا دا — اپنی وچ حیاتی اندر پائے شان زیادہ

رضوان اللہ علیہم راضی رب جنہاں تے ہویا — بخشیا حب جنہاں دی اندر جے کر کائی ہویا

آل نبی دی بہت پیاری رکھو حب انہاں دی — مومن نوں حب رکھنی واجب حسن حسین دوہاں دی

غوث الاعظم قطب عالم محی الدین جیلانی — قدم تہدم نبیا دی گردن یا ولیاں دی حقانی

بعد افضل نوں سنگ دعائیں اللہ فضل کریسی — جو مراد دلیو چاہو تیرے پوری رب کریسی

در ذکر ولایت و خلافت حضرت پیر شیخ احمد ولی بغدادی

بسم اللہ بسم اللہ پڑھ کے ہتھ قلم نوں لاواں — ساری حال حقیقت ایتھے سجناں کو سناواں

روضہ پیر شیخ احمد صاحب ہے دریا کنارے — چشمہ رحمت پاک اللہ دی ہر دم کھٹھاں مارے

بانہوں کبوتر چٹے کالے دوون گھمن گھیری — ویکھو نظارہ رنگ برنگا دور ہووے دلگیری

لکھے روز گیا میں اوتھے فیض بے لوڑ کا پایا — ویکھو کرامت پیر شیخ احمد سچا سخن سنایا

Marfat.com

یک دن میں روضے شیخا کردا سا دلیلا — کدوں شجرہ سوہنا ملسی دسال بعید اصیلاں
رب دی قدرت ایویں ہوئی ملیا تن کتابا — باغ اولیا ہند تے جامع [1] باغ سادات کتابا
انہاں وچوں ویکھ کرامت نالے شجرہ بھالی — حرف بحرف لکھیا میں ایتھے جانوں شک نہ کالی
بسم اللہ لے نام اللہ دا دور کراں سب کوڑی — شجرہ پیر شیخ احمد صاحب دساں کھول ضروری
روضہ پیر شیخ احمد صاحب وچ کوٹلی دے جالی — باپ انہاں دے ولی خدا دے سید محمد [2] افغانی
سید جعفر [3] بن یحیی [4] اراج باپ اُنہاں دا یارا — ابو جعفر محمد [5] ہوئے زاہد عابد جانے عالم سارا
سید احمد [6] باپ اُنہاں دے ہوئے ولی خدائی — لکھیا ہوکاں فیض اٹھایا ایہہ وچ کتاب گواہی
تے سید ابراہیم [7] کندرق ہوئے سچے مرد حقانی — بغداد شریف وچ تربت سوہنی روضہ پاک نشانی
سید عبداللہ [8] بلوراں تا شیں باطن ہی تکھ آیا — ہوئے عالم فاضل کتنے فیض بے اندر کس پایا
حسن مثلث [9] سیدزادہ ابراہیم [10] قتیل دا جایا — ایہو حال حقیقت سوہنا وچ کتاباں آیا
عبداللہ محض [11] ہوئے ولی اللہ دے دنیا پئے نوادے — سوہنا بدر منور چہرہ تک سورج شرماوے
حسن مثنے [12] ہویا سیدزادہ حسن دا شان سوایا — کتھاں مرداں دنیا اندر فیض جنہاں کجھ پایا
حسن [13] ہوئے صابر کامل مظہر نور نورانی — حضرت علی [14] رضا اللہ وچ جھوکے گئے دنیا فانی

Marfat.com

حاجی پیر شیخ اتھو صاحب ہوئے مرد سجاویں گرد و بغداد ہوئی پیدائش جیہڑے اس پایا جاویں

دادر زادو بیعت پائی اس وچ شک نہ کائی والد فوت ہوئے وچ بچپن ایویں تقدیر الٰہی

ولیاں بھرپا ملی تینوں دُور ہویاں سب شوقاں بخشیا رب پھر نُور ستارا فیض پایا سب لوکاں

وچ دربار میراں دے ہویا آون جاون زیادہ باطن چمک زیادہ ہو گئی ہر دم رہن ارادہ

ولیاں نوں رب قوت دتی آوے خلقت دُوروں مطلب پاون دین دُنی دا آگے اس حضوروں

منزل غوثی عبدالقادر حضرت صاحب جائی پنجی برساں تک حضرت نے خدمت خوب نبھائی

باراں برساں لگے سر پھر پایا وچ بغداد دے اوتھوں فیض بے اوڑک پایا کامل مرد خداد

پا خلافت عرض گزاری اگے مرشد سائیں سیر کرن دی دیو اجازت میں عاجز دتائیں

سیر کرن دی ملی اجازت طرفوں سید میراں رخصت ہو کے مرشد کولوں آئے مشہد - ایراں

افغانستان - بخارا ڈٹھا پھر [illegible] آئے ولیاں قطباں جلدے آئے پائے قرب سوائے

اوتھوں سیر کریندے حضرت وچ لاہور رکھی آئے ہندوستان ڈٹھا پھر پھر کے خلقت فیض اٹھائے

روضے داتا گنج بخش دی جا زیارت کیتی کاملاں نوں جا کامل ملدے حد دی پیتی

بدھواریوں جمعے حضرت بدھ وصال ہوئے ساری عمراں وچ عبادت رب دا شوق رہوئے

Marfat.com

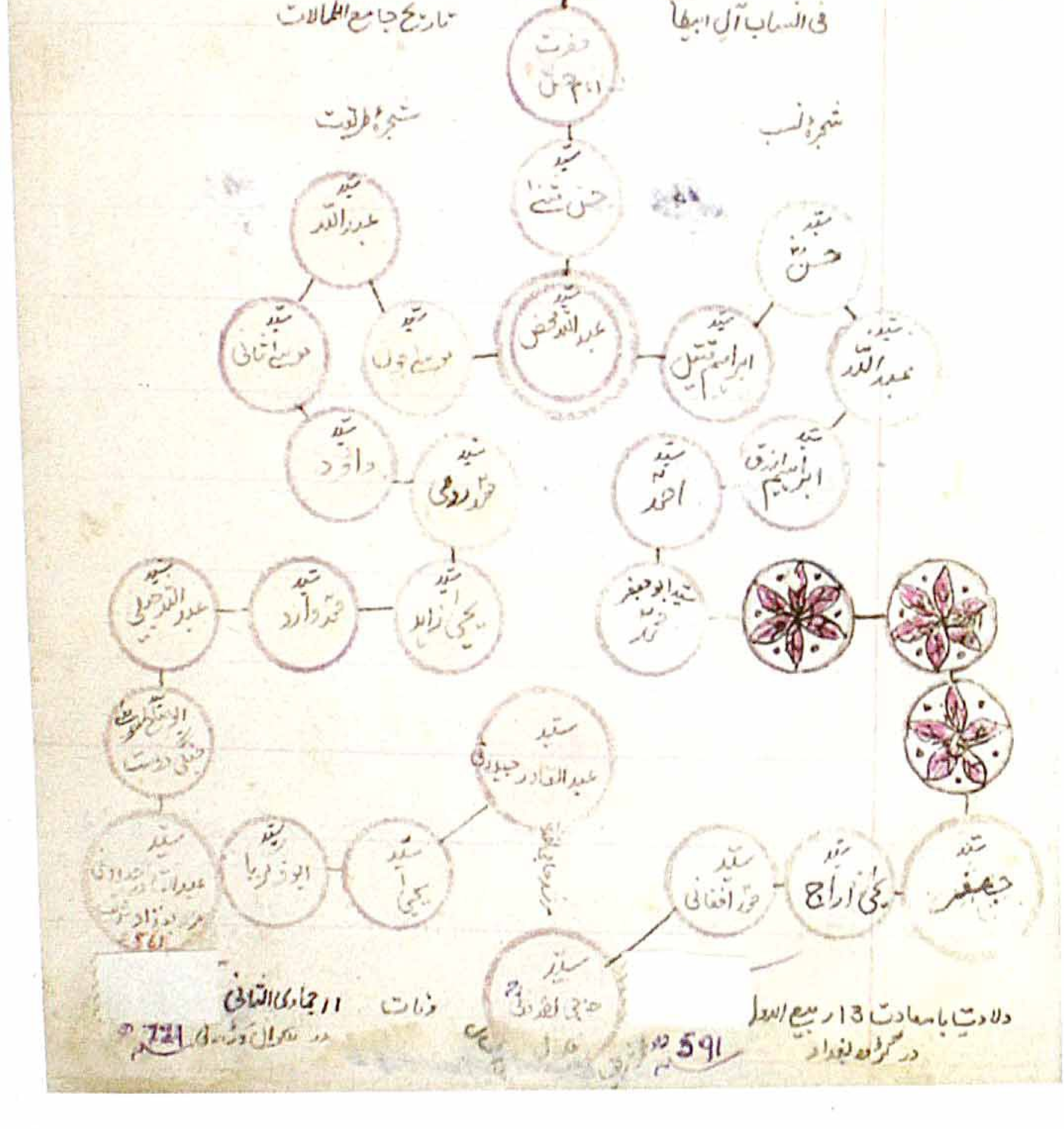
شجرۂ نسب حضرت سید حاجی احمد دیّا بغدادی حال کوٹلی ملکوال
از کتاب عمدۃ الطالب
فی انساب آل ابیطالب
از کتاب باغ سادات
تاریخ جامع الکمالات
شجرۂ نسب
حضرت علی شیر خدا
سید حسن مثنیٰ
سید عبداللہ محض
سید موسیٰ ثانی
سید داؤد
سید یحییٰ زاہد
سید جعفر
سید یحییٰ اراج
ولادت باسعادت 13 ربیع الاول
591
11 جمادی الثانی
وفات

Marfat.com

ح

شجرہ طریقت حافظ شکر اللہ صاحب مصنف کتاب

جامع الکمالات فارسی ۱۰۲۳ھ - کتاب ھذا میں حاجی

شیخ احمد ولی الغواری کی کرامات درج ہیں۔

در کوٹلی پیراں بلکوال

ولادت سید حاجی شیخ احمد ولی وفات	سید عبدالقادر جیلانی
591ھ — 721ھ	
عمر شریف ۱۳۰ سال	
تاج محمود	ضیاء الدین
عبدالقادر	شہاب الدین سہروردی
عبدالغفور	شیخ محمد شاہ لشکری
محمد انور	شرف الدین
بندگی حامد	جلال الدین مخدوم جہانیاں
قاضی نعمت اللہ	راجن قتال
981ھ ولادت ۹۸۱ھ حافظ شکر اللہ ———	یوسف بری
1039ھ وفات ۱۰۳۹ھ	

شجرہ نسب حافظ شکر اللہ

شجرہ طریقت حافظ شکر اللہ

عمر شریف 58 سال - حافظ صاحب بہت بڑے عالم تھے - انہوں نے ایک کتاب لکھی جس کا ترجمہ منظوم کیا ہوا

آپ کی کتاب میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

Marfat.com

1

کرامت حضرت پیر شیخ احمد ولی در زمانہ طفولیت

ایہہ کرامت بچپن والی سنی زبانی بھائی	بہوں تھوڑی کر بیان سناواں ایہدی شہہ نہیں دکھائی
اک دن والدہ پیر شیخ احمد پلنگ تے بچہ بٹھایا	ایس دے اتے نال حضرت احمد پیر سنوایا
کم کرن گئی باہر نکلی پاک اوہناں دی مائی	سپ اک ڈاڈھا نکل دے اوتھوں شکل عجب دکھائی
شکل بگڑی ایویں آ دسے جیوں سپ سر بلند	ماں اندر آئی تے سپ ڈٹھا اندروں کردا ویلا
باہر نکل تے تابی اندروں کردی گریہ زاری	کہندے سپ پیر ایتھے کھادا قسمت میری ہاری
جیوں پیر ادھ تکدی رہی سپ تے ٹھہری رہیا	ویکھو بلھیا راز دلاں وال جیا اوہوں گھیرایا
ادھر بہت رکے ماں کرے دو نفل پیاں کرن کرم بیٹا	تکیں جاں سلامت اس دی بے معصوم بیچارا
ایہہ اک آہی کے بھورے دا بہ قدم گوکھے دم دیاں	اڈ کے سپ نہ ڈاڈھا تکیے دی بچہ تکڑی رہیا
بچہ پیر ٹھیکے اوہناں کتی تکڑی جو پیری	طرح کیتا سپ اکر یا موہنی جاں ڈٹھا چہرہ گوری
ایہہ دل دھڑکے ستکیا ماں اس دے تائیں	ایس اندر ماں لگی بال شیری سپ اوہ ہرگز نہیں
تیں ہی شکل نیالی سپ دی ماں گھبرا کے تکی	حالت بچہ دی اس ماں دی تک رہی ماں میری مر چلی
رہیا حالت وچ اوسے ایویں ہور ستلے سپ دکھایا	دیکھ کے صورت پیاری میری تتھاں بچہ بٹھایا

Marfat.com

2

اگوں ہاں تے ہسن فریاد دور ہوں غم میرا
اللہ تعالیٰ سچی یاری افضل کہہ سنائی

زکے دریا سون ونجے حیتوں پاس کھڑے ہیرا
وسیلہ حق آکھ آیا ہوں قولیا صفا کیم

در ذکر نسب نامہ بابا سمائیل چوہان بیرل

سردار گگنو ۔ بابا فرید شکر گنج کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوئے ۔

دھیر
|
یارو
|
طاہر
|
لقمان
|
مرزا
|
غالب
|
کیپو
|
دلیل ۔ کمال ۔ بابا سمائیل چوہان بیرل

در ذکر نسب اولاد راجہ بہت ملکوال

راجہ بہت کھوکھر ملکوال

جواہر خان
|
چنن خان
|
تاج خان

عبدالرحمن — احمد خان — داؤد — فضل، صاحب خان

رحمن — نور خان — محمد نواز — ذوالفقار — کرم داد، محمد داد

صاحب خان — گل نواز، حاکم خان — راجہ داد نیاز خان — محمد حیات

فضل — شاکر، سلطان خان، محمد خان — حمزہ — محمد نواز

Marfat.com

3

محمد افضل کھول حقیقت پیر شیخ احمد ساری   جادے روگ دلے دا سارا ہووے فضل ستاری

ذکر مناقب اوّل در شہر لاہورا و ذکر مرشدے آہن گر

بسم اللہ لکھ قلم نوں نال اللہ دی یاری   کشف کرامت پیر شیخ احمد لکھاں وارو واری

نو سو ہجری (900) ہویا اک لوہار لاہور دے   خوش خلیق بیان اسنوں کوئی نہ اس دی ہوڑے

اس مرد نے وچہ عبادت ساری عمر گزاری   عبد الجلیل توں پائی عظمت ہویا فضل ستاری

ہوئے نو سو پنجی ہجری (925) دنیا چھوڑ سدھایا   روضہ لاہور گجر سنگھ نیڑے وچہ کتاباں آیا

اک دن پیر کریندے حضرت پاس ہوئے دے آئے   پیراں دا الکرم کمائے ہوئے فضل سوائے

کول ہوئے دے کرن مجالس وسن صحبت نوری   ولیاں نوں رب دی ملدی دور ہوئی سب دوری

اوتھوں آن اک ہندنی عورت کہے ہوئے دے تائیں   سدھا کردے شرکلہ میرا ذرہ دیر نہ ہوئیں

اوہ جیہی نظری آیا اس ہندنی دے تائیں   سوہنا بدر منور چہرہ جیہویں چند رشنائیں

او گھوڑیاں اوہ کھوڑیں ہی ویکھیا جلی سوہنا را   عشق تن من اندر چھایا لیا خوب نظارہ

Marfat.com

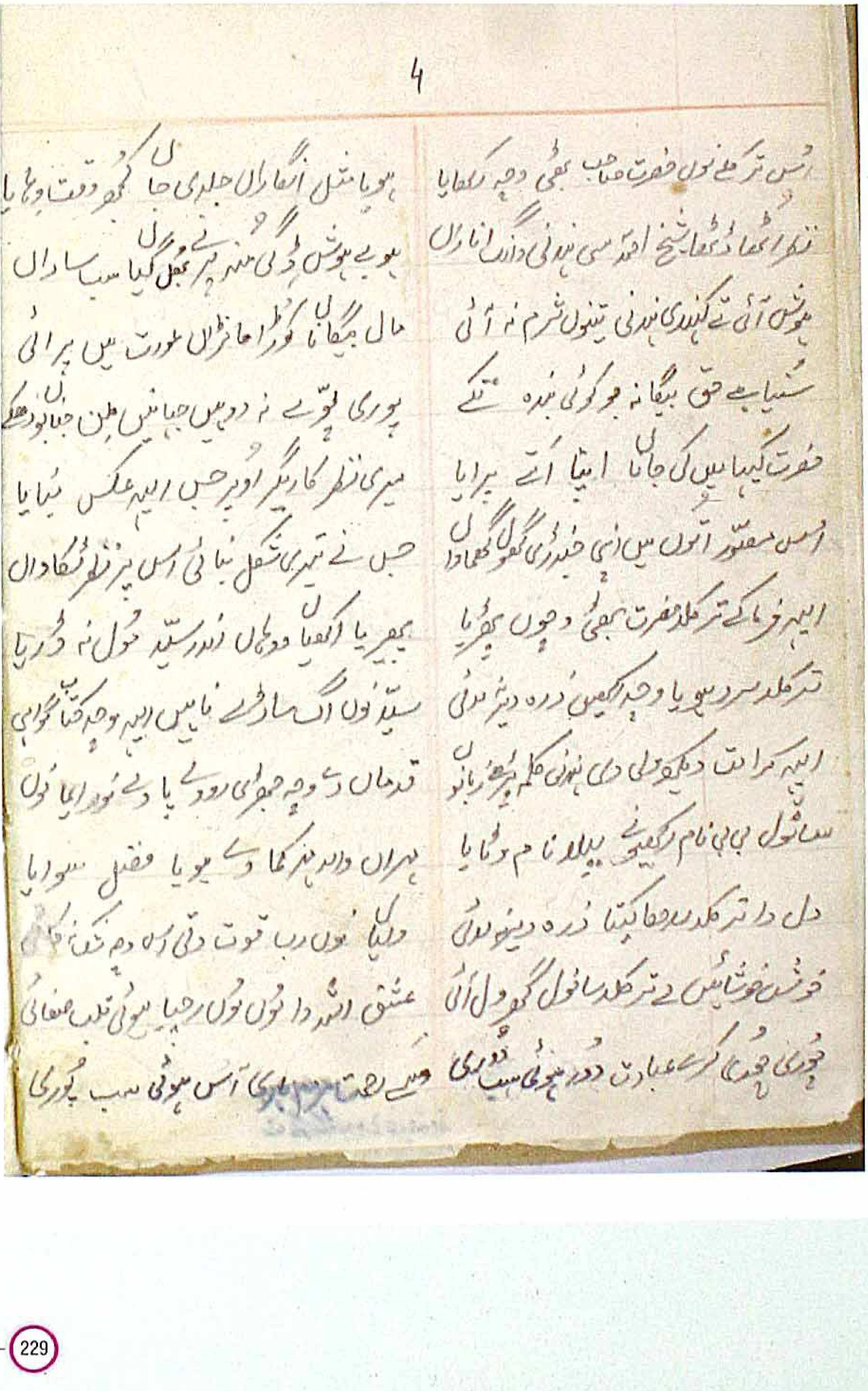

4

اُس ترمے نوں حضرت صاحب بھٹی وچہ رکھایا — ہویا منّل انگاراں جلدی جاں کجھ وقت وہایا

نکلوا ڈھا شیخ احمد سی ہندی دا اناں — ہوئے ہوش گڈی منہ پر جھل گیا سب ساداں

ہوش آئی تے کہندی ہندی تینوں شرم نہ آئی — مال بیگانا کوڑا عاڑاں صورت ہیں پرائی

سنیا ہے حق بیگانہ جو کوئی بندہ تکے — پوری ہووے نہ دوویں جہانیں ملن جتاب دھکے

حضرت کہیا ہیں کی جاناں اپنا آپ بیرایا — میری نظر کاریگر اوپر جس ایہہ عکس بنایا

اُس مصوّر آتوں ہیں اُنہی خیدڑی کجھو لگ گھما دا — جس نے تیری شکل بنائی اس پر نظر ٹکاداں

ایہہ فرما کے ترکلا حضرت بھٹی وچوں کڈھیا — پھیر پایا اگ بھیا وچہاں زندہ ستید حوں نہ گڑیا

ترکلا سرخ ہویا وچہ رکھیں ذرہ دیر نہ لائی — ستید نوں اگ ساڈے نائیں ایہہ وچہ کتھا گواہی

ایہہ کرامت دیکھ ولی دی ہنوئی کلمہ پڑھ ربانو — قدماں دے وچہ جھوٹی روئے پا دے نوں اپنا نوں

سانوں بی بی نام رکھینے پیارا نام دھرایا — پیراں والا ہنر کما کے ہویا فضل سوایا

دل دا ترکلا سدھا کیتا ذرہ دیر نہ لائی — ڈلکیا نوں رب قوت دتی اک دم شک نہ کائی

خوش خوشامیں دے ترکلا سانوں کجھ ول آئی — عشق اللہ دا توں توں رچیا ہوئی قلب صفائی

چھوڑی جھوٹ کرے عبادت دُرد ہوئی سب دوری — وسے رحمت [illegible] اس ہوئی سب پوری

Marfat.com

اُوہ طریقہ ہندو والا چھوڑیا سانول بی بی
رہی اُوہ پوشیدہ مسلم بھیت کسے نہ جاتا
اُتوں سال ہندواں دا آکھیا وچوں مسلمانی
وقت ٹائیں فرمایا حضرت جاندی واری جانی
کریاں یاد اساں نوں رحم دم اللہ فضل کرلیسی
بیگی بھر تے مر گئی عورت جیوں تقدیر ربانی
بعد اُس نوں باہر لے گئے جنہ نہا کر کھالی
تیں اکٹھے ہو کر اُس نوں کپڑے ہو ساڑن لگے
روشن نکلی تے ملیو سو مشکل بن گئی بھاری
بعد اُدھے آہے ہندو تے آہے مسلم تھوڑے
سارے اکھن اک دوجے نوں جلدی چا لے جاؤ
خلقت بہت اکٹھی آہی وچہ اس حال خرابی
وقت مصیبت سانوں میاں جلدی رحم کراؤ

خفیہ دین رسول اللہ دا پیتا جام وصل دی بتی
رات دنیں اوہ منگے دعائیں بخشیں پیو توں دا
اوسے طرح گذری اُس دی عمر جوانی
مشکل بنی تے تیرے تائیں کرناں یاد اسی جا
مدد تیری آن کراں گا جیوں کر رب نوں بھاوے
سنی سولاں رتے یاد پیو سو گذری اوہ بیمار
حاضر حال زمانا کیتس بی بی مسلم آہی
تیں دعا کر رب اگے وا کرم دی دگے
پیر آپنے نوں یاد کیتو سو آپیرا کر یاری
غصے ہو کر اک دوجے نوں دیندے سٹ بھوری
بات کسے دی سنو نہ کائی اس نوں اگ لگاؤ
پیر اپنے نوں یاد کیتو سو بخشو اج نشانی
جس نوں بیٹی سدیا آہے اُس نوں آن بچایا

Marfat.com

(6)

منظور ہوئی فریاد اونہاں دے وچہ درگاہ ربانی — اوہ تاں در درگاہ ربانی بھیت دلاں دے جانی

نبیوں پوہنچے ولی اللہ دے آن سلام بلایا — پچھیا جی کیہ بنی حقیقت سانوں تساں بلایا

کریندا عرض لوہار بیچارہ تدہاں ہتھ جوڑ کے — سانوں ہوئی ولی حالت ظاہر کریندا چھوڑ کے

فرمایا مقصد اساڈا ہے اوہ کیہڑی جائی — جا دکھائی تے فرمایا اٹھ ہو حکم الہی

اٹھ بیٹھی اوہ سانوں ہن بی نال اللہ دے یاری — بلند آواز سے کلمہ پڑھیا سنیاں خلقت ساری

دین تیرے وچہ رہیاں جہوں لد یا یا فضل تیرا — پیر میرا دین سلامت رکھیں واہ واہ صاحب میرا

اشہد ان لا الہ بول زبانوں سو گئی اوہ ربانی — بھی محمد رسول اللہ کہیا اپنی نال زبانی

پیر رشید لقد پیر دے جنازہ جا اُس نوں دفناندے — خدا جانے اوہ غائب ہوئے کیہڑی طرفے جاندے

ولیاں نوں رب طاقت دتی کردے رحم غریباں — بھی جنہاں تے رحم کراں جانن وانگ حبیباں

بیدا افضل اے عاجز بندہ منگ اللہ دی یاری — نال توں پیر صاحب ہوسی وصل غفاری

نقل مناقب دوم بابی بڈھی وذکر جناب مخدوم الملک در شہر لاہور

Marfat.com

دوجا ایہہ مناقب لکھاں پیر صاحب دا یارا — کشف کرامت ظاہر کرساں تاں سنے جگ سارا
نال فضلاں دا اک فاضل آہا مخدوم الملک پیارا — وچہ عہد ہمایوں اکبر جس پایا قدر نیارا
دھو شہر مشہور ہوئی جاں حضرت دی ولیائی — شوق زیارت کسنوں ہوئی آکوں واگ اٹھائی
دل وچہ ایہہ وسیں دوڑائی جے کر ککڑ کھوائے — نال کنک دی پتلی روٹی تازی گرم رکھائے
تاں جاناں گے ولی خدا دا نہیں تے کوڑ آوازہ — عورت اندر آہی وچہ لیا گوشت تازہ
نال کنک دی پتلی روٹی عورت آن لیائی — اوہ رکھی حضرت مخدوم اگے ذرہ دیر نہ لائی
روٹی گرم تے لون ککڑ دا حال ملحی صاحب نے پایا — جاگ گئے قدماں دے تے بہت شرمندہ ہویا
تکا کہیں شرمندہ ہو کے اپنا حال [illegible] پیارا — جے تیں ولیاں نوں رب قوت دتی میں ہاں ہارا
بس عورت نے کیتا زاری اوہ بھی عرض گزارے — میں زندگی نہیں ماپیو میرا [illegible] پیارے
خاوند دے ترکے وچوں آکو ہوندا آہا — اکی اشرفیاں لے کے نکھا ہو گیا گم گاہا
نہیں معلوم کیا گیا ہے دس نہ ہوندی کائی — اشرفیاں تے ہوندا میرا میتوں دے الہی
حضرت صاحب نے فرمایا تو سن میری مائی — ایہہ مخدوم پیارے زندے ہیں مرشد شاہی
کھوہاں کو ٹوالکرسی ایہہ ترتا لعید ڈھونڈاواں — اس غسم تیرے نوں لبھ کے تیرے ہتھ دیواواں

Marfat.com

مخدوم صاحب عرض گذاری حضرت صاحب اگے — نہ اوہ لیکھے بادشاہاں نوں میں تکو تکے

حضرت صاحب نے فرمایا جا ہتھ گلی فلاں اس دی لے — ڈھیل کرنہ اٹھ جا شتابی اللہ تینوں میلے

ہن جا تیسوں مل پوے گا بچہ اس ٹرجانا — گئی آئی وقت ساعت بیچو پیر مخدوم تانا

بیٹا دیکھو دکانے اندر عورت نے فرمایا — میں زندگی حسین نمانی گھر نہ تینوں آیا

آگوں اس مخدوم کہیا تھیں توں میری مائی — بخش گناہ طفیل ولی دے کرسی رحم الٰہی

حضرت رکھیا عورت تائیں بخش گناہ نمانے — کیتا اس دے اگے اوہی اللہ ہر شے جانے

عورت اس نوں معافی دتی حضرت صاحب اگے — اللہ ہر دم فضل کرسی تنی وانہ نکے

اوہ رشتہ دیا حضرت اگے ۔ نذر رکھے گزاری — قبول نہ کیتی حضرت صاحب رخصت دلدا جاری

مخدوم صاحب کی رخصت ہوئے گھر اپنے نوں جاندا — ڈیرا دا تیرا صاحب دے کوں سدا اسلادی رہندا

تک افضل ہوں نت دعائیں اللہ فضل کرسی — جو مراد دلے وچ تیرے جا پوری دیا کرسی

نقل مناقب سوم در ذکر موضع سودھرہ کوٹیرہ متصل وزیر آباد

(۵)

Marfat.com

نثر بچا الله مناقب لکھاں پیر صاحب دا بارا — تاں جے دکھ مصیبت میرا دور ہو جاوے سارا

جس دن حضرت پیر شیخ لقد وچ پنجاب آئے — کول وزیرآباد شہر دے حضرت آ سکھائے

قاضی اک عبد الله اوتھے جو مسجد دا سائیں — دل ارادہ کیتا حضرت رہواں پاس انہاں سائیں

پڑھ بسم الله حضرت صاحب مسجد قدم ٹکایا — اپنا حال حقیقت سارا قاضی نوں سمجھایا

کہیا میں درویش ہاں پردیسی گرد پھرندا دل آیا — سیر کریندا ملک عجائب وچ پنجابے آیا

کجھ دیہاڑے حضرت صاحب اوتھے بس لنگھائے — اگدن ترباں رب سچے دا الله پیر کھلوئے

شہر دہلی وچ قاضی تائیں پیا کم ضروری — کیوں جے حاکم دہلی والے سدیا وچ حضوری

اس دا دیاں جواب ضروری ہوئی الله صبوری — کوئی شاگرد گھلاں میں اوتھے حاجت ہووے پوری

ہمت چالاک ہووے جو جا کم الله کرادے — ایسا ماندہ پہنچ نہ سکدا سب شاگرد بلاوے

ساریاں اکھیا ایہہ شیخ احمد بہت جوان بہادر — اس باہجھوں دہلی جاوے اوتے ہور نہیں کوئی نادر

چٹھی لکھ دوا کیتی خوشی خوشی لے ٹر گے — اوسے ویلے دہلی جا پہنچے کم ہووے اگے

حاکم لکھ جواب چٹھی دا اتے مہر لگائی — پیر صاحب نے چٹھی اوتھوں ونج دا ہو راہی

واپس کم کر دا کر یارا آیا بازار تکھو دے — اوتھوں دیکھ لیا درویشاں الیں پیوند جھونگے

Marfat.com

قاضی پاس شکایت کیتی آدر ولیاں بھائی — لفظ دیلی گیا نہ تولے کیتی بے پروا ہی

غیرت کھا استاد لوہریا جا کے سند لیاؤ — کس طول اٹھ گیا نہ دیلی جلد جواب تباؤ

سند لیا کے آکھلوائے استاد صفا دے رنگے — زیبا توں قلم نہ شیا کیویں تیرا دل ونگے

اگوں آکھیا کر دسیہارا ساری گل سناداں — مسجد اندر حل کے دسنا غیروں بھیت چھپاواں

استاد صاحب نوں سند لکھ دیتی ہتھ پھڑائی — ڈیوا بال بیٹھے پڑھیوے ہوئی خوشی سوائی

غائب ہو گئے دل ربانی سچا مالک جانے — تلاش کرن تھیں تھیہ نہ لگا کس طرف نوں دھائے

کیا فضل توں ٹھیک ہر دم نت دعائیں — تازہ اگوں لکھ مناقب جلدی نال سنائیں

نقل مناقب چہارم در ذکر خانہ کعبہ و ذکر قاضی عبداللہ صاحب مرحوم

(۶)

چوتھا ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا بھائی — دلوں ایمانوں کوشش کرنا پیوسی فضل الٰہی

اک ویلے استاد عبد رشید شیخ صاحب نوں ملدا — بیت الرشید دی کراں زیارت شوق وڈا ہے دل دا

عجز نیاز نے بہوں کیتوں آخر منگ لیونے — دوہاں ہتھاں دا حلقہ کرکے آ اوہ آکھیونے

Marfat.com

جاں حلقے دے اندر اُسنوں کعبہ نظری آیا — جنگلی طرح زیارت کیتی دلدا مطلب پایا

جنگل دے وچ ہین کھلوتے صاف زمین دکھیونے — ویکھو رہیا جاں خانہ کعبہ حلقہ چھوڑ دتیونے

ڈٹھیاں نوں رب طاقت دتی کوناں فیض پہنچاندا — احسان غریباں تائیں ہر دم نظر کرم دی پا

ولیاں دی اوہناں دی اندر جے کوئی منکر ہوسی — خوار ہوسی اوہ جگ دے اندر ۔ روز قیامت روسی

ایہہ کشف پیر دلی دا ظاہر لکھ سنائی — ڈٹھیاں نوں رب طاقت دتی جھوٹ نہیں ہے را

اے رب دے افضل علی ہن ہر دم منگ دعائیں — اگوں لکھ مناقب جلدی تاں سنائیں

نقل مناقب پنجم در ذکر سودھرہ کوبچہ و ذکر شہتیر مسجد ۔

5

پانچواں ایہہ مناقب لکھاں نال اللہ دی یاری — نال توجہ حضرت صاحب ہوسی فضل ستاری

سودھرے دی مسجد کارن اک شہتیر اندیونے — ہتھ بھر چھوٹا معلوم ہویا جاں کرنی دھریونے

اوہنیں حینی پیر شیخ لعل حاضر ہو گئے یارا — جیجیہ حال حقیقت دتی کھول دساں ہیں سارا

کہن شہتیر نہ پورا ہوندا مشکل بن گئی بھاری — فرمایا بسم اللہ پڑھو ہوسی فضل ستاری

Marfat.com

جس لڑکوں اوہ چھوڑیا آہا پکڑ دعا کرنا دن ۔ حکم اللہ دے پورا ہو جا ۔ پورا کر دکھلاون
جاں اوہ لکڑی پوری ہو گئی آن گنڈھائے آہے ۔ نال ارادے ربانی دے پوری کر دکھائی
ایہہ کرامت سید صاحب دی لوکاں نظری آئی ۔ اوہناں نوں دی کیفیت نہ لکھدے نبی ہوکو لائی
دلیاں دی اوہناں اندر جے کوئی فرق لیاوے ۔ خوار ہووے اوہ جگ دے اندر فتنہ پر دیاد
حدک انفصل توں لکھو مناقب اگوں تارہ بھائی ۔ نال توجہ پیر شیخ احمد ہووے فضل الٰہی

نقل مناقب ششتم در ذکر مائی بڈھی و ذکر خیر خیر

(8)

چھیواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا بھائی ۔ ظاہر کر کے لکھ سناواں جانے تاں لوکائی
اک بڈھی سی عاجز بیوہ سن تو لے بھائی ۔ خاوند مر گیا ہو گئی رنڈی ایویں تقدیر الٰہی
ہو حیران پکارے عاجز میں غریب دے گھر ساں ۔ بس گزارہ میرا ایتھے جو آئی مر جبر ساں
بال بچے نہ کوئی اوتھوں آئی وت کنارے ۔ پیر صاحب کول پیر کر بندے آکھے ندی انا
ویکھیں جو آئی بڈھی نالے لڑکے سارے ۔ بیٹھی نیں او دی ... دے بھی دردا

دیکھ پیر شیخ احمد صاحب بجھیا اُس زنانی — کیوں حیران بیٹھی ہیں مائی کی تیری پردانی
عورت کہے میں بیوہ ہوئی لڑکے رہ گئے چھوٹے — داہی راہی کچھ نہ ہوئی پئے سخت ترو ٹے
ظالم ہیگا لوکے والد نالیہ منگدا زوری — ہو لاچار آئی نس اُدھوں اُس ظالم تھیں چوری
میں کرنی ہاں مخ بچیاں آکے مینوں سمجھ نہ جاوے — بیڑی نہیں جے پار لنگھاں میں اس تھیں بچا دے
کرن دعا اُس حق مائی دے ولی خدا دے پیارے — سوال قبول کریں توں ربا آس تیری سرکارے
ہوئی قبول دعا حضرت دی وچ درگاہ ربانی — انہاں غریباں دا توں مالک مہر کرم دی آئی
فرمایا سٹ چرخہ دریا وچ پکڑ لیو چوطرفی — اللہ تیسوں پار کرلیسی پڑھو کلام دو حرفی
وچ دریا دے چرخہ سُٹیا رلمل پکڑ لیونے — عاجے نال دیا یا حضرت اللہ پار کیتونے
پار گئے تاں حضرت کہیا جا جھگے توں جانا — اللہ تیسوں روزی دیسی نہ کر فکر کھیانا
دلیاں نوں رب طاقت دیسی لوکاں فیض پہنچاوے — امہاں غریباں اُتے ہر دم نظر کرم دی پاوے
سن انفس شوں حال سنادیں آدم ٹوپے والد — کوشش کرکے لکھدا جاویں فضل کرے رب تعالیٰ

نقل مناقب ہفتم درذکر سوختہ آدم ٹوپہ پرگنہ تحصیل وضلع گجرات

6

Marfat.com

ستواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا بھائی ظاہر کرے ملکو سنگاں دا جانے تاں لوکائی

سود ھو تھیں جو سید صاحب طرف گوجرہ دی آئے اگوں آدم ٹوبہ آیا اُتے دل قدم اٹھائے

جلدے جلدے حضرت صاحب مسجد اندر آئے واں مسافر بیٹھے جیہڑے آ تھکے کئی روز دے

ورد وظیفہ روز مرہ دا کردے رہن جو بیٹھا صابر شاکر رہن ہمیشہ جام وصل دا پیتا

اک دن کرنا رب دا ہویا آیا اک سپاہی دارے بیٹھن والیاں نوں اوس کیتا آن اگاہی

نیہرہ اک وگاری چاہئیے ظاہر بول سنایا تاں پھر اگوں سنگے انہاں کر دلیو جیرا آیا

حضرت صاحب تائیں انہاں مسجد تھیں بلوایا ایہہ ساڈا سپاہی والا چاہیے کسا اٹھایا

کر بسم اللہ حضرت صاحب بوجھ سرے تے چایا جیتا دل جانا آکھ سپاہی آتوں قدم اٹھایا

اگے تھہ سپاہی تھا پچھے حضرت آہے اک تز گھوڑی آئی جا تھے قدرت رب دکھائے

پچھے پیرت سپاہی ٹھٹھا جاں ایہہ دل گیا دلی رہا نہ ماہوں شرمندہ دل وچ ہویا عاجز ہو تراں نہ

اکثر سپاہی گھوڑے اُتوں قدماں اُتے جھڑدا نال حلیمی اوہ سپاہی رو رو منتاں کردا

گھوڑی اوہ نکو ورن جیہڑی پکڑ گھوڑے تے دھردا والیں دارے دے دل اُتے بیت ملامت کردا

پکڑ دل اللہ دا پیارا دتا تساں وگاری ادب جیہا نہ اس دا کیتا مت تساڈی ماری

Marfat.com

عاجزیاں تے منتاں کر کے سپاہی وداع کیتو نے — پر عظمت سید القوم صاحب ہرگز نہ منیو نے

آکھیں .. اندر چوری چھوڑی ایہہ صورت کیتا نے — اکھیں عظمت دیکھے بنا شک نہ دل دا جاندے

آخر اوہناں پلیتاں رل کے ڈونگی قبر کھٹائی — فقیر سائیں نوں جا آزمائیے کتنی ہے اولیائی

قبر تیار ہوئی جدوں لے سارے دلال جاون — حضرت صاحب تائیں سد کے آئے قبر دے اول

آکھن لگے داخل ہو جا اندر ایس قبر دے — جے کر زندہ نکل آویں اسیں رہیے لگے بردے

قرآن شریف تے عاصا اپنا تے بچھائے مصلیٰ — داخل ہوئے قبر اندر کر کے اللہ اللہ

تختے لے شریفہ ڈے اوہناں سامی اگے رکھے — موری کر کے باہر نہ آوے کر دتی محکم پکے

اسے برابر قبر دے کیتی اک راہ گذر وا آیا — بھید اوہناں ہوراں نوں کون ایتھے دفنایا

لوکے دل نہ رہندا کوئی نہ ہے شور تکرار — نہ کوئی رووے پٹے ایتھے کے ہے بھیت پیار

رگوں کہیندا جسید ساڈے اک دعویٰ کرے نی — رساں اوہنوں زندہ دفنایا دیکھیے ہند پیری

اوہ راہ گذر اکھے یارو بھید ایہہ بدنیتی — دکھ پاوے درد دلیں سیں پڑھدا بیٹھا دم جیتی

اوہ بے دین حیران ہوئے تے سن دیہہ آئے — بھیدوں کے قبر کھٹی دل سید دیکھ ہو جھکیا

گوجر سب اکٹھے ہو کے قبراں اتے جوڑ دے — بخشو معاف غفلت ساڈی اسیں تساں دے بردے

Marfat.com

آخر عرصے ہو کے حضرت کہن انہاندے تائیں | ہر سو تیں جوانی ہوتے کر سو یاد اسائیں
رنگی ٹھیک ہویا اک بندہ نال جوانی پوری | ول خدا دا غائب ہویا دس کرامت پوری
پئی قبول دعا حضرت دی وچ درگاہ ربانی | انہاں نوں بے دنیا ہونا داتوں ہر دم حال بچھانی
ٹک انصاف تساں نوں مناقب اگوں لکھ سنائیں | کوشش کرکے لکھدا جائیں ہر گز دیر نہ لائیں

نقل مناقب ہشتم در ذکر شادی موضع چوٹ دھیراں۔

(6)

اٹھواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا لکھائی | ظاہر کرکے لکھ مناقب جانے سب لوکائی
حضرت صاحب نوں سیوں چیلے بارگوراں دی آئے | اگوں موضع چوٹ آئے اتوں قدم اٹھائے
پھیر دے ٹردے حضرت صاحب جنگل وچ آئے | وقت نماز دیگر دا آیا جاں تشریف لیائے
دل وچ ایہہ ارادہ کیتا نماز قضا نہ جائے | رب سچے دی بندگی کرئیے وقت نہ ٹر بیہودا
کھوہ پینگھا سی ہیرت پلیے اس دا نہ جاکوئی | تک اوہ کھوہ اوتھے ہتھیاں لے کرنا انہاں نے فرماندے
پانی دیو ساڈے تائیں اساں وضو کرناں | سب لگاں ہتھیاں کرناں ساں اساں پانی بھرناں

Marfat.com

پانی بھریاں بیٹھیاں ناریں آپو آپنیاں گھڑیاں   اک دوجی نوں وار نہ دیوں کردیاں اپنیاں اڑیاں

وضو کارن پانی منگیا جا انکار کیتو نے   دست مبارک کوزہ پھڑیا اللہ یاد کیتو نے

دیکھ مراقبے اگر حضرت اللہ یاد کیتو نے   کوزہ پیرا بھر کے جو لیہ ایہہ خیال کیتو نے

کوزہ دست مبارک پھڑ کے دوجی طرفے آئے   اُچھلیا کھوہ کوزہ بھریا اللہ کرم کمائے

جس طرف نوں حضرت آہے پانی اُچھل آیا   دوجی طرفے کول نہ آیا اللہ شان وکھایا

وضو ساز نماز گذاری ڈٹھا پانی جاری   فرمایا ہن بس کر چھیا حاجت نہیں دوباری

دیکھ کرامت حضرت صاحب شرم زنانیاں نوں آیا   آکھن ایہہ نے نعمت اساں کھیں برا الم کرایا

پانی لاکے نال اے حضرت جنگل طرف سدھائے   پچھو جراں لگیاں سب ناریں جاندی تکو نہ آئے

بھر کے پانی جا سعو ناریں شہر لوکاں نوں آکھن   ایہہ کرامت پیر ولی دی گھر گھر جا ڈھاون

عام طرح جاں ایہہ کرامت ظاہر ہو گئی ساری   سارے لوک ہوئے متعجب ایہہ کرامت بھاری

ہو حقیقے جوٹ زور آہا سردار سیال وسند   اُٹھیں جیہا سردار نہ آہا تیرڑے نیڑے دسند

اس سیائیں دی اک بیٹی سا گراں نام سدواد   ایہہ کرامت کھوہ دی والی والد نوں سمجھاد

سن کے باپ بیٹی دا گوہلا بھجھراں لگا سی   کیوں نہ پانی دتا اُن نوں کیتا بہت برا سی

Marfat.com

ڈھونڈن کارن وت سمائیں جنگل طرف سدھاگے — چھوڑ دیا گھر دیا جنگل خلوت وچہ مراقبے بہ کے

چیلا چیلا اینویں آیا پچھے بیٹھے آہے — موہوں کیہا مسنم علیکم اگے نظر گزارے

دوہاں رل مل آپس اندر بیٹھ مجالس کیتی — اک دوجے دے محرم ہو کے دسی ورتی بیتی

اک دوجے دے محرم ہو کے دسیا بھیت دلایا — قدرت دیکھو رب سچے دی عجب سبب بنایا

سردار سمائیل عرض کریندا قدماں اتے جھک کے — یا حضرت اک عرض گزاراں سنو لیس کن دھر کے

کرم ہووے تسیں قبولو بیٹی نیک اساڈی — ایہو عرض کراں یا حضرت خدمت وچ تساڈی

صاحب علم تے نیک طبیعت رکھے خلق فقیراں — منوں عرض میری یا حضرت تیر یا ایہہ تدبیراں

شیخ صاحب بہو زاری سن کے عرض کیتی درگاہے — حکم ہویا جو شادی کرلے رب اوہدا وڈھاے

حضرت میاں اللہ صاحب نال سمائل آدن — مجلس جوڑ نکاح خوانی دی چا نکاح پڑھاون

اس جنگل وچ اندر بنی سکونت داری — ہوئے مطلبے چتیانے سارنا خلقت ساری

اک دن دل جچھیانے آکے سردار سمائل تائیں — لعنت لوک کریندے آکھ ساڈوں تسیں سمجھائیں

کون مسافر کس جائی دا خبر نہ سانوں کائی — عقد بیٹی دا اوس کیوں دتا بھی پریشانی ہوئی

سمائل ایہہ فریادی تساں معلوم نہ کائی — بالی خبر قبیلوں بے خنگی - خبر نہ ملیا کا

Marfat.com

تسیں سنوں سب حال نہ ہیں تساں تیلاں
وچہ ایس دلی دا سارا ظاہر جل سنادا

سالک رب دا عارف ہیدا گوہر کان حقیقت
راہ نماں شریعت دا تے دُر دریا طریقت

جنہوں وچہ زنانہ ملیا وچہ عالی درگاہ ہے !
کوئی نہ جمیا ایس دنیا تے ایس دا قدر گھٹائے

سانوں لوکاں جاں ایہہ سُنیا الیکشنا ایہہ ہوری
جنہج ہردے وچہ چوٹ نگر دے ایہہ ہے باجوڑی

سردار سائیں عرض کریندا پیر صاحب اگے
یا حضرت تسیں جنج لیاؤ دا کرم دکھاوے

ظاہر ایہہ کرامت دکھن ہرگز باز نہ آون
ولی خدا دے اگوں سنگلے وچہ دل حیال لیاون

مشکل کرن درگاہ ربانی ولی خدا دے پیارے
مشکل حل کرن لوکاں ہو ہوسن تیری سرکارے

مشکل نام نگشنا ہے تیرا حل کر مشکل میری
ایہہ معلوم کرامت کردے ایہو عرض ہے میری

بنی قبول دعا حضرت دی وچہ درگاہ ربانی
جنج آئی وچہ چوٹ نگر دے ہر کوئی خبر پچھانی

حضرت نے فرمایا لوکاں گل سنو اک میری
ساڈے گھر مہمان آون گے خدمت کرو چنگیری

جانی کلے ہن بنواؤ اپنے سد ترکھاناں
باہر شہروں وچ ٹھکانے کرناں کم سیاناں

جدو جدو یا سد ترکھاناں تائیں کلے جلد بنائے
چڑھدے پاسے زمین سفید اوتھے جا ٹھکائے

کلے جدوں تیار ہوئے تے باہر جا لے جاون
جس جائی وچہ حضرت کہیا اوتھے وچہ ٹھکاون

Marfat.com

پالو پالی کھلے گھوڑیں پہنچ کے پھڑ بھائی — پیر صاحب دے حکم مطابق اوہناں عمل کیتونی

دھوں دھر کشادہ لگی مہماناں دے ۔ کھانی — کر کے صاف بیماری دے نے فرش فروش کھلائن

روٹی پک تیار ہوئی تے باہر چاہے چالی — چوتھا حصہ رات دی گئی مہماناں گھوڑے آون

روٹی کھادی مجلس کیتی حضرت تے مہماناں — کلیاں نال گھوڑے بدھے کر کے ایوں خفیہ نہ

ساری کھا کر مجلس ساری یاد خدا وچ ہوئی — جنگل دے وچ شغل لگا اللہ شان دکھوئی

تھوڑی رات آہی جس ویلے رخصت ہو گئے بھائی — پیر صاحب نال اوہناں دے ہوئے سن ہمراہی

حقیقت دیراں جاں گھوڑے کر کے دتا مہماناں نوں — لوکی کجھ نے کتوں آہو دسو خبر اساں نوں

مہماناں چالی جتھے ہوا اساڈے آئے رات دکھائیں — رب تک دے وچ جیہڑا تھائیں آیاں کجھائیں

ایہہ گل سن کے حضرت والی اک مرید بیچارا — رات جو حال حقیقت ڈٹھی لوکاں دسیا سارا

کہے پیر راتیں نکلا رہیا جو مہمان حضوری — باطن کیفیت نہ سمجھیں اوہ دعا بندہ آہے نوری

آسیں دو دو کر کے کھلدا بولی ہور اساڈی — پیر جہڑا جس ویلے بولے سمجھا آواز تنہاندی

ساری رات لنگھ گئی اوتھے اصل کیفیت نہ پایا — واللہ اعلم رب نوں علم کے اسرار ایہہ آیا

تاں اعتبار جیہاں نیاں آیا ایہہ پیے ولی خدا — تاں پھر تو مرید تھا سن مکاں کل تکادا

Marfat.com

اوہ نندکوہ کلے ورن دے سبز کوڑے ہن سارے ۔ رنگ موجود ظاہر دسدا لیندا زمین جھلارے

ادب کریندی ساری دنیا پیر صاحب دی جھگلی ۔ رات دنے بیٹھے خدمت کردا کوئی نہ جانن ٹلی

حضرت پیر شیخ لعل صاحب ہوئے مرید بتیرے ۔ بڑے بڑے سردار اکابر صاحب شان گھیرے

ملک ہست ملک والے وچ کردا سی سرداری ۔ چوٹ اندر جا بیوت کریندا چھوٹ دے دنیا ساری

عرض گزاری خدمت دی وچ ہے ایہ خواہش میری ۔ ملک والے وچ جگہ بناداں ادھے جگہ چنگیری

چیت لکھ زمین رجار جنگل ہے وسیوں نہ چنگیری ۔ جنگل وچ کوئی نہ ہوندے آکھے بھلی بھلیری

زمین سیراب ہے ملکوالے دی تکن سرد ہواواں ۔ فرمایا بے چل دیکھاں ہے بعد لیندا بنائیں

ددے دن سوار ہو کے وچ ملکوالے دی آئے ۔ راجہ چیت کھسان دکھائے جہڑے شہد دے چھتے

کوئی لیندا نہ حضرت آیا سارا شہر دکھایا ۔ جگہ سفیدہ دا حضرت نے حکم صادر فرمایا

ملکوالے دی ہندی طرف زمین سفیدہ آہی ۔ اوہ گھیندا آئی حضرتاں دی لیکا چوکیر پائی

فرمایا ایہ قطعہ زمین دا ساڈے کردو حوالے ۔ کرن آبادی پتر میرے خدمتگار رہن نالے

نال صدوح ہو الوان دی اوہ زمین دتی چا ساری ۔ جس وچ اج اوہ اولاد دیاں کردی عمر گزاری

رسن لگیا اوہ زمین تمامی چھوڑ دتی لیندو لوکاں ۔ جس وچ روضہ ہے حضرت دا سن اولاد پیاراں

Marfat.com

آج کل سنگھو اُس جگہ جیہڑا رکھو اپنے آبادی — کوٹ ولی شیخو جگت دے کوئلی نہر خوادی

واہ بہت دوبارہ اندر خدمت عرض گزاری — آخر مر جاناں ایہہ حق ہے مرناں خلقت ساری

تھوڑے اپنے کارن کہی کوئی جگہ لین زیادہ — اوہ کہی کرئیے نیک تساڈے سچا دیا تھیں جاوے

اوتھے بنے مزار تساڈا خلق زیارت آسی — دور دوراں پیر دلوں خادم آ دسن ربّ علاوہ ناسی

اگلی زمین تھیں بیہتے پاسے زمین آہی مزروعہ — اکھیا بو خمیر حیرت دی اٹھو ہے مرحوم

تھیں اج روضہ ہے حضرت ۔ مسجد جامع نال سے — دارہ ۔ کھوہ منت آبادی گورستان دوارے

جد حضرت صاحب ملکوالے دی زمین لیندو نالی — چھٹیاں چودھریاں نوں سن کے دلوں ہے جناں دی

آکھن اسیں نہ جاں دے صاحب ملکوالے دل ہوئے — پیر صاحب مہربانی کر کے اتھے قبر ہووے

تاں حضرت فرماون اگوں چودھریاں دے تائیں — نفسا ہونیاں ہور دنیا میں اول تساڈے تائیں

ایہہ وصیت جانوں میری جیہڑی میں فرمادا ہاں — شاگرد جیہڑا اُس تے نال جو سنگھن اللہ

جس جائی مزار ہووے گی اوتھوں سبھنی جاسی — جیہڑا حکم ربا ناں ہوسی ظاہر ہو کھلوسی

غرض جناب وصال پایا جاں آیا وقت وصال — چوٹ اندر کھلی کھوٹ نئی نے چارہ کوئی نہ

ایہہ بزرگ سید صاحب کامل پیر استاد سے آہے — اتھوں کیتے نہ جاں دیاں گئے جے ربّ سچا

جیوں ڈاچی بھی چاون چاہی تُوں ہو جاوے
ملکواں دے نبیدے جاں وت بھی جاوے
بیت خلقت رلی خطباں خلقت ازت نہ آوے
اوہو بات برابر ہوئی جیوں حضرت فرمایا
ایسی کرامت آس زمانے چکوڑ شہر تا ہیں
دنیا تُوں رب لے وقت دی نظر کرم دی چاہیں
چوہدریاں نے ایہہ کرامت جاں ڈٹھی اسیں جانی
بعد دعا تھوں گوٹ دی وچ کل قبیلہ آیا
چوہدریاں ہمت کمیں تے خدمت کارن بھائی
نال دعا پیر اندر سے ہویا داد دعا ہیت زمانہ
راجہ ہمت تے ہور مریداں رل کے عرض گذاری
فرمایا ہو ایہہ سید محمد لگے کوے تیاری
اوہو بات برابر ہوئی جیوں حضرت فرمایا

ایہی جا گھوڑی مول نہ پیے قدرت رب دکھاوے
ہوئی کشف معلوم ہویوں تے اگے جا دسے
جیہڑی جگہ پسند کیتی سی او تھے جا دفناوے
کشف کرامت پیر صاحب دی ظاہر خوش دکھاوے
محمد زیاں لوکاں کیتا ہویا فضل الٰہی
میرے جیہاں گنہگاراں اتے ہر دم رحم کراوے
توبہ کیتی دلوں ایماناں بہوں پریشانی ہوئی
آتے تیرے بیٹیاں نال دے اتھے ڈیرہ لایا
خدمت دے وچ رہیو ہمیشہ رہسی فضل الٰہی
اتنا کہہ کے ... کردا حکم پیراں دا
تیرے فرزنداں وچوں حضرت کریسی کسی دی تابعداری
خبر نہیں ہُن کون آوے یا دنیا عمر گذاری
سید محمد گیا لگے نوں پھر نہ اوتھوں آیا

Marfat.com

پیر جیون صاحب وچ گود ٹکے ساری عمر گذاری — تاج محمود صاحب دی اولاد سعادتی سرداری

اہیو تاج محمود کریگا پیر ایہہ خلد خدمت — رسن دکا وچ اولاد ایہناں دی عزت اتے شرافت

پیر مہر علی دی بھی کرسن پیر دم تابعداری — دلوا اپنی پوری خدمت کرسن عمراں ساری

حضرت وچ مریداں جاں ایہہ ظاہر بول سنایا — بعد وفات پیر نقیں ہوئی تاج محمود ہویا

اوہ بات برابر ہوئی جیوں حضرت فرمایا — بعد وفاتوں حضرت صاحب سجادت وچ پایا

اے راوی افضل علوی نہ منگ اللہ دا یارا — نال توجہ حضرت صاحب ہوسی رحم شماری

نقل مناقب ہم در ذکر دیوار خام موضع چوٹ دھیراں

ناواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا پیارا — راوی ایہہ جیوں کر لکھیا نظم بنایا سارا

اک دن حضرت تھیں لقد چوٹ وتے سن جاندے — کچی اک دیوارے اتے جائے قدم ٹکاندے

سن پچھل گھوڑاں سواراں مچھلے — مرد اتوں اک آیا — کہن لگا ایہہ راہ کھوڑا جائیے ایہہ دو

فرمایا سے اوس انہاں نوں چل اے پیر گھوڑے — تیل دیوار اگیرے ہوئی جیم نتیجہ جوڑے

Marfat.com

دس بارہ گز اگلی جاگھول ہوئی چل اگیرے
حضرت کیہا ٹھہر اٹھائیں اگلے قدم بتیرے

مدت تیک کھڑی رہی اوتھے جا لوگاں زیارت
گری دیوار تے ہوگئی ملبہ ظاہر نہ رہی عمارت

بے ادبی دے ڈر تھیں لوکاں اوتھے مسجد جا بنائی
اوہ کھجورے والی مسجد ہوگئی جانے سب لوکائی

اوہ مسجد چوڑے اندر اب تک ہے موجود
جتھے کرن عبادت دیندی ہر دم دین آسودہ

ایہہ کشف کرامت اس ولی دی ظاہر جانو بھائی
شکر گذارو رب سچے دا ہوسی فضل الٰہی

افضل ایہہ گل مشکل ناہیں آکھے ولی پیارے
جاں اوہ کرن اشارہ اکو دم ہو جاون سارے

نقل مناقب دہم در ذکر یک مرید و شیر

دسواں ایہہ مناقب آیا نال اللہ دی یاری
دور ہیری مولا کرسی ہوسی فضل غفاری

اک دن حضرت پیر شیخ لعل وضو کردے آہے
وقت بیٹھی کر وضو بھناں کوزہ پئے پڑدا

بیوی سائیراں پچھدی حضرت دسیں کامل مردا
کس گلوں تساں کوزہ بھنا پیرا گوں گل کردا

مرید اساڈا جنگل اندر بن سوداگر جاندا
شیر اونہوں پھڑ کھاون لگا یاد اساں نوں فرماندا

Marfat.com

یا پیر اس شیر خونی تھیں مینوں آن بچائیں — محبوب دی آدیں نہ جنگل وچ دیں جان نہ جائے ادائیں
رہیا گوزہ ہیں سر شیر دے ماریا مار وگایا — اُس مرید میر نوں اللہ زخموں صاف بچایا
خادم اوہ تجارت کر کے خدمت حضرت آیا — نذر شیرینی حاضر کر کے حال احوال سنایا
میں جنگل وچ جاندا آہا شیر آ پیا مینوں — پکڑ وسیلہ پیر اتیرا یاد کیتا میں تینوں
دیکھدیاں ہیں اک کوزہ غیبوں لگا اس شیر دے — اوہ مویا تے میں بچ رہیا سر ہویا اُس پیر
اے مرادی احمد علوی ہن رب دا نام الدین — کشتی اتے دریا دا اللہ فاقیا مکو سناویں

نقل مناقب گیارہویں درذکر مرید و دریا

(۱۹)

یارہویں رہیا مناقب آیا پیر صاحب دا بھائی — کوشش کر کے لکھ سناواں ہووی رحم الٰہی
اک دن حضرت پیر شیخ لعقد گھر وچ بیٹھے آپے — نکل ازکو شقالی باہر دریا دل صدقے
ہوئی کہندی حضرت صاحب گل دسو لیہ ساری — کے آکھے تسیں باہر سدھا کر کے تیز رفتاری
سفر تاہیا ہوئی تائیں مرید ساڈا اس آکھا — وچہ دریا اوہ کشتی بیٹھا حضور کیا تھا آکھا

Marfat.com

تقدیر ربانی ایسی ہوئی کشتی ڈبن لگی — یاد کیتا آمیں سائیں جیلانی ہوا قہر دی وگی

کشتی ڈبن نیڑے آئی جاں میں اٹھ کے ویکھیا — ویکھو مرید ہویا دل راضی پیر میں اُٹھ کے پیا

سو مثال کشتی دے تائیں باہر لہروں کڈھدا — بیڑی آ کنارے لگی رب مخلوق بچاندا

اگوں کہی سائیاں پیراں سُن کے شکر ربانا کردی — ایہہ کشف کرامت سن کے پاک مرید سجدہ کردی

افضل اولی جے جوندا ہووے یا ہووے اوہ مویا — سو رب جو اوہناں دے تائیں کم ہویا کیہہ ہویا

نقل مناقب بارہویں در ذکر چیلو لکڑ

(۵۱)

بارہواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دی عالی — کوشش کر کے لکھو سناداں ہووے فضل الٰہی

جنگل دیوچہ حضرت صاحب چیلو لکڑ لے جاندے — ڈھیلے کٹھ کے دو کھرہ جیراں حضرت آلہ فرماندے

ستھا کر سادے کھا کے سادے بکڑ ت چال فقیری — جو کھاوے سو لذت پاوے دور ہووس قبل پیری

ڈھیلیاں دیوچوں خوشبو آوے جیویں پھل بہشتی — جو کھاوے اوہ رنگ اس داجادے دور ہووے دل سختی

اوہ قادر درگاہ ربانی کردا رحم فقیراں — باطن طرف خدا دی رکھدے ظاہر وانگ امیراں

دنیاں کولوں رب ملاقات دی نالے ڈٹھو نشاناں — سالک رب نے پیدا کیتے جانن دانے رفیقاں

Marfat.com

28

کھانا پاک نہ کھانا نہ آوے جاں جنگل دل جاندے — عقل فکر وچہ آون ناہیں جہڑے کم کریندے

بہوں دنیاں دے ذکر ڈٹھے اکثر وچہ کتاباں — رب نے لکھا قوت آپنی قدرتی جہڑی بے حساباں

تداں فضل کرے دعائیں یارب اس پہنچائیں — جاں لکھا تنیک حیاتی میری نال لکھا چیندائیں

نقل مناقب تیرھویں 13 در ذکر مسماۃ بانو بی بی قصبہ ملکوال

تیرھواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب دا بھائی — کوشش کر کے لکھو سنادا جو دے فضل الٰہی

نیکوکار اک عورت آہی بانوں نام سدادے — جس نوں حضرت پیر شیخ لہد سدا قرآن پڑھادے

راجہ بست دی اولاد دہ نسب ملکھیدی آہی — اجے قرآن نہ ختم کیتا حضرت ہو گئے راہی

سینوں کون قرآن پڑھاسی کر فریاد پکارے — وچہ خواب خدا دی ٹردے پہنچے پیر پیارے

ہو ریسے زندہ حضرت صاحب آ سینوں ایہہ فرمایا — سدا قرآن پڑھاساں تینوں جے توں کیتی چیتا

اک سخن اجیہی تینی باہرگ معافی اُس دا آٹھ — سنیاں جے کوئی مرد خدا دا سدا قرآن پڑھاوے

ٹردے آئے کجھ نہ ڈٹھا لگ رہی حیرانی — اُس دے کوول کچھ لگے دسن بیاں زبانی

Marfat.com

تیرے کول دو جاسی کیڑا سبق قرآن پڑھاندا
دس نشانی اک پل اندر عجب تھیا اوہ جاندا

آکھن لگی پچھو ناہیں ایہہ اسرار نیاناں
جے میں سیا دسدا نہ آہی تھے تساں کی کاناں

چھیکت تلوار کھڑا تے سر تے جے کر دسیں ناہیں
سر تیرا اس ہیں کٹ سٹ ساہاں پڑھسیں جا اگاہیں

ہم سو چار دسے اوہ مائی پیر فقیر نت آون
آ دیاں تھیں چوراں جینوں نت قرآن پڑھاون

نوح تھیں پچھے پڑھنا ہیرا ہو خوف گیا آئے
بیعت اساں اندر اوہ بہر ہویا لوکاں مینوں دیا نے

بہاں اتوں دی آکھن لگے اساں کی قہر کمایا
نقل بے نفس شیطاں اساں نوں منہ افعل کرایا

بخش اساڈی پاپ دامن سی ساڈوں معلم ناہے
توبہ کیتی بخش خدایا تھیلے امین کوراہے

پیو کیتا لالاں بن بی بند الفضل دوقت دہایا
ہو گیا جو ہونا آہا دیلا وقت دہایا

نقل مناقب چودھویں 14 در ذکر ڈاچی د بلوچ

چودہواں ایہہ مناقب آیا پیر صاحب ڈاچی بھائی
کوشش کر کے لکھو سناداں ہووے فضل الٰہی

اک بلوچے ڈاچی ہوئی لد کے گیا پیو دیاری
تا قافلہ گیا جاں جنگل اندر بنی دیت بھاری

Marfat.com

ڈاچی دی ڈنگ ٹٹ گئی اوتھے رہ گیا اوہ اکلا — جنگل دے وچ بیٹھا روندا کردا اللہ اللہ

حضرت صاحب سیر کریندے آ پہنچے اس جائی — بوٹے وچہ ہائے زاری کیتی دیکھو بندہ درگاہی

نام تیرا کی حضرت پچھا اُس بازید بتایا — آیا جوش دلی دے تائیں فضل خدا فرمایا

نام خدا دا لیندیاں ہویا ۔ ہوگئی جنگل جھلی — بوجھ اُس دا اُس تے دھریا کیتا زور دعا لی

رخصت ہویا حضرت کولوں اوہ بوٹے وچہ چارا — جا کے ملیا آپنے قافلے جتھے آہا سارا

دسیاں حضرت صاحب طاقت دی کوتاں خفیف لوہیاں — رستاں عزیزاں ڈٹے ہر دم نظر حضور دی پاواں

تک انضل ہویا علم مناقب آکھو تازہ کہانی — ذکر پکھیں تو کشف کرامت ہوسی فضل الہی

نقل مناقب پندرھویں[15] در ذکر مائی بڈھی دے جیا

(14)

اک دن حضرت قطب عالم جنگل جاندے آہے — دیکھو دلی اوہ بڈھی مائی روندی کھلوتی نشانی

باحضرت مرکو بیٹیاں آہو کلی غائب ہویا — خبر نہیں اوہ کتھے گیا جیوندا ہے یا مویا

دعا کرو اس عاجز تائیں بیٹیا رب ملاوے — کر دسوال درگاہ ربانی جلدی کرو دعا کرے

Marfat.com

آکھیں بند کرئیوں بالکل حضرت نے فرمایا — تھوڑی دیر لگی تاں رب نے لڑکا آن لبھایا
او گل تلی تاں موہیوں کہندی تکتے ڈیرے رہندا — وچ بغداد دے تراں منزل دوری بیٹھا اگوں کہندا
جیکر کھانی تراں منزل دوری بیٹھا اگوں کہندا — حضرت صاحب باہجھ پیر دے کول تیرے نہ آندا
مائی بچہ دا لے گھر نوں دیندے گئے دعائیں — رحمان غریباں تائیں ہر دم نظر کرم دی پائیں
دا دادا کا نقل تحقیق توں مدت رہندی یاری — رہندا راہ حدود کریسی ہوسی فضل ستاری

نقل مناقب سولہویں [16] در ذکر چوہدری بھلک ولد کرم موضع بڈھو گنج

(5)

اک کشف کرامت سید ضیاء یاد آئی سچائی — ظاہر کرکے لکھ سناداں جانے سب لوکائی
دی ہمیشہ زندہ رہندے کردے نے امداداں — پیر نال توجہ ربا سچے دی کر دے نے امداداں
عجب سنوں کشف کرامت جیہڑی ظاہر ہوئی — سارے لوک شہادت دیون اس وچ شک نہ کوئی
اک دن کرناں ربدا ہویا موضع بڈھو کے اندر — جو بھلک نوں الزام چوری کیتس آیا ردعوا اندر
شاہی مگر سپاہی لگے ڈر دا رضی ورڈا — مترہ پیرا اپنے دا تک کے آخر بانوں چھوڑدا

Marfat.com

جیہڑے اوہ سپاہی آہے دلگیر کھلک ڈگے لگے — اندر وڑدا تک کے اکھیں اوہناں کیتی ٹکر وگے

کوٹھا تک کے شور مچایا ایہہ جٹ بجدا ناہیں — ایہہ تن زندرے پکڑیا جاسی دیووں رناں پاہیں

قصہ کوتاہ اوہ سپاہی سارے داخل ہوئے — اندر آپ چھپایا اُس نوں اندر پئے نہ مردے

تکھے کادیلے تکھے چھپایا اوہ قدرت حق تعالیٰ — دم مارن دی جا نہ کوئی رجھیاں نال خدا دالا

جو چاہے کر سکدا مالک اُس نوں ہین توفیقاں — سب یاراں تکیں شفیق اشفق بیلے ستار رفیقاں

بندیاں نیکو کاراں تائیں آپ کرے تائیداں — بہتیرے با اخلاص نہ ہووے آپ کرے تردیداں

جیہڑے نیکو کار بھکاری کرن آپ پناہاں — جو توبہ کر آوے در تے بخشے سب گناہاں

بعد سپاہیاں کھلک آیا باہر سدا سدا — باہر آکے کوٹھا تائیں گل تماشا دسدا

زندر وڑدے سپاہی جس دم ہین جا تائیں ڈوبیا — پھرن ڈھونڈدے ہتھ مرنیندے پیران زور ڈھایا

تاں سن جا تا پیر دا پایا سوہنے پیر نگاہ — اوہ ڈھونڈن ہین لبھدا ناہیں دُکھے کم رباں نے

ہیں اُٹھ نال زباں سے ٹریا ہو کے چھپیا تا — اوہ ڈھونڈن ہین لبھدا ناہیں ہرگز کسے نہ جاتا

ایہی ایہہ کرامت ڈٹھی واہ واہ پیر زمانہ — خبراں ایہہ متواتر ساڈے سچیاں ہین گلاں

موڑ دیلے تاں در در نہ چھوڑے اوگن ڈگن گردا — اے عاجز توں دلوں ایہا اُس ہووے دا بردا

Marfat.com

17

نقل مناقب ستارہویں در ذکر جلال خاں گکھڑ ضلعے دا نگلی علاقہ پوٹھوہار

16

پڑھ بسم اللہ اک سچا قصہ مدکوال سناداں
رد فعے حضرت شیخ احمد والا سارا حال سناداں

کس طرح ایہ رد فعہ بنیا کس نے ایہ بنو رہا
کون خدمت کردا آہا کس ثواب اٹھایا

نعمت اللہ اک قوم گوجر سی بڑا مرید حضوری
جس نوں دکھیاں پیر صاحب دی شکل دسیندی پوری

نعمت اللہ دا رنگ دانی اندر سی خدمت وچہ رہندا
حضرت جدوں وصال پایا تے ڈھوک پوٹھوار جاندا

نعمت اللہ جا گیا گکھڑاں نوں آ مشہوری ہوئی
یا خدا دی پوری کردا فرق نہ رکھے کوئی

گکھڑاں دے قبیلے اندر اس دی فقر فقیری
شہرت پائی لوکاں منی اس دی شیخی پیری

جلال خان گکھڑاں دا صوبہ سی وچہ اس زمانے
اس نوں مرض ہوئی اوہ حضرت رکھا برائے اعلاج جانے

نعمت اللہ نوں لے گیا اوتھے عزت نال بہایا
جلال خان بہوں زاری کرکے عزت نال بہایا

بے کر میں نوں خیر ہو جاوے قدم تیرے دی برکت
لکھ روپیہ دیاں شرینی کچھ نہ کرساں حرکت

نعمت اللہ نے جیں وچہ اتنی قوت ناہیں
پیر اگے میں عرض کریساں ہوسی فضل تداہیں

مرشد میرا قطب زمانہ ہیگا پیر یگانہ
جس نوں درجہ عالی ملیا ہے مشہور جہاناں

Marfat.com

پیر صاحب دے روح دے اگے کیتی گریہ زاری   یا حضرت تسیں رحم کراؤ ہووے فضل ستاری

اوسے راتیں ہوئی منظوری پیر صاحب خود آئے   فرمایا ہن اٹھو جلدی اللہ فضل کمائے

بدن دوالے صاحب ہتھ پھیرکے بیڑا اٹھا کھلوایا   صحی سلامت ہو گیا اوہنوں رب آزار وجایا

دل وچ کیہا خواب ڈٹھی ہیں یا رحم بیداری   اس طرح ہی تک فعلک وچ جاوے کیویں بیماری

پیر صاحب فرمایا ایہہ نہیں خواب تینوں کوئی آئی   سچ مچ فضل تیرے تے ہویا کیتا فضل الہی

جلدی پکارے حمد زبانہ وچ درگاہ ربانی   فضل ہویا ہیں عاجز اتے واہ قدرت سبحانی

جلدی آواز پکارے بھائیاں اٹھو سب شتابی   خوشی تسیں در زبانے دور ہوئی بیتابی

سن آواز جلدی بھائی دی دوڑے اٹھ کے سارے   نال توجہ سید لقد جو لدکم سنوارے

ساریاں ڈٹھا نواں نرویا مرض نہ رہیا کائی   سب مبارک دیون لگے شادی خوشی منائی

فجر ہوئی تے راہ خدا دے بہت خیرات کرائی   کھلیاں تسیاں رنج کھویا کیتا شکر الہی

کیتا حکم غلاماں تائیں ہرگز دیر نہ لاؤ   جتھے جیہڑی نیت میری آسی اس پر عمل کماؤ

بہت بیضہ پاسیا عراقی تحفے ہور بتیرے   لفت اللہ دے ڈیرے آندے سجاں و خدمت ڈیرے

نہدوں رکھی بدلی ناں لعنت رشد فرمایا   پیر میرے جو راتیں آئے اللہ فضل کمائے

Marfat.com

۱۰۰ روپیہ تے سب تحفے ملکوائے نوں گھلے — تاج محمود دی خدمت اندر لوک اُتھے لے چلے

لکھیا نالے اکو پروانہ ڈتا اینہاں ندے تائیں — روضہ جلد تیار کراؤ صاحب دیر نہ ہوئیں

کاری گراں بنایا روضہ جیوں دستور قدیمی — ڈاڈھا تھم بنایا عمدہ دلدے نال حلیمی

بوٹے ویلاں دوہریاں پائیاں سونے رنگ سجائے — کاریگراں نوں اندر صاحب سدا انعام دلوائے

بعد فوتوں والد صاحب بیٹھا گدی تاج پیارا — ثانی صاحب نام دھرائے منصب پایا بھارا

نقل مناقب اٹھارہویں (18) در ذکر حاکم بھیرہ

بھیرہ اک مناقب سوہنا لکھدا ساں ورس جائی — جس دی لوچ نہ ذرہ جانے سب خدائی

ہو گئے بھیرے دا اک حاکم جبری کرے دا والد — فصل ماڑی دے ضبط کردا کیتا زمیں کشالد

کیہا اس نوں حاں دے تائیں وجہ تمہاری آئے — حاضر کر دگدی والد سند دکھادے آئے

لوکاں کیہا حاکم تائیں پاس ایہناں دے جائے — حاضر خدمت ہو کے آکھو سند جنہوں دکھلاؤ

فرمایا ایہہ سند روضہ دے دیگر سند نہ کائی — حاکم آکھے پاس تہاڈے سند دے ضبطوں نہیں رہائی

Marfat.com

ایہہ گل سن حاکم اُدّھوں ضبط کرن نوں اٹھا — گھوڑا دور گیاں جا گھوڑا سر پیرے اوہ ڈٹھا

پیچ۔ چھیں گز گھوڑے اُتوں جا اوہ دُور پیا سی — ہتھ جوڑ کہیندا عرض کریندا بخشو کر خلاصی

عاجز تے نرانہ ہو کے کہے پیر صاحب اگے — یا حضرت مینوں معافی ہووے دا کرم دی دگے

حضرت صاحب راضی ہو کے دعائے خیر فرمائی — اندر اس تے فضل کمایا خوشی ہوئی سوائی

توبہ کیتی وت نہ کرساں ایسا کم اس جائی — روضے والے پیر اساں نوں واہ واہ سیدھ وکھائی

وکھاں وکھاں دی دل اندر ہوئی عقل حیرانی — پوتے نہ سکدی عقل کسے دی قدرت ذات ربانی

اس حاکم تھیں پچھیا کسے منّن ایہہ دس کہانی — کر گلوں اکوں عاجز ہو ہو دل تیرے بھائی

آکھے میرے پیر ایں دا اوداک پیر مجاہد آیا — اس مار۔ مار دتا یا مینوں بہتا دکھ اٹھایا

مینوں مار بے ہوش کیتو نے۔ چالیس نیزے آئے — مقصد دیو ایہو سزا بتیری پیر صاحب فرمائے

بیں منیاں ریہہ غضب دا اللہ کوئی پر اگوانہ — افضل نائچ روضے تے پڑھکے ہویا ترت روانہ

نقل نمبر ۱۹ انیویں در ذکر زمیندار مرید

47

Marfat.com

اک دن اک مرید بیچارا پاس حضرت دے آیا — جو کجھ حال حقیقت آہی سبھا کہن ادیا

سٹھ بیگھے ہے زمین ہماری پیر ہوگئی بہت خرابی — مالیہ زمین دا ادا نہ ہوندا حالت بہت خرابی

حاکم ہتھوں لے جاسی تینوں رہسا قید نمانا — حق دعا میری فرماؤ ہووے فضل ربانا

کتنی زمین ہووے تے جیویں تیرا حصہ فرمائے — یا حضرت میں خوش جاسا تیس بیگھے ہووے

ثبوت نمبر یا زمین نوں اندر قبضہ کرسی — نال ارادے رب سچے دے تیس بیگھے ہووے

ضبط کردی زمین حاکم نے کیتی حیدر ... — تیس بیگھے ہوگئی ارضی نال ارادے باری

دوجے بھائی نالش کیتی تیس بیگھے ایہ نامیں — سٹھ سٹھ بیگھے ہے زمین ہماری دو برابر آہیں

اودوں سٹھ بیگھے تے ایہ ہووے فتن وچ نہ آوے — ایہہ گل سن کے حاکم اس دی دوجی وار کھچواوے

عرض دوبارہ جا کھیوے پھر ترکی واری — تیس بیگھے تھیں دوجھ نہ ہووے نال ارادے باری

افضل دنیا دی گل اندر ہووے عقل حیرانی — پونہچ نہ سکدی عقل کسے دی قدرت وچ ربانی

نقل مناقب بیسویں (20) در ذکر زمیندار وچ

۱۹

Marfat.com

اک دن اک مرید بیچارہ پاس حضرت دے آیا — محسن بارانی دلوچہ آہا غلہ خوکھڑ بچایا

مرید کیہا جوش لے جاندے اہناں تئیں بچاؤ — غلہ تک تیار ہو یائے قدم رنجہ فرماؤ

اُس دی منت زاری کر کے بوہل اُتے جا بیٹھے — جن بھی اوتھے کردے آہے ہٹ جاؤ فرماندے

بیٹھیاں اوتھے حضرت بولن لگی جن بھی کردے پھیرا — دور ہو جاؤ جن پلیتو کرن آواز اچیرا

کل رہیا جتو بلے دانے تاں حضرت فرمایا — رکھو کر کے دیکھاں دانے ساں نوں نظری آیا

رہ مرید گیا رکھ بیٹھا مو کھڑا اوتھائیں پائے — اکٹھے کر کے بگڑی اندر والیں تکھالیائے

جاں لے آیا اگلے پچھلے دو گھلوار ہو یو نے — آکھن لگا پیر اپنے نوں اوتھے کیوں گیو نے

رو ملو ٹری اہناں عادل پایا لے گئے اٹھوں دانے — ہو بیدار جناں تئیں ڈٹھے اساں زور دکھائے

جاں آری تے میں پُن ڈٹھا کوئی پیش گئیو نے — جذبے نال ملیا جناں تاں میں سٹ دتیو نے

بیک افضل تول ہویا لکھو گنڑ ہمت یاری — نال توجہ حضرت صاحب ہوسی فضل غفاری

نقل ننانوے الیسویں در ذکر مینہہ کھتری مکوال

Marfat.com

مکیاں اک گھڑی مینوں شاہوکار ہندا اے — دیوے قرضہ لوکاں تائیں بُہتا سُود لگاوے

عبدالنبی صاحب بھی آہا پوترا پیر صاحب دا — گدی دا اوہ مالک آہا بہت پیا اربد…

زیادہ قرضہ دِتیا آہا مینوں منگن آیا — قرضہ مینوں دیو حضرت کر آواز بولیا…

نیڑے آ گھر جا کے دسیا کرتوں ان ہسارا — باہر آ کر جھگڑا اجھڑا قرض میں دسیا…

مینوں اکھے باہر لیتا نہ کر عذر بہانے — وقت گُھٹیا بیٹھ نہ آوے کِس لوک…

فرمایا جے کبر دم نہ رہندا اے باہر دے ہتیاں — ہور کسے نوں دیندے ناہیں کیوں پیا زور لگاویں

نمیں بھوں تکدا راکس وِچ دھوڑ دھوڑا — کنک مینوں نوں دلوں ناہیں ہوئے ادب گھٹو…

لوکاں آکھیا بے ادبی دا ٹکڑا نہ بول زبانوں — آپ بزرگ اولاد بزرگاں ڈریں زیادہ نو…

قرضہ تیرا دے چھڈاں گے اللہ بزرگ خدا دے — حق کسے دا رکھدے ناہیں دُونا دین زیادہ…

نہ مرسں منیاں لیا کسے دا واہ واہ ایہہ فقری — قرضہ لے کر دیندے ناہیں واہ واہ تیجی…

ایہو جیہاں گلاں کر کے گھر اپنے نوں آیا — راتیں اُس دی عورت تائیں رب اسرار دکھ…

سبز پوشاک تے ہتھ دِتیہ عاصا مرد ضعیف خدا دا — فرمایا دس مینوں کتھے دِتا ٹکا ٹکا دا

عورت کہیا گھر دے اندر ستا نال بے ہوشی — راتیں شور کر دیا آیا ہن تے وی خوشی…

Marfat.com

فرمایا میں دین شرائیں اسدے تائیں آیا — پیر تینوں ویکھ ترس ہُن آیا اپنا غضب مٹایا

کہو اونہوں نوں جلدی جاکے توبہ تائب ہووے — مت نازل قہر الٰہی ہووے پھر کجھ پیا روے

عبدالنبی ہے روضے اندر اوتھوں اُٹھدا ناہیں — جاکے معافی منگے اُس تھیں پاوے خیر تداہیں

راضی کرے اسنوں تائیں شامت توں بچ جاوے — عبدالنبی صاحب دے اگے حاضر جا کھلووے

اتنا بول عورتاں نوں کہکے ہوئے غوث پوشیدہ — عورت منجے نوں جگاوے دسے گل سب دیدہ

ڈریا منجہ سن کر گلاں دل وچ بہت پچھتایا — عقل میری فراموش ہوئی تے ایہہ کی برا کمایا

منجہ جلدی عورت اسدے طرف خانقاہ سدھائے — آکھے عبدالنبی صاحب نوں جلدی کوئی بلائے

لوکاں پیاکل تے رسن ہور طرح کجھ کہندا — کہ رہے ساں منجہ بتیرا ایہو ٹریا ناہیں رہندا

اٹھ کے ہویا یار اتینوں کردا منت زاری — کس نے حرم کیتا دل تیرا آئی مصیبت بھاری

سب حوالہ راتے والا سارا کھول سنایا — اکھے رات اندھیری اندر سانوں پیر ڈرایا

جاکے عبدالنبی صاحب قدماں دے تے جھڑیا — میں مسکین غضب تساڈا دامن تیرا پھڑیا

بخش لیاں بخشو حضرت میری غفلت ہوئی — توبہ میری دلوں زباں توں فرق نہ رکھیا کوئی

توبہ خدا بیعت لیا اوہ وی بخشیا سارا — راضی ہو کر دیو دعائیں میں مریدے چاہو

Marfat.com

ولیاں دی امداد ہمیشہ اولاد نوں ہووے — سر پر درد ہیواں توں ہووے جیکر تیر رددے

اس گل وچہ شک نہ ذرہ جو افضل فرمایا — ایہو حال حقیقت سارا وچہ کتاباں آیا

نقل مناقب بائیسویں 22 در ذکر قاضی عزیز اللہ صاحب

(21)

ایہہ بھی بزرگ زادہ آہا پوترہ پیر ولی دا — علم شریعت حاصل کر کے مطلب پایوس دل دا

عالم فاضل چنگا آہا رب دی بخشش کریمی — حل شریعت جھگڑے کردا دل دی نال حلیمی

وقت اورنگ زیب دے اندر رہیا قضا کریندا — بوہت وار دے عملے اندر رہیا حکم چلیندا

کیتی شکایت قاضی دی کیتی جا بادشاہ دے تائیں — بہت خوف دلے وچ ہویا عزیز اللہ دے تائیں

عزیز اللہ نوں کسے سنائی خبر شکایت سندی — ڈاڈھا خوف پیا دل اندر دور ہوئی خورسندی

رات پئی تے مرد خدا دا گھر تشریف لے آیا — قصہ کھول شکایت والا نائی نوں سمجھایا

پیر صاحب دے روضے اگے بی بی کیتی زاری — عزیز اللہ دی عرض رکھوئی مصیبت بھاری

بادشاہ نہیوں مڑ کے کرسی عفو تلے فرمایا — عزیز اللہ نے جاں ایہہ سنیا دل تھیں خوف ہٹایا

Marfat.com

عبدالوہاب وڈا سی قاضی لشکر دے وچ رہندا — عزیز اللہ دی کرے سفارش نال انہاں دے جاندا
ایہہ قاضی سی وچ دیانت جھوٹی دنیاں ناہیں — منصف عادل سی عزیز اللہ اسنوں لکھا لکھی
سُن سفارش قاضی والی بادشاہ پیا پکارے — لکھ ہزار انعام انہاں نے وچ عدالی سرکارے
سب ارکے وزرا دتیونے پنج گھوڑے یوں آدرے — وچ بازاراں ہون لنگھدا نہیں کوئی مثل انہاں دے
ایہہ امانت ایہہ دیانت ہور کسے وچ ناہیں — نہیں کوئی قاضی اسلام جیہا کرکے لوک ثنا ہیں
غرض ہوئی گل گجاں بارے اجیہی اندر عالم سارے — جیونکر حضرت نے خوبانا پورا رب اتارے
ولیاں نوں رب قوت دتی مجھے بیکیوں مناندے — جو عاجز نتر انے ہوئے افضل انہاں نوں جاندے

نقل مناقب تیئسویں 23 در ذکر حافظ شکر اللہ صاحب وچہ

23

پیر حافظ شکر اللہ کہندا جس لکھیا اے حیراں — میں وچہ کوٹ ولی دے گیا کرن زیارت قبراں
راتیں بند کرن دروازہ فجریں کھولن آئے — فجریں روضے اندر بیٹھے فاتحہ آکھن جائے
اک دن بعد نماز فجر دی جاں روضے وچہ آیا — کھلا دروازہ نظری آیا جندرا لٹکا پایا

ہو حیران دڑے جاں اندر کے ویکھن اک بندہ
سارے جاں اکٹھے ہوئے لکھدا ہے شکر اللہ
ایہہ ادھیاڑ آ تارے جاواں بدنیت دل آکھی
غیبوں بند ہویا دروازہ راہ نہ لبھے کوئی
توبہ کیتی بخش خدایا پھیر نہ ایہہ کم کرساں
نعرہ میری وت نہ کرساں ایسا کم اس جا لی
توبہ زاری کر دیاں ہویاں کھل گیا دروازہ
توبہ کیتا دل تیں کیوں چھڈاں ایہہ پردا
پیر اک بیبر منظم تریا عاصا ہتھ وچ آیا
اس نال ادھیاڑ مے میرے موڈھے تے ستھو لدھے
ہن تک رہیا مرشدا تیرا تسیں آئے چھڈ گئے
نعرہ اوہدی بیبی زاری سن کے صاحبزادہ چھڈیا
مت جاگوں ٹر گئے جا کو ولی خدا دے پیار سا

موڈھیاں تے ستھو بدھے ہوئے حال ہویا موئے بندہ
آکھن لگا تسا مت آئی ہیں انج رات پھلا
خیندہ ترور لیاں جاں ہیں بھائیں لیا دیم بھائی
ایتھوں کیونکر باہر جاواں آ پریشانی ہوئی
بخشو نام خدا دے خوف وچ بیٹھا آیا مرسیال
روضے والے پیر اساہنوں کرامت وا دکھلا
جان لگا دس پیا راہ خوش ہویا دل تازہ
کھیاں ستھو دبا لے ٹریا شیخ صاحب دا بردا
زور میرا اس جیتن نہ ڈرا کیتا مار فنا
مارے گوڈے کراں پکاراں جا دوراں تے پھیرے
تسیں میری پیا کرد حدی عرض میری ہے ایہا
حاجی لعل زندہ دائم ڈٹھا چور ادھوار
مرد کرن مصیبت کٹن ہے کوئی لیار [illegible]

Marfat.com

نقل مناقب تئیسواں در ذکر پیر محمد ذکریا و دیوار خام

(23)

اک دن حضرت گھوڑے اُتّے کدھرے بیٹھے آہے — قدرت نال اوتھوں کجھ جاندی ہوندی ڈگن لگی آہے

کسے سوار حضرت نوں کیہا گھوڑی ذرا لے جائیں — اینی کندھ دی جاندی ساہنوں اج دکھائیں

فرمایا نے اُڈن ہمدردا چل گھوڑی نکلو اگے — لنگھ گئی دیوار اگاہیں پچھے جاندی رہ گئی پچھے

پھوہیر ان لئے سب جاندی جا ایہہ اسرار ڈٹھو نے — شادی والے جا پہنچ اوتھے اگے کدھ آیا ہونے

سارے ہو اٹھے جاندی تے قدماں تے جھک ڈِگے — کر دعا نے پیاری ساڈی اسیں تساڈے بردے

حق زمانے راضی ہو کے دعا کیتی خیر وانی — فضل ہوئے رب سچے دا غفلت دور کرائی

اوہ دیوار موجودہ کتھے اب تک شاد یوال — نیلا رنگ اس دا اس تھلے تھیا اور اینی ہو نشاں تھی

چبوترہ ہے اس وقت اتھائیں ڈِھوا لے جھکائیں — جس نوں شک دِسے وچ ہووے دیکھے ہووے اتھائیں

افضل ایہہ زیارت سچی تیرے نہیں وچ ذرہ — والیاں نوں رب لاوے شالا دتی دِسدی ذرہ ذرہ

نقل مناقب چوبیسویں در ذکر پیر محمد ذکریا و دودھ چاٹیاں

(24)

Marfat.com

45

اک دن وانگی بیٹھک اندر خلوت بیٹھے آہے | جیہڑے یار خدا دی خاطر ہر دم کردا آہے

تر نگھیا کجھ عورتاں اگھوں باہر والو آیاں | درد دھ ڈتیا چاٹیاں اس نے دُرتے مقسم کرنوں دے

پیر ذکریا الیہ دیاں اس طرفے آؤ | درد دھ پیلا ڈاخ اساں نوں فیض رتے تھیں پایا

جواب دتیونے خلوت تائیں ایتھے نہیں لیاؤ با | حاجی سید لعل دین دی ٹے روضے تے پڑھیا

القصہ اوہ لیاں روضے تے کی دیکھن رت ہو | ہو حیران جاں اوہ ماریں اللہ کی تھیر بیو

ساماں تہ کوہاں جاں ایہہ سنیا کیں تعجب ہویا | درد دھ اٹھیاں کھو تھیں آئیا اینہ کی ظاہر ہویا

لی بیبا کوں پچھیا کوہاں ملیا کوئی تساں نوں | جلد بتاؤ دیر نہ لاؤ لکھے کیفیت اساں نوں

ذکر ٹیسے پیر بلدیا آکھ الیس گلی وچ ساکوں | اس طرفے توں درد دھ لیے آ ملے تواں تساں نوں

انکار کیتا انساں سارہاں اگوں اودھو ہیں تے آ دنیا | خانگاہ تے اسیں چلیاں سن توں مرد رہیا نا

رشن دی خدمت دے وچ جاؤ ہرگز دیر نہ لاؤ | نہیں تاں اس تھیں ہو رہو گی ایش بجھو بجھتاؤ

آخر اٹھو روضے وچوں کول ذکریا آئیاں | تو لیہ تائیں دل کے ہوئیاں دلوچہ ہو بجھتایا

کے دیکھن جو جاٹیاں دیوچہ درد دھ برابر ہویا | جو کریاں سی رباسکے دا ظاہر ہو کھلو یا

رخصت لے کر گئیاں گوان نوں جتنیاں مجھیں گائیں | تھفیں انہاں دی رت پئی تے دل نہ ہویا ہوائیں

Marfat.com

پے گیا رولا وچ شہر اندر سارے عاجز ہوئے
باہو والو آخر ٹرکے آندا وچہ رو دے

اسیں عنقریب مر ویساں ساڈے رحم کریں فریاد
وچہ درگاہ ربانی اندر کریں دعا فریاد

کریا بابے دردوں ہو جاسی رحمت نوری کامی
شفائی رب شفا کیتا جس دے ہوون تباہی

بفضل دینی کرامت اکھیں ڈٹھی بہت زیادہ
وچہ شریعت پاک محمدؐ ہر دم رہن آمادہ

نقل مناقب پچیسویں در ذکر بابا جمعہ دی چوری گائیاں

25

رہندا سی اک شیر خدا دا کوٹ دلی دے وچہ بھائی
نال توحید فقر دے ہا سی ہویا فضل الٰہی

بابا جیوں روز آوند آہا رب دا مرد پیارا
چوری عادت خصلت آہی اوہ جیہا سہارا

اک گڑاتی ایس ولی دی یاد آئی اس ویلے
گائیں سونہ کھیں چوری ہویاں نور صبح دے ویلے

عرض گزاری فقیر اندر آکن دربار بھائی
چور لیندے لے گئے گائیں ہویا غضب الٰہی

نقصان ہویا آکھیا وسا دا تاں غریب نمانے
ڈھونڈ تھکے ہاں لبھدیاں ناہیں اللہ جانے

جد انہیں نوں پکڑ وسیلہ عرض کرن درگاہے
یا جو ہد توں رکھیں عزت ہو ونگی الاکے

Marfat.com

نیں قبول عاجزی دی گانیاں رہیا بیبا نیاں — ہوئے خوش مرید تمامی اسرار ریا بیبا نیاں
طریقہ قادریہ جاری کر کے کیتی کار گذاری — وچ علیادت اٹھ ریاضت دلی اپنی عمر گذاری
افضل سید بیبا دولا دھنے ہر اک دا تائیں — تاں ایہہ وقت شروع دا وچہ ملک توں جزائیں

Marfat.com

باب ہشتم

منقبت

Marfat.com

Marfat.com

بیان خرقہ

از حضرت مصطفی چوں یافت ارشاد — علی حیدر از و بصری شد یاد
از شیخ بصرہ عجمی یافتہ گنج — وز داؤد طائی شد گوھر سنج
از و معروف شد معروف کرخی — سری معمور یعنی شیخ سقطی
سری با شیخ بغدادی عطاء او — از و شد شیخ شبلی باحق آباد
تمیمی کو ست عبدالواحد انور — از ابوالفرح طرطوسی منور
از ابوالحسن ہنکاری عطاء یافت — مبارک بو سعید از وے صفا یافت
مبارک را مبارک قطب دارین — محی الدین کہ بود او غوث ثقلین
رکاب اولیاء در زیر پایش — بہ نسبت جملہ برتر بود جایش
از محی الدین بسیف الدین عطاء شد — ابو نصر از پدر خود اولیاء شد
از و شد سید صوفی بحر اسرار — مطالب سید احمد ز دست گلزار
عطاہا سید مسعود از پدر یافت — بر سید علی ہمچوں ذکاء یافت
از و شد شاہ میر از حق مجد — از و شد سید شمس الدین محمد
از و سید محمد اولیاء بود — کہ از دے ثانی عبدالقادر در آمود
از و معمور حق عبدالرزاق است — از و لمعان حامد برافاق است
از حامد تا بحضرت غوث ثقلین — شہ سجادہ ہر یک قرۃ العین
از و شد شاہ شاہاں شاہ داؤد — کہ حضرت شیخ احمد از وے آمود (۲)

(۱) یہ منظوم شجرہ "تحفۃ القادری" (خطی) مملوکہ کتاب خانہ ابن کرم خانقاہ منگانی شریف سے لیا گیا ہے جو بزرگان گیلانیہ اوچ متبر کے حالات و مناقب پر مولانا محمد ادریس اوچوی کی ایک خطی بیاض کی خوبصورت تلخیص ہے۔

(۲) یہاں اصل مصرع ہے "کہ حضرت ابوالمعالی از وے آمود" وہ حضرت شیخ احمد کے پیر بھائی اور مرشد کریم کے برادر زادے، داماد اور جانشین بھی تھے۔

Marfat.com

دربار شریف کے انتظامی امور اور محکمہ اوقاف

دربار شریف کے انتظامی امور اور اختیارات محکمۂ اوقاف پنجاب نے 05/04/1973 کو اپنی تحویل میں لیے اور اس کا کل رقبہ ۳۰ کنال اور ۵ مرلہ ہے۔ جس میں مزار شریف کیساتھ منسلک ایک مسجد، برآمدہ صحن ۲ عدد حجرے ایک کمرہ غسل خانہ اور قبرستان شامل ہیں۔ اور یہاں پر ایک صندوق، قربانی اور چندہ بھی محکمۂ اوقاف کی آمدنی میں شامل ہے۔

سال ۲۰۱۵ میں اسکی کل آمدنی ۸ لاکھ تھی اور انتظامی امور کی ذمہ داری چیف ایڈمنسٹریٹر حاجی اللہ دتہ (پی ایس ایس) محکمۂ اوقاف پنجاب نے سنبھالی۔

محکمہء اوقاف نے جب ۱۹۷۳ء کو خانقاہ حضرت حاجی شیخ سید احمد کو اپنی تحویل میں لیا تو اس وقت محمد افضل جو کہ جہلم کے رہنے والا تھا۔ امام مسجد مقرر ہوئے۔ ان کی تنخواہ ماہوار 60 روپے تھی اور خادم مسجد اور خانقاہ متلی تھا جو کہ قوم کا نومسلم شیخ تھا ان کی تنخواہ ماہانہ 30 روپے تھی۔

محکمہ مال میں زمینی اندراج ۵۷-۱۸۵۶ کو ہوا اور اس میں آپ کا نام حاجی شیخ احمد کے نام سے کیا گیا اور خانقاہ کے نام کل رقبہ ۴۰۹ کنال اور ۱۵ مرلے ہے۔ جب محکمہ مال میں اندراج کیا گیا تو اس وقت ملکوال ضلع شاہ پور میں شامل تھا اور اسکی تحصیل بھیرہ تھی۔

کاغذات محکمہ مال (بورڈ آف ریونیو لاہور)

Marfat.com

منقبت

مدینے سے لے کر روشنی اندھیرے مٹانے میرے سرکار آئے
کفر کی تاریکیوں میں چراغ ہدایت جلانے میرے سرکار آئے
بغداد سے چلے راہ خدا میں زندگی لٹانے کے لیے
سبق وحدت زمانے کو سکھانے کے لیے میرے سرکار آئے
نور الٰہی لے کر حضور آئے خطے کو کرنے پرنور آئے
بھولے بھٹکے لوگوں کو راستہ دکھانے میرے سرکار آئے
ان کے معجزات کی قائل رہے گی دنیا ازل تا ابد
مقصد حیات ہے کیا انسان تیرا سب کو بتانے میرے سرکار آئے
حضور جو آپ کے در پہ آگئے مرادیں وہ دل کی پا گئے
غم کے مارو دیکھوں رحمتوں کے خزانے لٹانے میرے سرکار آئے
یہی تو عالی شان ہستیاں ہیں عطائے رب کریم
وحدت کے فلک پہ سدا کے لئے جگمگانے میرے سرکار آئے
حضرت پیر شیخ سید احمد ولی زندہ ہیں اپنے کردار میں
دوستوں اس جہان فانی میں ابدی زندگی پانے میرے سرکار آئے
ان پہ عطا تھی میرے عطاِ شعار کی رضوان
رازِ معرفت کے دنیا کو سمجھانے میرے سرکار آئے

Marfat.com

حوالہ جات

شاہ پور گزٹیر ۱۸۹۷	سنگ میل پبلی کیشنز لاہور
مقامات داؤدی	عبدالباقی بن خان محمد
تزک بابری	(ترجمہ) رشید اختر ندوی
آئینہ اکبری	علامہ ابوالفضل
باغ سادات معروف بہ نجف ظہور	پیر محمد شاہ
شریف التواریخ	شرافت نوشاہی
قدم الشیخ عبدالقادر	ممتاز احمد چشتی
تحفۃ القادریہ	شاہ ابوالمعالی
منتخب االتواریخ	ملا عبدالقادر بن ملوک شاہ بدایونی
تذکرہ اولیاء پاک وہند	مفتی ولی حسن ٹونکی
مراۃ الاسرار	شیخ عبدالرحمٰن چشتی قادری
منتخب اللباب	ہاشم علی خاں
انوار السیادات	شریف احمد شرافت نوشاہی
آئین اکبری	علامہ ابوالفضل
اُردو دائرہ معارف الاسلامیہ	پنجاب یونیورسٹی لاہور
قدم الشیخ عبدالقادر علی رقاب الاولیاء الاکابر	حضرت علامہ حافظ مختار احمد چشتی
مناقب وکرامات شیخ احمد ولی	مفتی حافظ شکر اللہ
تذکرہ سادات گیلانی	محمد افضل علوی
تاریخ بھیرہ	ابوشاہین فاروقی
کاغذات محکمہ مال	بورڈ آف ریونیو لاہور
حافظ الکرم	پیر محمد طاہر حسین
تاریخ جنجوعہ	راجہ محمد انور خان جنجوعہ
معدن شفاء	فتح محمد علوی سیالوی

Gazetteer of the Jhelum Dist. 1904
Gazetteer of the Gujrat Dist. 1921
Gazetteer of the Shahpur Dist. 1897
The Pivot of the Punjab (Abdul Rehman)

Marfat.com

تصاویر
کے آئینے
میں

Marfat.com

مینار مسجد دربار شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

مزار حضرت شیخ سید احمد قادری

مزار کے اوپر جانے والی سیڑھیاں

قبر ملک ہست خان مریدِ خاص حضرت شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

مرقد مبارک حضرت شیخ سید احمد قادری

مرقد مبارک حضرت شیخ سید احمد قادری

مرقد مبارک شیخ سید تاج محمود ولد حضرت شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

جامع مسجد حضرت شیخ سید احمد قادری

مسجد کا منبر

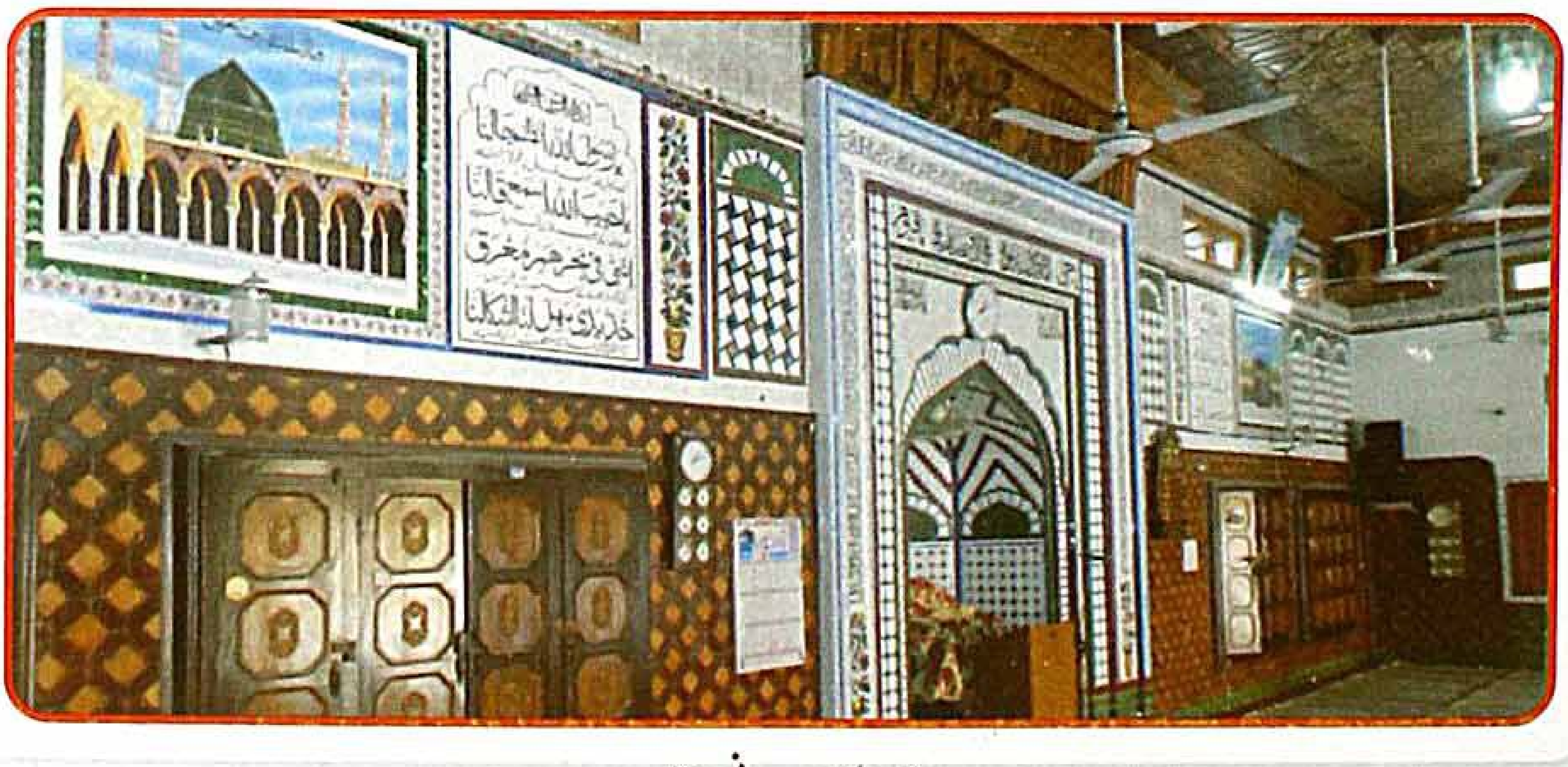

مسجد کا اندرونی منظر

Marfat.com

مسجد کا وضو خانہ

مزار بی بی سائرہ زوجہ حضرت شیخ سید احمد قادری اور زوجہ محترمہ شیخ سید تاج محمود

داخلی دروازہ مزار اقدس حضرت شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

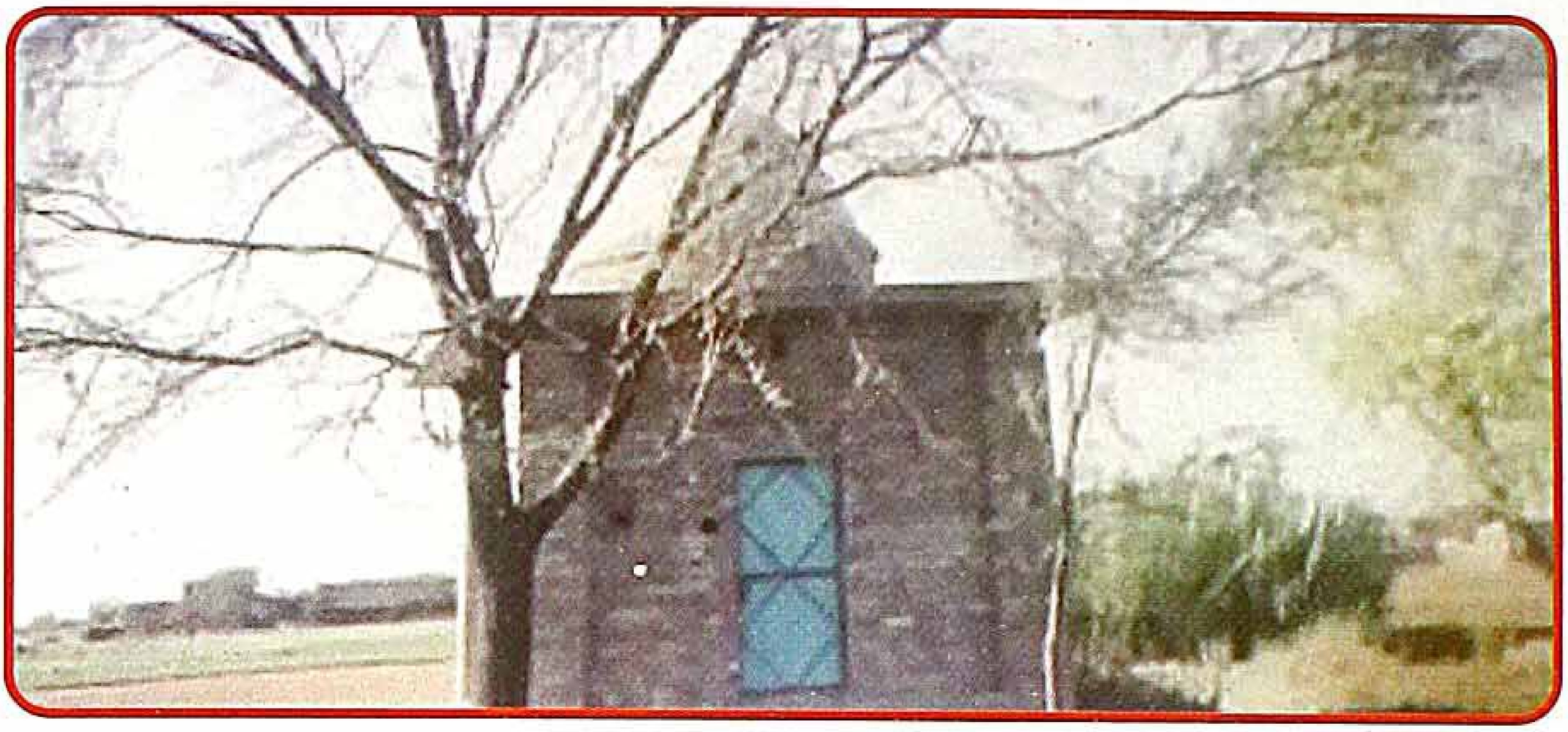

آدم ٹوپہ

کشکول حضرت شیخ سید احمد قادری

چٹو حضرت شیخ سید احمد قادری

Marfat.com

PIVOT OF THE PUNJAB

THE HISTORICAL GEOGRAPHY OF MEDIEVAL GUJRAT

Abdul Rehman
James L. Wescoat Jr.

Marfat.com

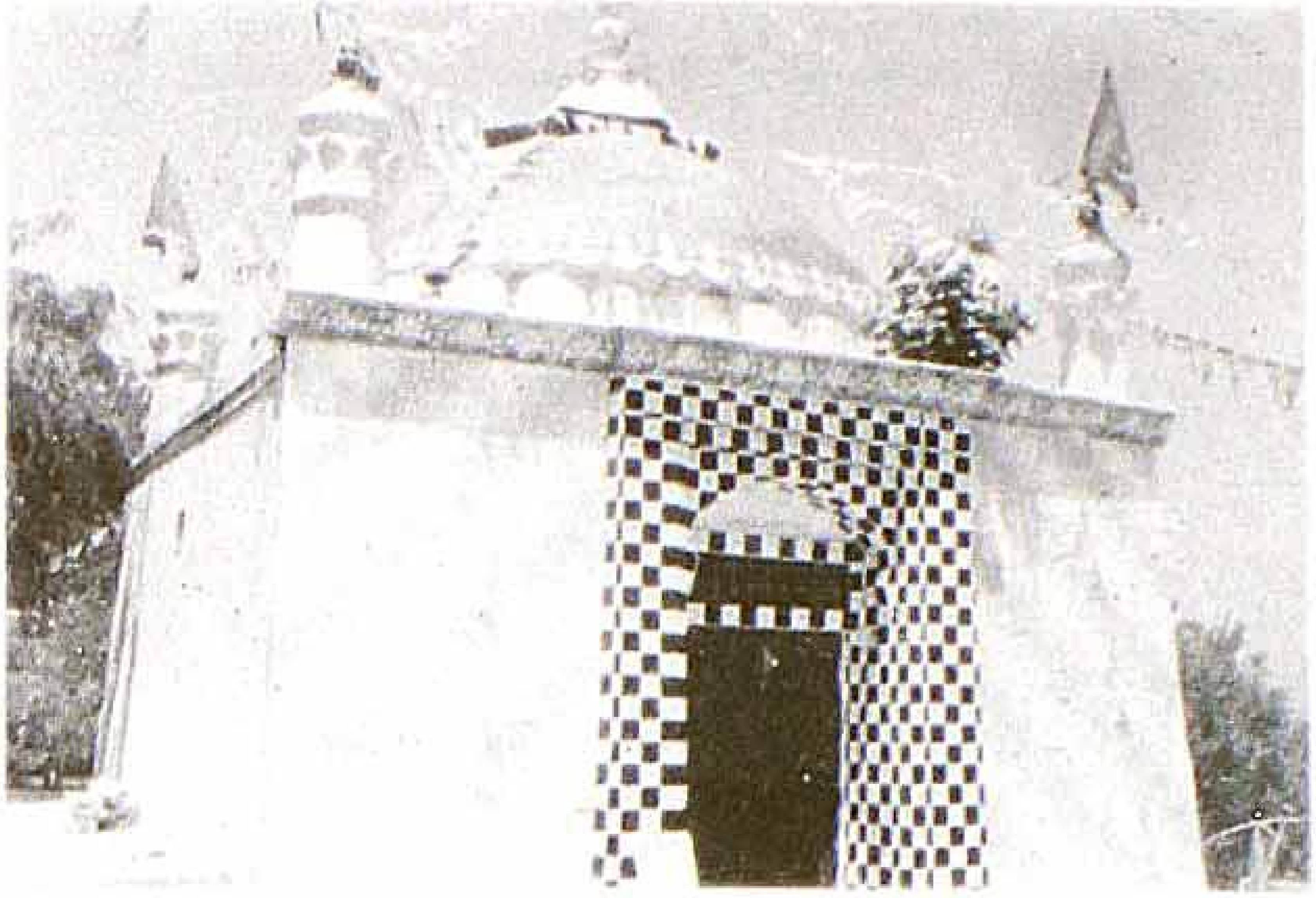

Fig.7.12
Puran, tomb of Mir Haibat Khan Qandhari

Mong

Mong is one of the most significant pre-Islamic archaeological sites in Gujrat district. It is situated west of Rasul on the left bank of the river Jhelum. It is said to have been founded by Raja Mogga or Muga, also called Raja Sankhar, which Alexander Cunningham interpreted as the king of the Sakas or Sacae.[21] It is also said to have been founded by Alexander on the scene of his battle with Porus. The old ruined mound is 600 feet long by 400 feet broad and 50 feet high and it is visible from many miles on all sides. Coins of Moa or Manas, found in Mong, bear the Greek letters N.I.K. which Alexander Cunningham thinks is an abbreviation of Nikoea. If so it may have been the mint city of Moga, a place of great importance. The town continued to remain inhabited through Akbar's period.

Malikwal and Tomb of Sheikh Ahmad

This town lies on the western edge of Gujrat district on an ancient road running along the left bank of the Jhelum river. The town has a rural character and is surrounded by agricultural fields. According to local tradition, the town is said to have been founded in 1273 AD. by one Malik Ghakhar. Sher Shah Suri is also said to have passed through Malikwal while on his way to Bhera. On this journey he constructed a sarai at Badshahpur.

The most interesting architectural site in the town is the tomb and mosque of Syed Sheikh Haji Ahmad (Fig. 7.13). The complex is situated northwest of old Malikwal. These monuments are sur-

Marfat.com

rounded by a graveyard on the south and by agricultural fields on three sides. There are also a few palm trees in the graveyard which enhance the landscape character of the site. The saint died on 10th Saaban 901 AH. The mosque was once a very delicate monument. Fresco paintings, decorative ceilings, and intricate wood carvings contributed to its high quality of design and detailing. The roof of the prayer chamber has been rebuilt with modest specifications, but the verandah still maintains its traditional decorative ceiling (Fig 7.14). The doors, with high quality wood carvings, are still preserved in excellent condition.

The tomb is octagonal in plan with each side measuring 17 feet 6 inches on the outside. In the interior it has a square plan with each side measuring 10 feet by 10 feet. The tomb has monumental arches on each side. Each alternate side has an arched opening leading to the tomb chamber. The main arches are 7 feet 6 inches wide and 10 feet high. The four small archways are 3 feet 6 inches wide. The square is converted again into an octagon with squinch arches set

Marfat.com

inside the thickness of the wall which support a dome over it. The interior was decorated with fresco paintings which still survive. However, part of it has been repaired with marble. The tomb is presently managed by the Auqaf Department, and an annual *urs* is held.

According to local tradition, a person in a Ghakhar family was suffering from leprosy. He was told to present himself at the shrine of this saint and take a bath in the neighbouring spring. He went there for pilgrimage. One night in a dream he met with the saint who asked him to stand up and walk. He did so and found himself to be perfectly healthy. After recovery, the Ghakhar family constructed the present tomb over the grave of the saint. A well has now taken the place of the spring. It is also said that the tomb was connected with Bhera by a tunnel.

Bhaowal

Bhaowal is situated on the Malikwal road. It has a *naugaza* shrine, located today within a residential area. The grave is laid along an east-west axis.

Fig.7.14
Mosque of Sheikh Ahmad, ceiling detail

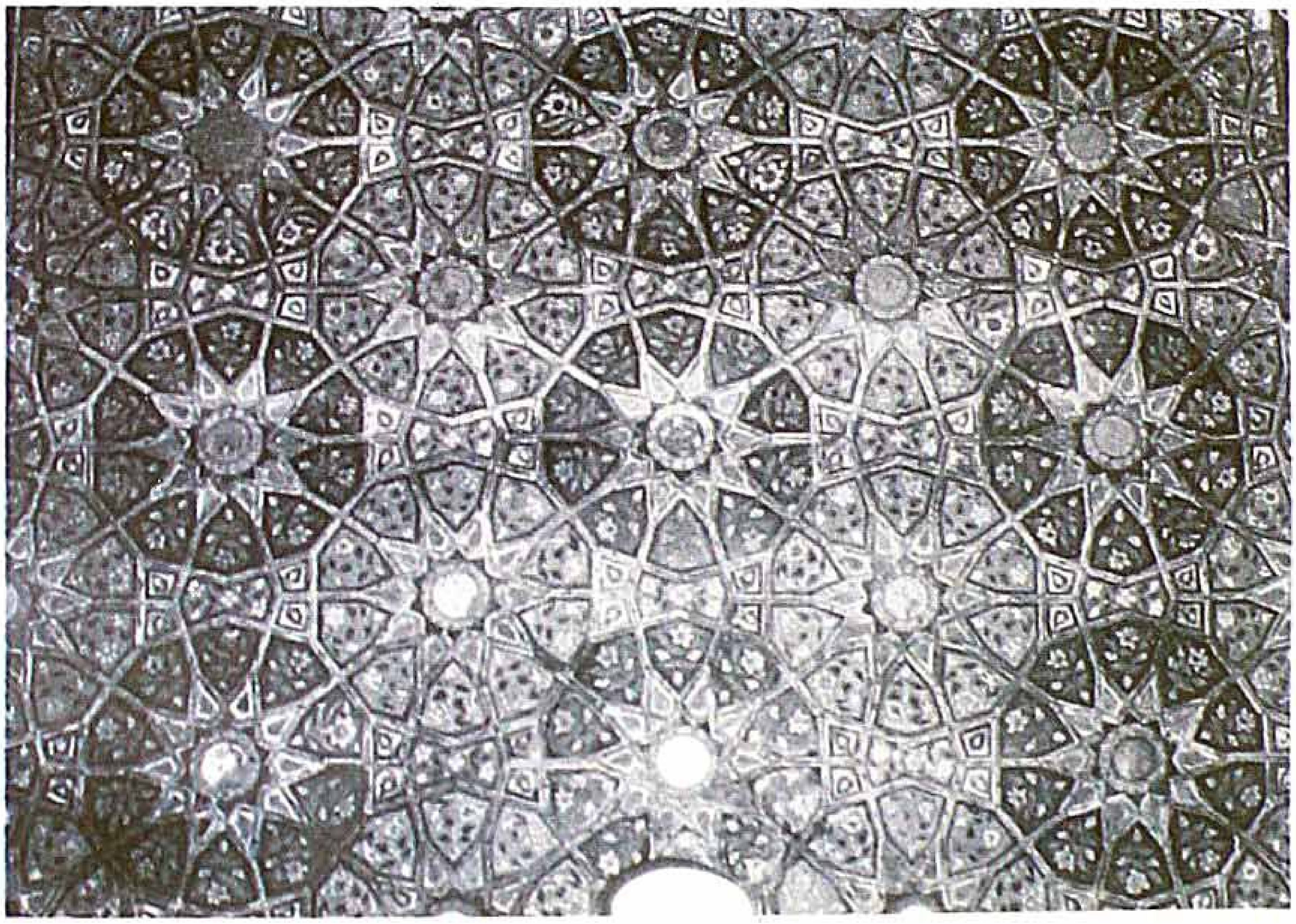

Marfat.com

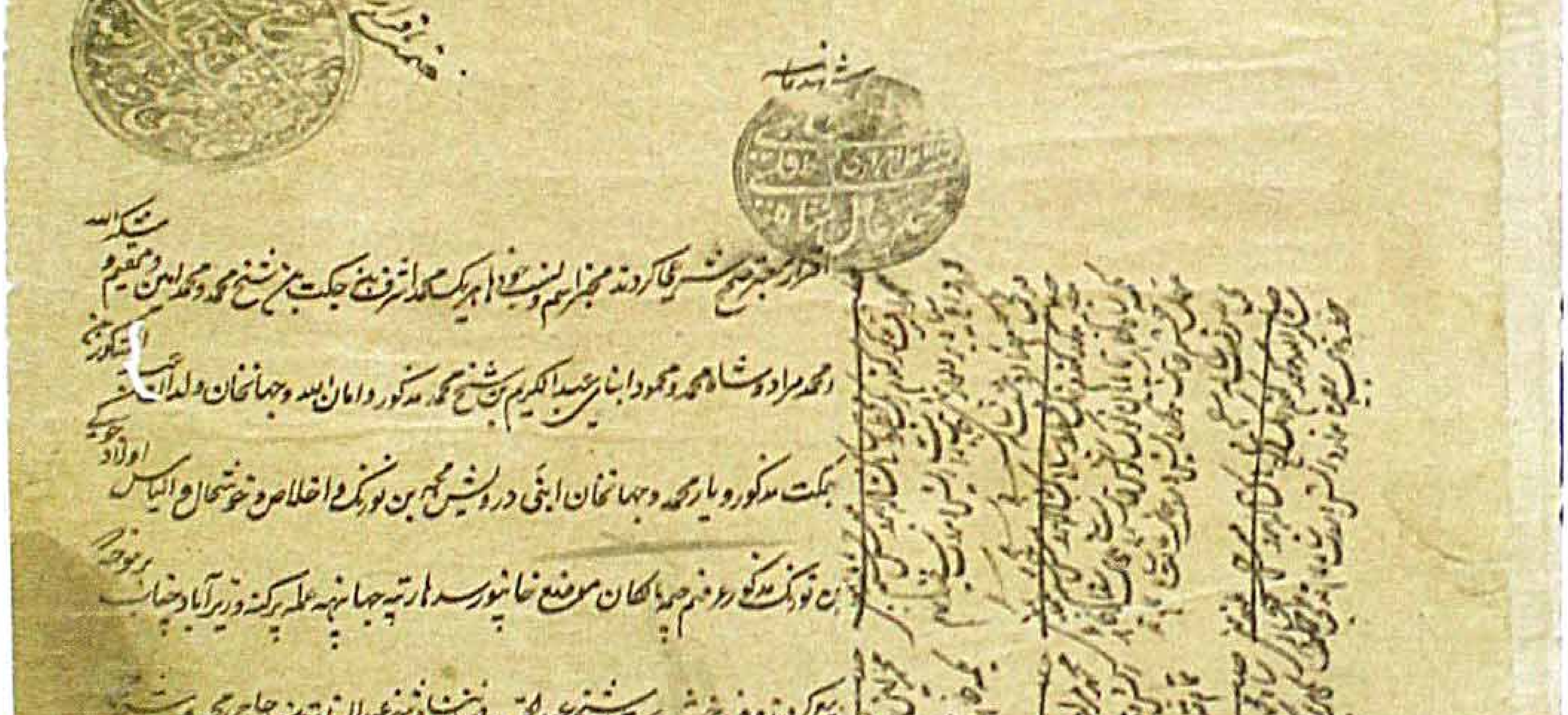

فتوی حافظ شکر اللہ

Marfat.com

Copy

رجسٹری زمین شیخ سید احمد قادری (حصہ اول)

Marfat.com

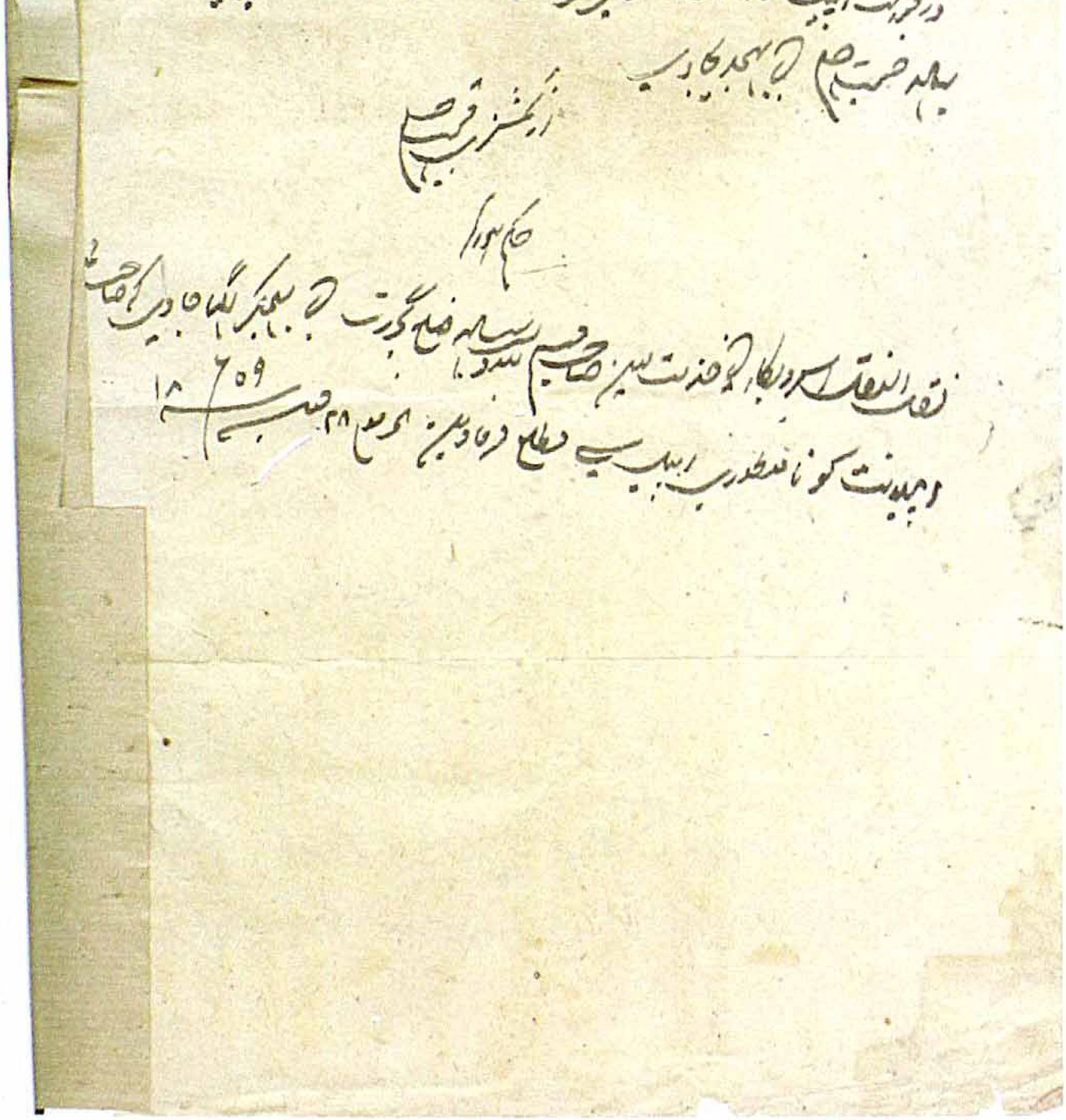

رجسٹری زمین شیخ سید احمد قادری (حصہ دوئم)

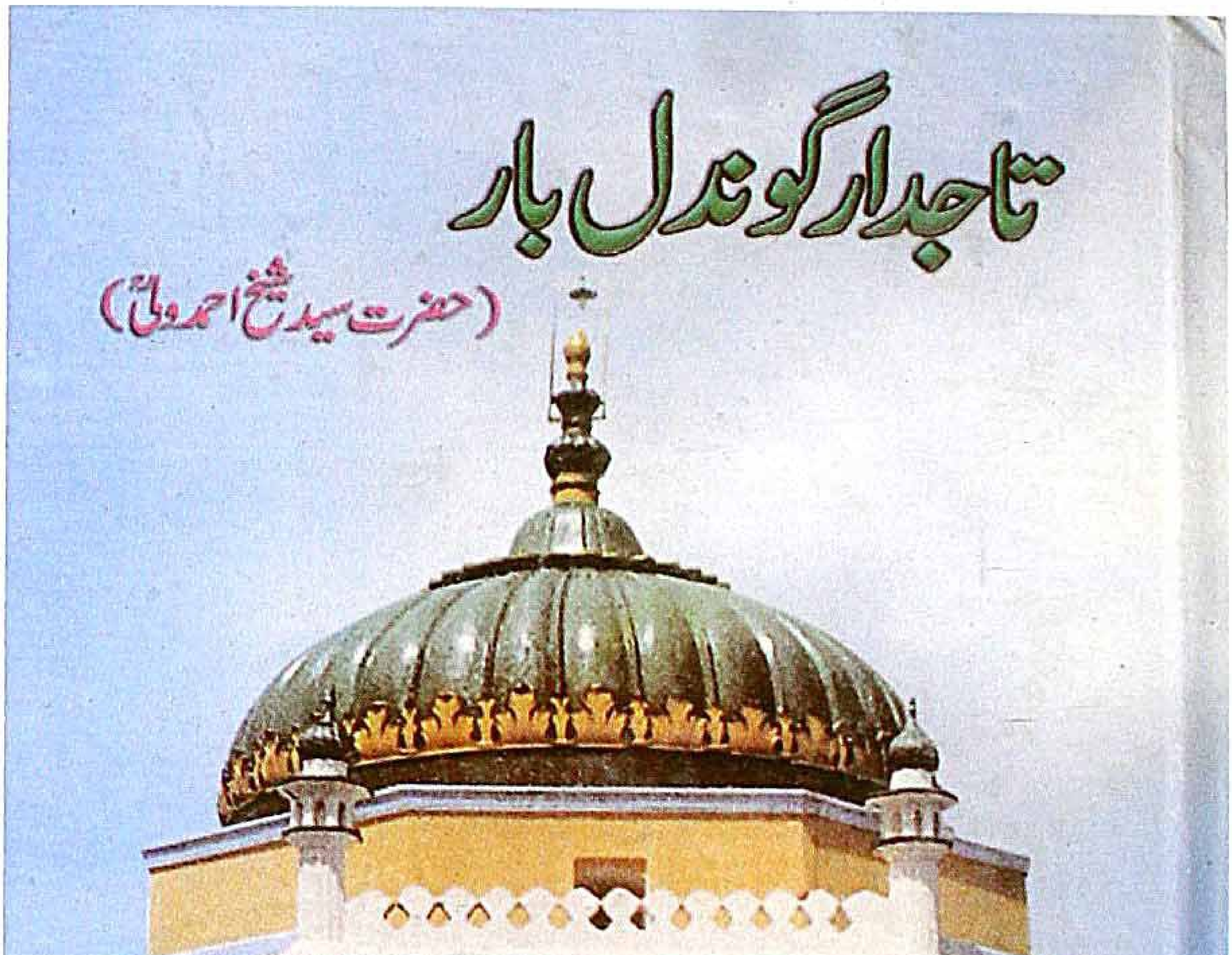
تاجدار گوندل بار
(حضرت سید شیخ احمد ولیؒ)
پیرزادہ سیّد اشفاق ضیاء

Marfat.com

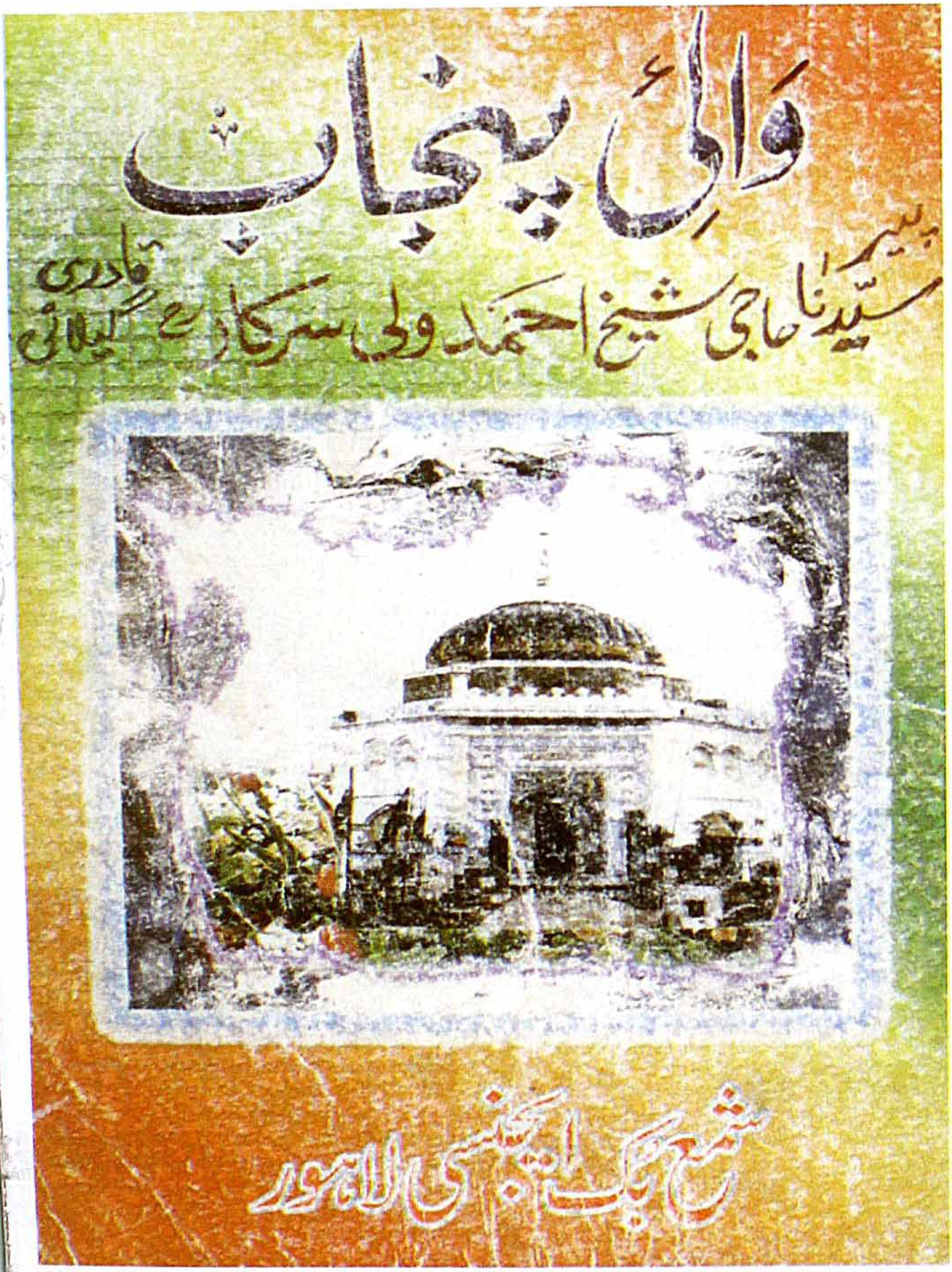

مصنف: محمد اشرف نقشبندی قادری چشتی

Marfat.com

یا اللہ شیخ جیلانیؒ ۷۸۶ / ۹۲ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اَلَا اِنَّ اَولِیَاءَ اللّٰہِ لَا خَوفٌ عَلَیھِم وَلَا ھُم یَحزَنُونَ ○

ترجمہ:۔ خبردار بے شک اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف و خطرہ نہیں۔

کتاب

در سوانح عمری

حضرت پیر حاجی شیخ احمد ولیؒ

مرتبہ

ابوالحامد سید حامد علی شاہ خطیب جامع مسجد دربار شریف

حاجی شیخ احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

ملکے والی ضلع گجرات

شاہین پریس گجرات اشاعت ۱۹۷۰

Marfat.com

شجرہ نسب محمد دین بن سید مزمل دین بن سید قادر بخش

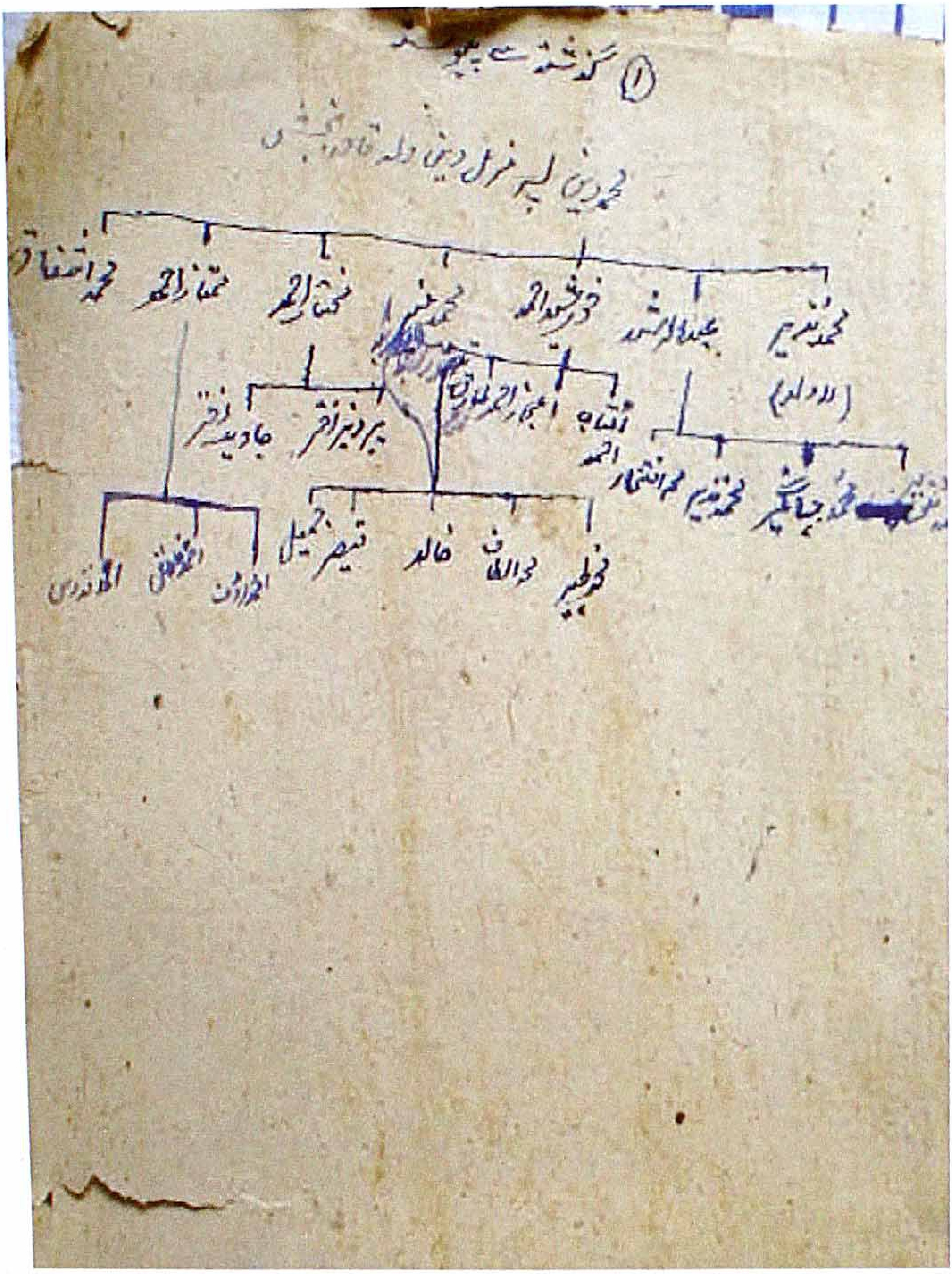

سید مزمل دین ولد سید قادر بخش کی ۵۷-۱۸۵۶ کی تحریر

Marfat.com

شجرہ نسب سید شیخ جمال اللہ بن سید اکبر بن سید عبد القادر

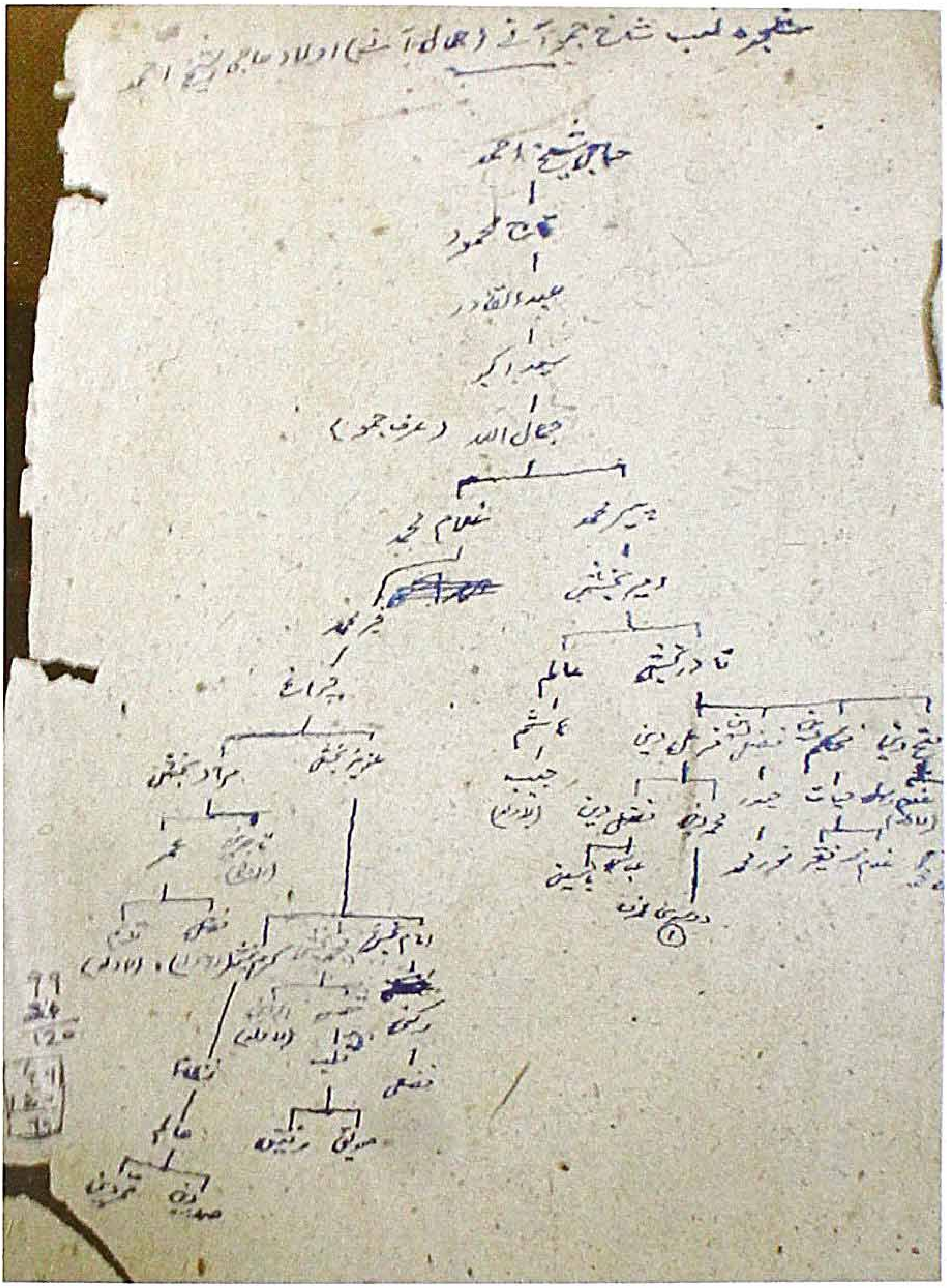

سید مزمل دین ولد سید قادر بخش کی ۵۷-۱۸۵۶ کی تحریر

Marfat.com

مندرجہ ذیل تحریر کے مطابق کرما اور شیخ جیون اپنے نسب کے لحاظ سے حضرت شیخ سید احمد ولی کی حقیقی اولاد نہیں ہیں

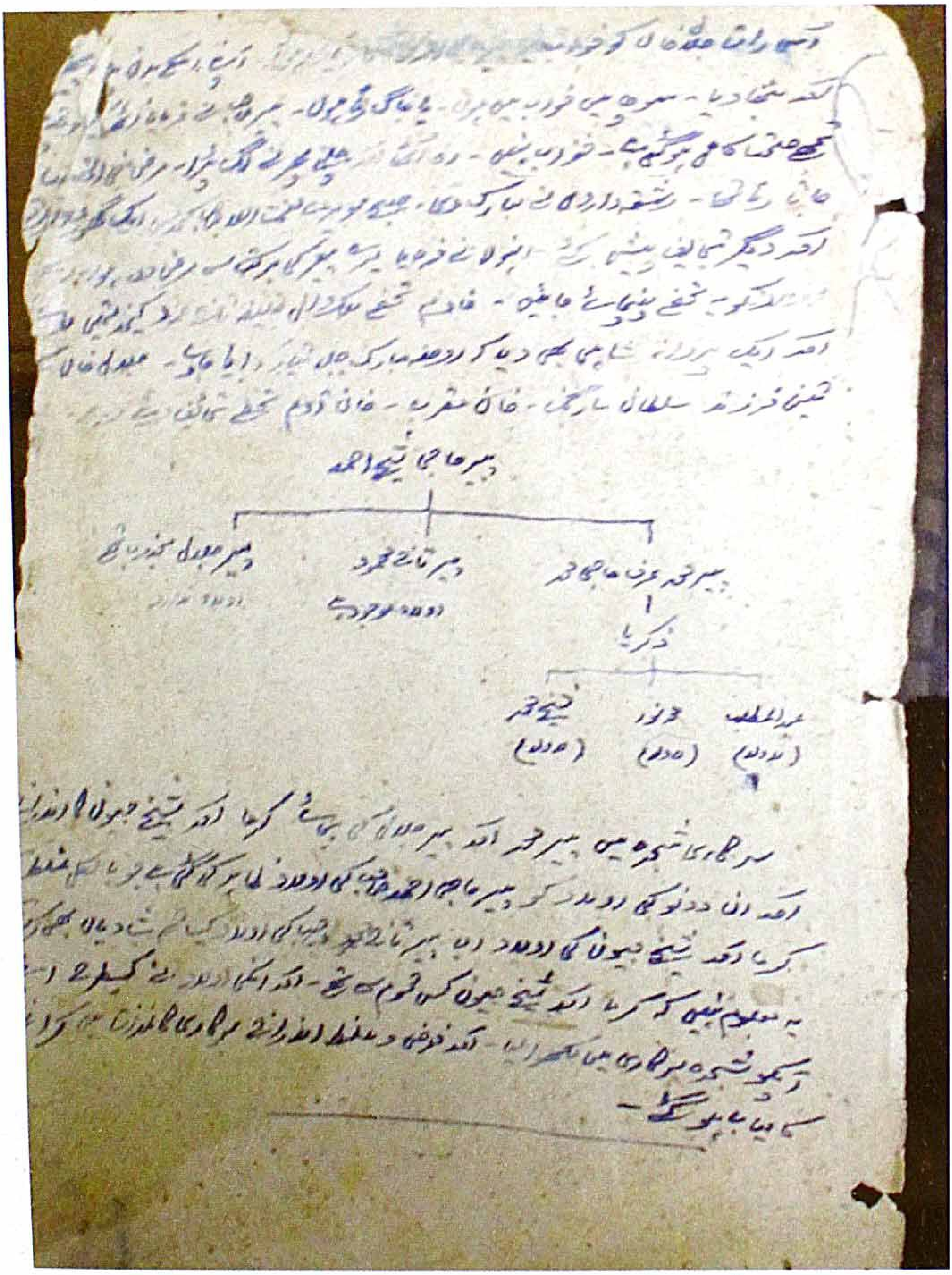

سید مزمل دین ولد سید قادر بخش کی ۵۷-۱۸۵۶ کی تحریر

Marfat.com

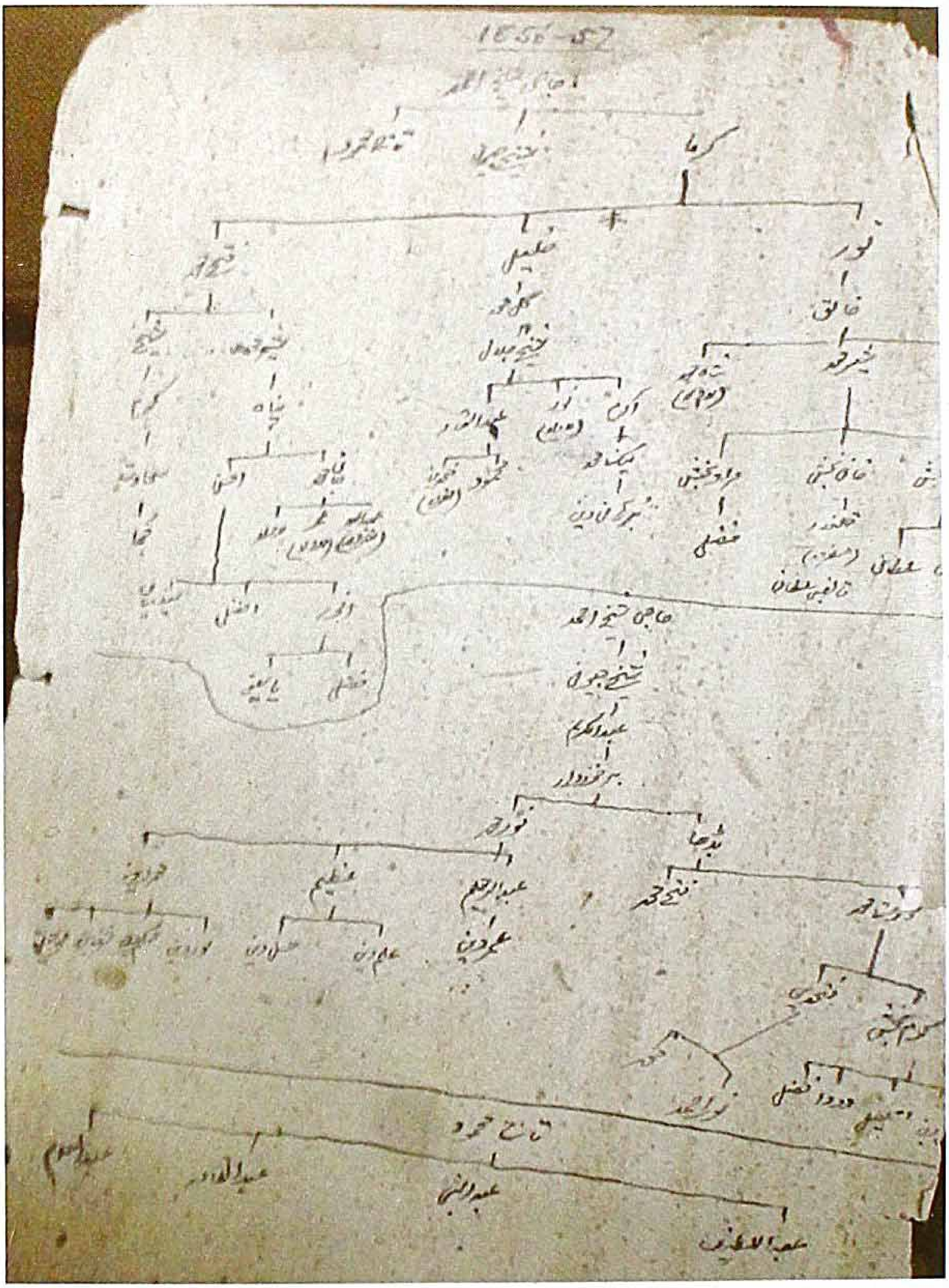

سید مزمل دین ولد سید قادر بخش کی ۱۸۵۶-۵۷ کی تحریر

Marfat.com

شجرہ نسب سید شیخ احمدؒ

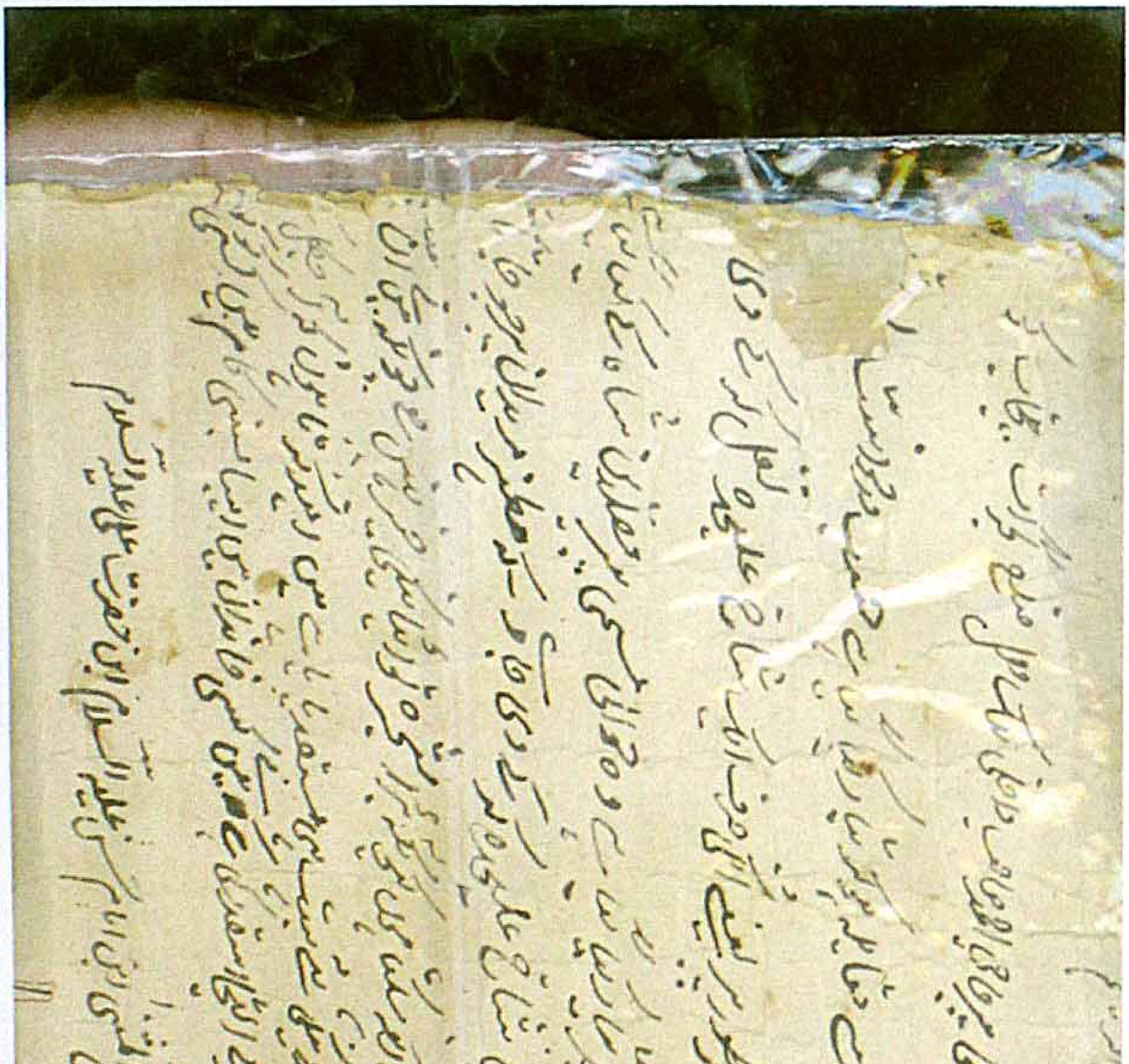

Marfat.com

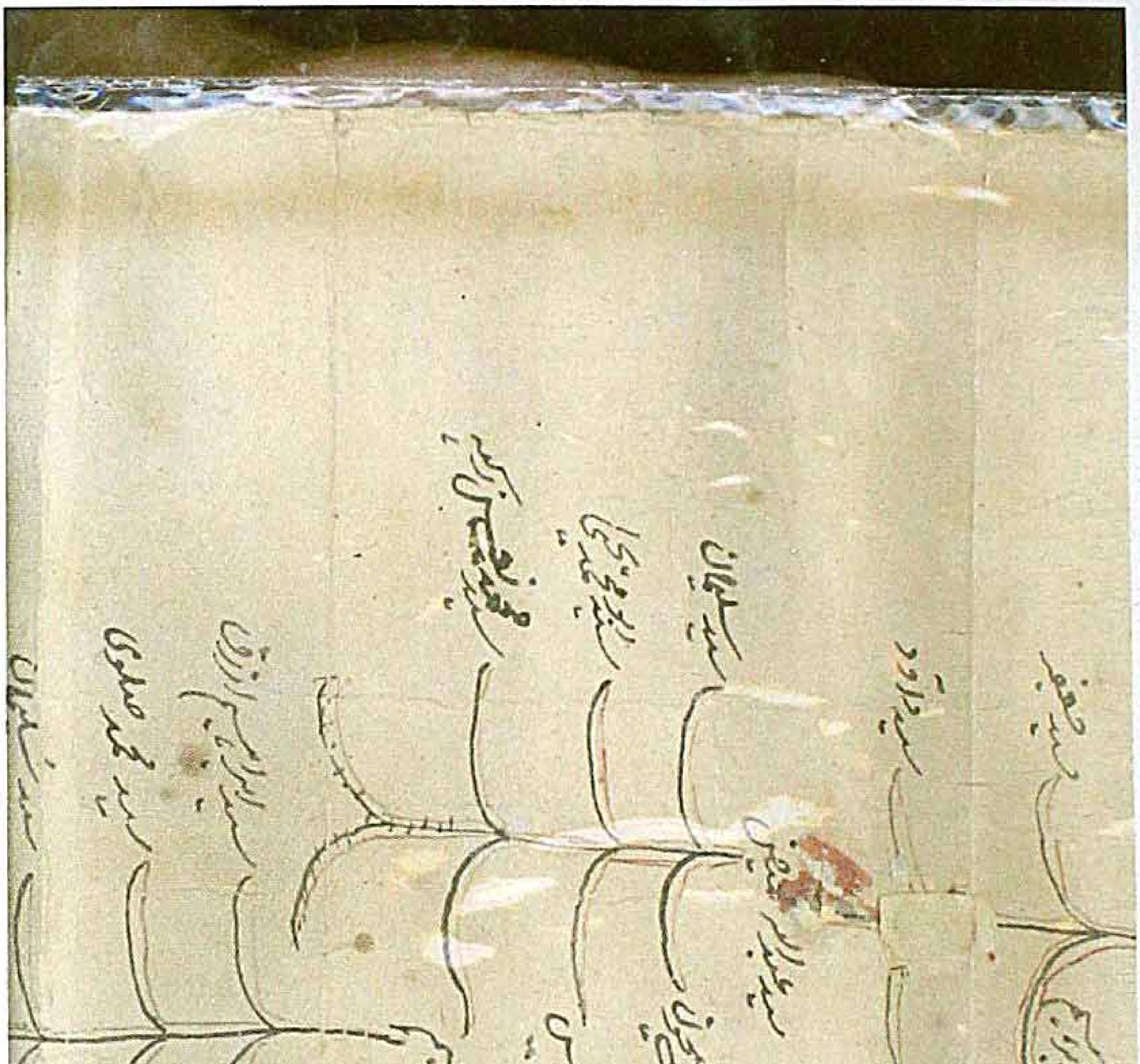

Marfat.com

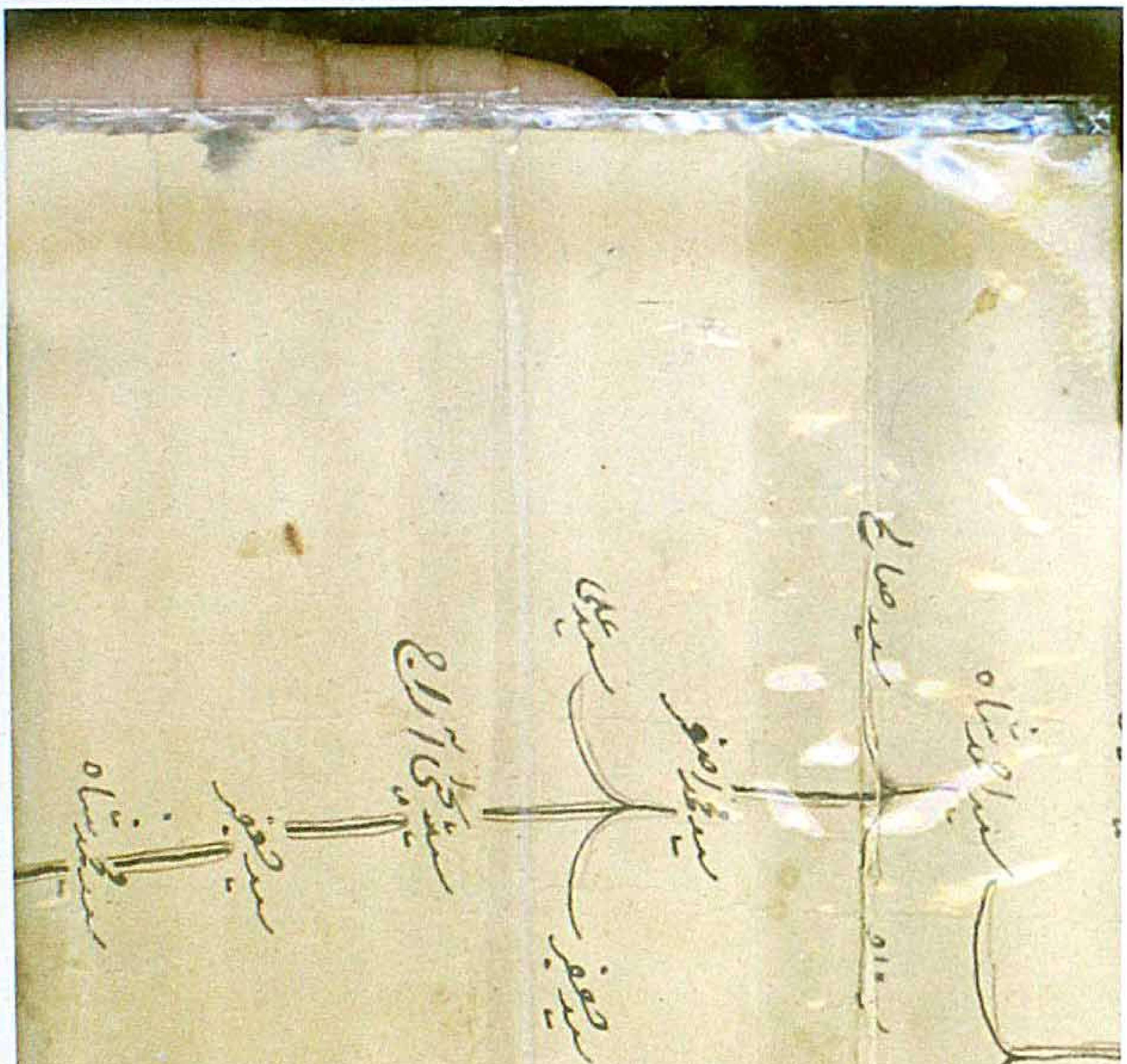

Marfat.com

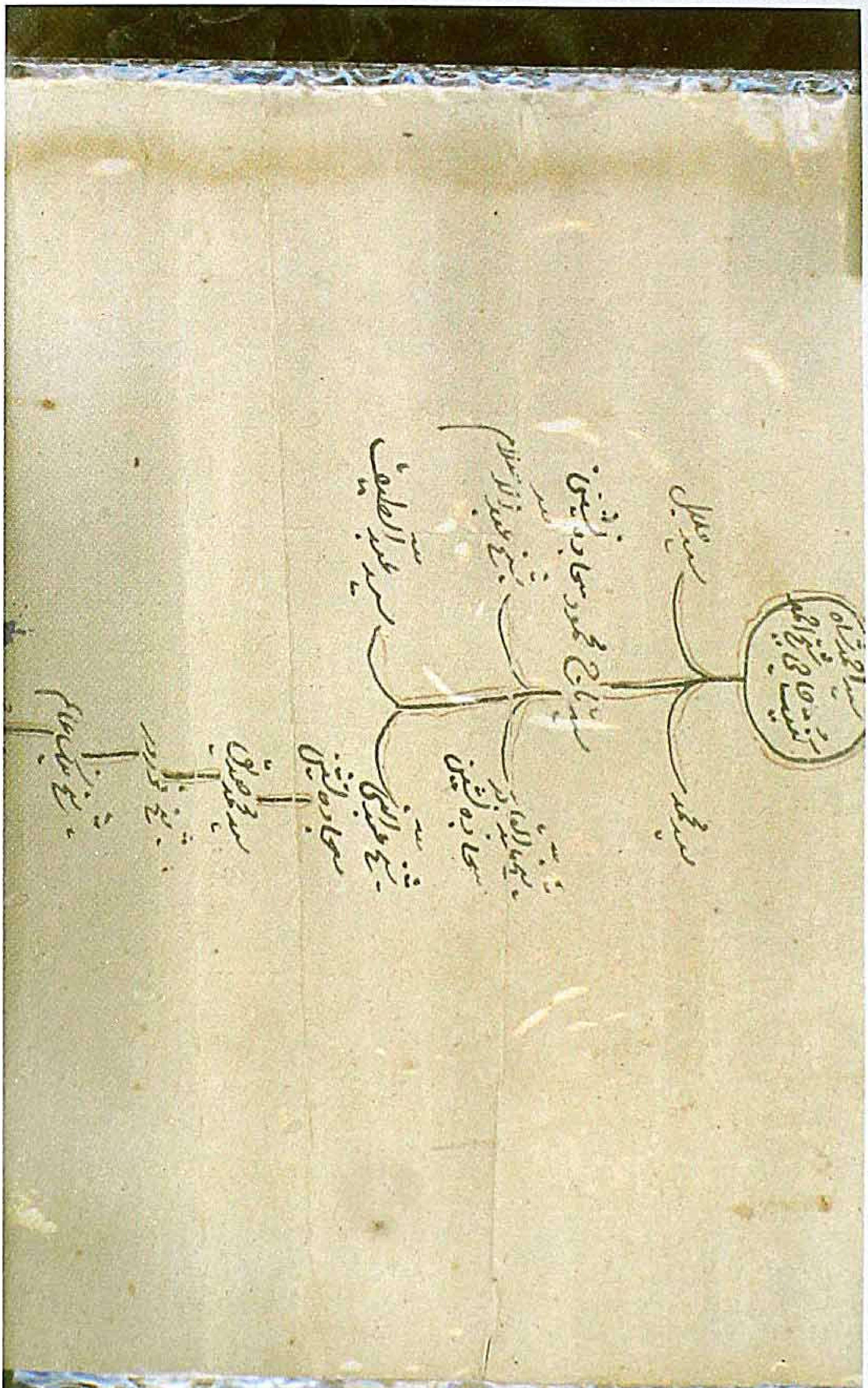

Marfat.com

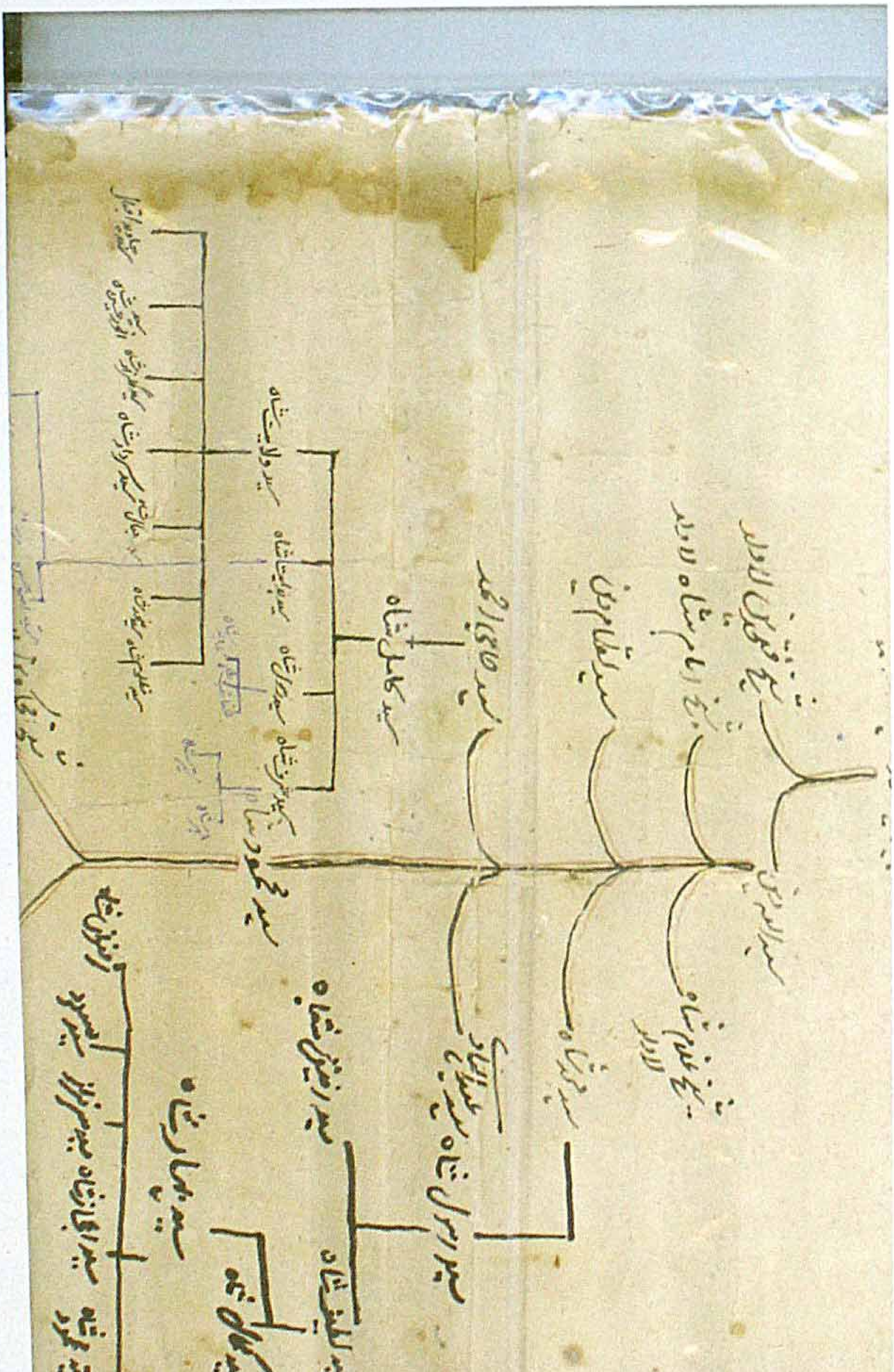

Marfat.com

Marfat.com

عرس مبارک جون 2016 کا ایک منظر

Marfat.com

تذکرہ

شیخ المشائخ

شیخ سید احمد ولی رحمۃ اللہ علیہ

تالیف

حافظ شکر اللہ بن نعمت اللہ

ترتیب و تحقیق

ڈاکٹر سید رضوان گیلانی

Marfat.com